عظیم قدره ورفعة مكانته عند ربه عزّ وجل

خصائصِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف
ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر

مترجم
مولانا یٰسین اختر مصباحی

اِدارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک، مصری شاہ، لاہور

عظیم قدرہ ورفعۃ مکانتہ عند ربہ عزّ وجل

خصائصِ رسول ﷺ

مؤلف

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر

مترجم

مولانا الیٰسین اختر مصباحی

اِدارہ غوثیہ رضویہ

کتاب (اردو) ـــــ خصائص رسول صلی اللہ علیہ وسلم

" (عربی) ـــــ عظیم قدرہ ورفعۃ مکانتہ عند ربہ عزوجل

مؤلف ـــــ خلیل ابراہیم خاطر (مدینہ منورہ)

مترجم ـــــ یٰسین اختر مصباحی (دہلی)

کاتب ـــــ عبدالرحمٰن عاجز

ناشر ـــــ ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور

طبع اول (اردو) ـــــ ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۷ء (از طبع ششم عربی ۱۴۰۵ھ)

طبع دوم (اردو) ـــــ ۱۴۱۱ھ (۱۹۹۲ء) (از طبع ششم عربی ۱۴۰۵ھ)

تعداد ـــــ ۳۰۰۰

صفحات ـــــ ۱۸۴

قیمت ـــــ [redacted] روپے

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی لاہور

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مقصدِ اشاعت

یہ بات قوانین فطرت میں سے ہے کہ انسان کی کسی دوسرے انسان سے اُنس و محبت محض اس کے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس حقیقت سے بھی کسی صحیح الفہم انسان کو انکار کی مجال نہیں کہ صرف رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ایسی یکتا شخصیت ہے جس میں انسانیت کے اعلیٰ ترین اوصاف و اقدار بدرجۂ اَتم موجود ہیں لہٰذا تمام انسانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کی ذاتِ بابرکات کو اپنی تمام تر محبتوں کا محور و مرکز بنائیں۔

گہرے مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ کمالاتِ نبوی سے بےخبری اور جدید افکار و اطوار کی یلغار سے خاص طور پر مسلمان نوجوان نسل کے جذبۂ حُبِ رسُول میں شدید کمی واقع ہوئی ہے اسی کمی کو دور کرنے اور محبتِ رسُول کی عظمت اور اس کے ہمہ گیر اثرات اُجاگر کرنے کیلئے فضیلت مآب ڈاکٹر خلیل ابراہیم خاطر نے زیرِ نظر کتاب (خصائص رسُول) تالیف کی ہے۔

کتاب ھٰذا میں ڈاکٹر موصوف نے قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ، قدر و منزلت اور عظمت و رفعت کا ذکر اس انداز سے واضح کیا ہے کہ جس کے بعد کسی دوسرے کی محبت و اتباع درست ثابت نہیں ہوتی۔

اس پر مستزاد یہ کہ محبتِ رسول کے دل میں جاگزیں ہونے کی برکت سے قبولیتِ اسلام کیلئے رغبت، اطاعتِ رسول میں آسانی، دینی افکار و مقاصد و دعوت میں پختگی و جامعیت، تبلیغ و اشاعتِ دین اور اس کے دفاع کا جذبہ اور راہِ دین میں پیش آنیوالے مصائب و آلام کو جھیلنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

تمنائے دل ہے کہ اللہ عزوجل بجاہِ نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کتاب کے ایمان افروز مندرجات سے جمیع مسلمین و غیر مسلمین کو استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

فہرست

۱۔ مقدمۂ طبع اوّل از خلیل ابراہیم خاطر ۱۰
۲۔ مقدمۂ طبع ثانی از خلیل ابراہیم خاطر ۱۷

فصل اوّل پہلی بحث متعلقہ دنیاوی امتیاز و اختصاص ۲۹

۳۔ انبیاء و مرسلین سے عہد و میثاق ۳۰
۴۔ اہلِ کتاب کو بعثت محمدی کا علم و یقین ۳۲
۵۔ نبوّت خیر البشر اور خیر ابو البشر ۳۵
۶۔ اوّل المسلمین ۳۶
۷۔ خاتم النبیین ۳۷
۸۔ نبیِ اسلام ۳۸
۹۔ قربتِ انبیاء کرام ۴۰
۱۰۔ قربتِ اہلِ ایمان ۴۲
۱۱۔ احسانِ خداوندی ۴۴
۱۲۔ خیر الخلق و سیّدِ اولادِ آدم ۴۶
۱۳۔ بیعت و اطاعت ۴۹
۱۴۔ عظمتِ رسالت ۵۱
۱۵۔ رحمتِ عالم ۵۲
۱۶۔ امین و محافظِ امت ۵۴

۱۷۔ عمومِ رسالت	۵۶
۱۸۔ عصمت و حفاظت	۵۷
۱۹۔ تحفظِ دین کی ضمانت	۵۸
۲۰۔ حیاتِ رسول کی قسم	۵۹
۲۱۔ شہرِ رسول کی قسم	۶۱
۲۲۔ ذاتِ رسول کی قسم	〃
۲۳۔ اوصافِ نبوّت و رسالت سے خطاب	۶۲
۲۴۔ اوّلیتِ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳
۲۵۔ نام لے کر پکارنے کی ممانعت	۶۴
۲۶۔ بلند آواز سے گفتگو کی ممانعت	۶۵
۲۷۔ سمع و طاعت	۶۶
۲۸۔ نورِ ہدایت	۶۷
۲۹۔ آسمان پر بعض احکام کی فرضیت	۶۹
۳۰۔ جواب و دفاع	۷۱
۳۱۔ درود و سلام کا اِستمرار و دوام	۷۳
۳۲۔ اسراء و معراج	۷۴
۳۳۔ معجزات	۷۶
۳۴۔ مغفرتِ ذنوب	۷۸
۳۵۔ تاخیرِ دُعاء مقبول	۷۹
۳۶۔ جامعیتِ کلام	۸۰
۳۷۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں	۸۱

۳۸۔ جِنّ کا قبولِ اسلام ۸۲
۳۹۔ رُعب و دبدبہ ۸۳
۴۰۔ اللہ اور اس کے ملائکہ کی گواہی ״
۴۱۔ امامتِ انبیاء کرام ۸۴
۴۲۔ افضلیتِ عہد رسول ۸۵
۴۳۔ جنّت کی کیاری ۸۶
۴۴۔ چاند کے دو ٹکڑے ״
۴۵۔ پیٹھ پیچھے کی خبر ۸۹
۴۶۔ خواب میں زیارتِ رسول کی حقیقت ۹۰
۴۷۔ انبیاء اور ان کی امتیں ہمیشہ خدمتِ رسول ۹۲
۴۸۔ مُہرِ نبوّت ۹۳
۴۹۔ اطلاعِ امورِ غیب ۹۵

فصل اوّل، دوسری بحث متعلقہ اخروی امتیاز و اختصاص ۹۹

۵۰۔ انبیاء اور اپنی اُمّت کی گواہی ״
۵۱۔ شفاعتِ کُبریٰ ۱۰۱
۵۲۔ سبقت بعث بعد الموت ۱۰۲
۵۳۔ انبیاء کے امام و خطیب اور مبشّر و شفیع ״
۵۴۔ تمام انبیاء زیرِ لواءِ محمد ۱۰۳
۵۵۔ پُلِ صراط ۱۰۵
۵۶۔ فتحِ بابِ جنت ۱۰۶

۵۷۔ دخولِ جنّت ۱۰۶
۵۸۔ وسیلہ و فضیلت ۱۰۷
۵۹۔ مقامِ محمود ۱۰۸
۶۰۔ کوثر ۱۱۰
۶۱۔ لِواءِ حمد ۱۱۱
۶۲۔ کرسی ۱۱۲
۶۳۔ کثرتِ افرادِ اُمّت ۱۱۳
۶۴۔ سیّد الاوّلین والآخرین ۱۱۵
۶۵۔ شافع و مشفع ۱۱۶
۶۶۔ مبشر یومِ قیامت ۱۱۷
۶۷۔ عرش کے نیچے سجدۂ شفاعت ۱۱۹
۶۸۔ حوض پر منبرِ رسُول ۱۲۱

فصل ثانی، پہلی بحث، متعلقہ اُمّت محمدیہ کیلئے دنیاوی اعزاز و اکرام ۱۲۳

۶۹۔ خیر اُمّت ۱۲۳
۷۰۔ اسلام و مُسلمین ۱۲۵
۷۱۔ تکمیلِ دین واتمامِ نعمت ۱۲۶
۷۲۔ قیود و شدائد سے نجات ۱۲۷
۷۳۔ اُمّتِ محمدی کی اقتداء ۱۲۹
۷۴۔ ملائکہ اور اُمّتِ محمدی کی صفیں ۱۳۰
۷۵۔ مالِ غنیمت ۱۳۱

۷۶- تیمم و صلوٰۃ ۱۳۲
۷۷- یومِ جمعہ ۱۳۴
۷۸- قبولیّتِ دُعا کا وقت ۱۳۵
۷۹- شبِ قدر ۱۳۶
۸۰- اہلِ زمین کے لیے خدا کے مقرر کردہ گواہ ۱۳۷
۸۱- کتبِ سابقہ میں ذکر اقوال و امثال ۱۳۸
۸۲- خشک سالی و غرقابی سے حفاظت ۱۴۱
۸۳- نمازِ عشاء ۱۴۲
۸۴- انبیاء سابقین پر ایمان ۱۴۴
۸۵- تنقیصِ شانِ الوہیت سے حفاظت ۱۴۸
۸۶- طائفہ اہلِ حق ۱۵۲

فصل ثانی، دوسری بحث متعلقہ اُمّتِ محمّدیہ کیلئے اُخروی اعزاز و اکرام

۸۷- انبیاء سابقین کی اُمتوں کے خلاف گواہی ۱۵۳
۸۸- پُلِ صراط عبور کرنے میں سبقت ۱۵۴
۸۹- دخولِ جنّت میں سبقت ۱۵۵
۹۰- جنّت کے دائیں دروازے سے داخل ہونے کی انفرادیت ۱۵۶
۹۱- دوسری اُمتوں کا فدیہ ۱۵۷
۹۲- وضو کی روشنی و تابناکی ۱۵۸
۹۳- جنّت میں کثرتِ تعداد ۱۵۹
۹۴- عطاء و رضاء ۱۶۱

٩٥- قلّتِ عمل کے باوجود کثرتِ ثواب ١٦٤

٩٦- جنّت اور اُمتِ محمّدیہ ١٦٦

٩٧- کثرتِ شفاعت ١٦٩

٩٨- مسلمان ہونے کے لیے کُفّار کی آرزو ١٧١

٩٩- تاخّرِ زمانی اور تقدّمِ مکانی ١٧٢

١٠٠- عذاب وحساب کے بغیر دخولِ جنّت کا اعزاز ١٧٣

١٠١- خصوصی علامت ١٧٤

١٠٢- سیادتِ اہلِ جنّت ١٧٦

١٠٣- خاتمہ ١٧٩

مقدمۂ طبع اوّل

الحمد للہ رب العلمین ، والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی الہٖ وصحبہٖ وسلّم تسلیماً کثیراً الیٰ یوم الدین۔

امابعد! قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کا مطالعہ کرنے والے شخص کو ایسے بہت سارے نصوص ملیں گے جن کے ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت اور عظمت و رفعت کا پتہ چلتا ہے کہ اس نے آپ کو کتنی نعمتیں بخشی ہیں اور ساری مخلوق سے افضل و برتر بنایا ہے۔ ایسی خصوصیتوں سے سرفراز فرمایا ہے جو دوسرے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو حاصل نہیں۔ اس نے آپ کے ساتھ لطف و مہربانی کا معاملہ فرمایا اور شفقت و محبّت اور عزت و کرامت سے نوازا۔ آپ کی مدح و ستائش کی۔ اور آپ کے ہاتھوں اپنے بہت سے انعام و اکرام کا اظہار فرمایا۔ آپ کے محاسن کو صورۃً و سیرۃً کامل و مکمل کیا اور اپنے نام سے آپ کے نام کو مشتق فرمایا۔ غیوب پر مطلع کیا۔ لوگوں سے آپ کی حفاظت کی۔ اذیت پہنچانے والوں سے آپ کا تحفظ اور دفاع کیا۔ اور دُنیا میں آپ پر نوازش فرمائی کہ آپ کا دین ہمیشہ باقی رہنے والا منتخب دین ہے۔ اور اپنے

اس دین کا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ الخ

آخرت میں اس نے آپ کو رِفعتِ مقام اور عُلوِ مرتبت سے نوازا۔ شفاعت، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، شہادت، وسیلہ، منبر، اور لواء الحمد عطا فرمایا۔ سارے انبیاء لواءِ محمدی کے نیچے ہوں گے۔ آپ اوّلین و آخرین کے سردار ہیں۔ سب سے پہلے آپ شفاعت فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت قبول ہوگی اور سارے انبیاء سے زیادہ آپ کے اُمتی ہوں گے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ الخ

اُمتِ محمدیہ کو یہ شرف بخشا کہ "المسلمین" اس کا نام رکھا۔ اسے خیرِ اُمت بنایا۔ وہ حق پر باقی رہے گی اور کسی گمراہی سے اتفاق نہیں کرے گی۔ اس کے اعمال کا ثواب اس نے زیادہ رکھا اور اس کے اوصاف و صفات کا کتبِ سابقہ میں ذکر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں غلو اور باری تعالیٰ جل شانہٗ کی بارگاہ میں تنقیص سے اسے محفوظ رکھا۔ اس سے تنگی و بارِ گراں اُٹھالیا۔ اور اس کے لیے دین کو کامل بنایا۔ الخ

آخرت میں اسے یہ عزت دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خوش کر دے گا اور انہیں ناخوش نہیں فرمائے گا۔ پوری اُمتِ محمدیہ جنت میں جائے گی اور انبیاء سابقین کے حق میں ان کی اُمتوں کے خلاف گواہی دے گی، ساتھ ہی اپنے لیے بھی گواہ ہوگی، دُنیا میں سب کے بعد آئی اور آخرت میں سب سے پہلے اور آگے ہوگی، اس کی ممتاز علامت ہے، وہ چمکتی دمکتی آئے گی، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے ایک خاص علامت سے نوازا ہے جس سے وہ اپنے رب کو پہچان لے گی، اسی اُمت میں اہلِ جنت کے بوڑھوں کے دو سردار، ان کے

نوجوانوں کے دو سردار، اور اہلِ جنّت کی عورتوں کی ایک سردار ہیں، کفّار تمنا کریں گے کہ کاش! ہم اس اُمّت میں ہوتے۔ الخ

یہ اور ان کے علاوہ بہت سی خصوصیات اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں، جنھیں ساری مخلوقات میں آپ کے علاوہ کسی کو بھی نہیں بخشا ہے ـــــــ۔

یہ ایک یقینی اور مشہور بات ہے کہ انسان جب صفاتِ جمال و کمال میں منفرد ہوتا ہے تو اس کی قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ میں رفعت و بلندی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ لائق تعظیم و احترام ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ ذاتِ مقدسہ کتنی جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہوگی جو ایسے کمالات و امتیازات سے متصف ہے کہ ان انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے اندر بھی نہیں جو ساری مخلوقات میں بہتر، سارے انسانوں کے سردار اور ان سے اکمل و افضل ہیں، بلاشبہ یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ قدر و منزلت اور رفعتِ مقام کا واضح اعلامیہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جو ہر ایک فضیلت کا عطا کرنے والا ہے اسی نے جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فضیلتیں دے رکھی ہیں جو دوسرے انبیاء کو حاصل نہیں تو یہی بات اس حقیقت کے اظہار کے لیے کافی ہے کہ اس کی بارگاہ میں آپ سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت ہیں اور اس نے آپ کو خصوصی عزّت وعظمت، شان وشوکت اور قدر و منزلت سے نوازا ہے۔

صرف اتنی ہی بات نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ان صفاتِ جمال وکمال سے متصف فرمایا ہے جو دوسرے انبیاء کے اندر

موجود نہیں، بلکہ اس نے آپ کے لیے اُن سارے انبیاءِ کرام سے عہد لیا ہے اور ان میں آپ کو سب سے بہتر، ان کا سردار، امام، خطیب، مبشر، اور ان کا گواہ بنایا ہے۔

یہ ساری چیزیں جن کا ہم انشاءاللہ ذکر کریں گے ان سے قطعی طور پر اس کا علم ہو جاتا ہے کہ آپ کو وہ رفعتِ مقام اور ایسا بلند ترین خصوصی درجہ حاصل ہے جو کسی مَلک مُقرّب اور نبی مرسل کو بھی نہیں ملا۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیات مبارکہ کا قریب سے مشاہدہ کیا وہ بھی آپ کی صفاتِ صورت وسیرت کو کماحقہٗ نہ بتلا سکے، کمال صفات اور امتیازی خصوصیات کو نہ بیان کر سکے، آپ کے اخلاق میں جو بلندی اور شخصیت میں جو انفرادیت تھی اس کا مکمل اظہار نہ کر سکے۔

انسان جب ایسی شخصیت کا گرویدہ ہو جاتا ہے جو صفاتِ کمال کا حامل یا ان سے قریب ہو تو پھر ایسی ذاتِ مقدسہ کے ساتھ اس کی وابستگی وگرویدگی کا کیا عالم ہونا چاہیے جو عام مخلوق خداوندی ہی نہیں بلکہ سارے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے منفرد اور ممتاز ہو۔

آئندہ صفحات میں ان خصوصیات کا ذکر کروں گا جن کی وجہ سے دوسرے انبیاءِ کرام کے درمیان آپ کو امتیازی شان حاصل ہے جس سے مسلمان کا یقین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اور بڑھ جائے گا اور جس میں اپنے معتقدات پر نظرِ ثانی کے لیے غیر مسلم حضرات کو ایک بہترین دعوت ہے۔

مسلمان کو اطمینان کی دولت نصیب ہوگی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان اور شوق ومحبت میں اضافہ ہوگا، اور وہ اُن اوصاف

کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ اسے ان کی خصوصی دعوت دی گئی ہے۔

اور دوسرے مرحلے پر غیر مسلم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کی دعوت دی ہے کیونکہ اسے بھی اس کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ آپ پر ایمان لائے، آپ جو کچھ لائے اس کی تصدیق کرے۔ آپ کے دین کو تسلیم کرے، جس کی بنیاد یہ بھی ہے کہ ان کے انبیاء کی طرف سے ان سے اس ایمان واعتقاد کا عہد لے لیا گیا ہے۔

اگر میں وہ حقیقی صورت آپ کے سامنے پیش کر سکا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان ہو تو یہ میری خواہش وآرزو کے عین مطابق ہوگا؛ ورنہ میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے اس موضوع پر اپنی سی کوشش کی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ لغزش وخطا سے درگذر فرمائے۔

جن احادیث کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی صحت کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ تاکہ قاری کو اطمینان وراحتِ قلب میسّر آسکے، کہ اس کا اعتقاد مبنی برحق ہے۔ ہر حدیث کی تخریج اور اس کے مآخذ کا حوالہ بھی دیدیا ہے۔

اگر صحیحین یا کسی ایک میں متعلقہ حدیث ہو تو کسی خاص ضرورت کے بغیر دوسری کتب حدیث کا میں نے ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحیحین ساری کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح ہے اور محقق علماء حدیث نے صراحۃً تحریر فرمادیا ہے کہ جس حدیث کا ان دونوں میں ذکر ہے۔ وہ (تحقیقِ اسناد وغیرہ کے) پُل کو عبور کر چکی ہے۔

اگر ان دونوں میں نہ ہو تو دوسری کتابوں کی طرف میں نے رجوع کیا ہے اور متقدم علماءِ حدیث کی تصحیح یا تحسین کو سامنے رکھا ہے۔

کوئی ضعیف حدیث میں نے بیان نہیں کی ہے کیونکہ صحیح احادیث ہی کافی ہیں، اس نعمت پر اللہ کا شکر و احسان اور اس کی حمد و ثنا ہے۔

صرف نصوص کا میں نے ذکر کیا ہے، تشریحات اور ان کے بارے میں اقوالِ علماء کو شاذ و نادر ہی پیش کیا ہے، کیونکہ تشریح اور پھر کسی تطویل کے بغیر مدلّل و مختصر طور پر اثباتِ مناقب و خصائص ہمارا اصل مقصود ہے۔

بحث کو دو بنیادی فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے :-

فصل اوّل : آپ کی ذاتِ مقدسہ کو اللہ کی عطا کردہ عظمت و فضیلت۔

پہلی بحث : دنیاوی امتیاز و اختصاص۔

دوسری بحث : اخروی امتیاز و اختصاص۔

فصل ثانی : آپ کی اُمت کو اللہ کا عطا کردہ اعزاز و اکرام۔

پہلی بحث : دنیاوی اعزاز و اکرام۔

دوسری بحث : اخروی اعزاز و اکرام۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں صداقتِ گفتار، اخلاص و کردار سے نوازے، اپنی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت عطا فرمائے، ہم سے وہ کام لے جو وہ اپنے نیک بندوں سے لیتا ہے۔ اپنے دین اور سُنّتِ نبوی کا خادم بنائے۔ لغزشوں اور خطاؤں سے ہمیں محفوظ رکھے، ہماری، ہمارے والدین کی، ہمارے مشائخ کی، اور جس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے ان سب کی مغفرت فرمائے، اور وہ اس کتاب کو ایسے دن کا نفع بخش سرمایہ بنائے جس دن اموال و اولاد کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ إنہ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصلّی اللہ وَسلّم وبارک علیٰ سیدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلّم۔

(عربی) ربیع الاول سنہ ۱۴۰۰ھ — ابو ابراہیم خلیل ابراہیم خاطر
مدینہ منورہ — نزیل مدینہ منورہ

(اُردو) سنہ ۱۴۰۶ھ — یٰسین اختر مصباحی
ترجمہ: سنہ ۱۹۸۶ء — دہلی (ہندوستان)
دھلی

مقدمۂ طبع ثانی

الحمد لله رب العلمين . مالك يوم الدين . الذی اصطفی من خلقه ماشاء . فجعله الخِيَرَةَ من خلقه . وخص ممن اصطفی بما شاء من فضله . فاوجب الثناء والفضل . فله الفضل والثناء فی الاولیٰ والآخرة .

والصلوٰة والسلام علیٰ سید ولد آدم . المبعوث رحمةٌ للعلمين . والمخصوص بالشفاعة يوم الدين . والمکرم ب لمزايا الکرام والخصائص العظام . امام الانبياء . وخاتم الرسل العظام . عليه وعليهم الصلوٰة والسلام . المصطفیٰ من الخلق . والذی جعله ربُّه عزوجل خَيرُ الخِيَرَة . وشاهد الشاهدين . وسيد الاولين والآخرين . الشافع والمشفع . والمبشر . صاحب اللواء والکوثر والوسيلة والفضيلة والمقام المحمود . وهو المنة العظمیٰ . والأمنة المحفوظة . حيث عمه رسالته . والزم جميع الخلق الايمان به وطاعته .

صلی الله عليه کلما ذکره الذاکرون . وعن ذکره الغافلون . اطيب وافضل واذکی ماصلیٰ علیٰ احد من خلقه .

وزکانا بالصلوٰۃ علیہ افضل ما زکی احداً من امتہ بصلوتہ علیہ۔ والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وجزاہ اللہ عنا افضل ما جزی مرسلاً عن من ارسلہ الیہ۔

وعلی آلہ الطیبین الطاھرین۔ وصحابتہ الابرار الاخیار المتقین۔ والعلماء العاملین۔ والصالحین المصلحین۔ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ وجعلنا منھم وحشرنا معھم تحت لواء سید المرسلین۔ علیہ من اللہ الف صلوٰۃ وتسلیم۔

امابعد: سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے اتنے زیادہ قریب ہیں کہ ان کی اُمتوں کو بھی اتنا قرب حاصل نہیں۔ اور اہل ایمان کی جانوں سے زیادہ آپ قریب ہیں، آپ کی ازواج مطہراتؓ امہات المومنین ہیں، آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام آب وگل کے درمیان تھے۔ قیامت کے روز حضرت آدم اور ان کی ذریت سے پیدا ہونے والے سارے انبیاء کرام زیر لواء محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں گے۔

آپ ہی کو یہ امتیاز واختصاص حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی حفاظت وعصمت کی اسی طرح ضمانت لی جیسے وہ آپ کے دین کا ضامن ہے۔ اس نے آپ کی ذات وحیات، آپ کے شہر کی، آپ کے واسطے قسم کھائی، اور اس نے آپ کا نام لے کر نہیں پکارا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

اپنی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن پیش کرتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ اس کی تالیف کے اسباب ومحرکات بیان کرتا چلوں۔

تقریباً چودہ سال پیشتر میں نے ایک مقالہ بعنوان ”الامانۃ

العظمیٰ ونبیہا علیہ الصلوٰۃ والسلام" پیش کیا اس کی ترتیب دو بحثوں میں تھی۔

① یہ ایک قرآنی بحث ہے جس میں بتلایا گیا کہ آیتِ مندرجہ ذیل میں امانت سے مراد دینِ اسلام ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ[1]

ترجمہ: ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھا تو انہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے۔ انسان نے اسے اُٹھالیا۔

قرآنی آیات کی روشنی میں اس موضوع کا میں نے جائزہ لیا ہے۔ اور چند انہیں احادیث کا ذکر کیا ہے جن سے ان کی تفسیر یا توضیح ہوتی ہے یا ان آیات کے معانی سے جن کا کچھ ربط و تعلق ہے۔

میں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ تمام انبیاء کرام حاملینِ اسلام تھے اور سارے ادیانِ سماوی کے تانے بانے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ حالات و زمانہ اور قوموں کے اعتبار سے ان ادیان میں محض فروعی اختلافات تھے۔

ادیانِ سماوی کے اُصول میں آج ہمیں جو اختلاف نظر آرہا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور اپنی کتاب مبین کی ہر طرح حفاظت فرمائی۔ اور دوسرے

---

[1] سورۃ الاحزاب: ۷۲

ادیان کے ماننے والوں نے اپنے مذاہب وکتب ومعتقدات وافکار میں تحریف والحاق اور تغیر وتبدل کر ڈالا۔

(۲) اس بحث میں اُن اوصاف کا ذکر ہے جن کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

اس بحث کے مواد جمع کرتے وقت مجھے احساس ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی تالیف ہونی چاہیے جس میں یہ سارے مواد یکجا طور پر موجود ہوں. کیونکہ آیات واحادیث میں یہ منتشر اور بکھرے ہوئے ہیں کسی ایک جگہ یا ایک کتاب میں مرتب شکل میں انہیں جمع نہیں کیا گیا ہے۔

لیکن کاموں کی کثرت اور حالات کی نامساعدت کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا۔ پھر جب ۱۳۹۷ھ میں بہت سے اضافوں اور نئی ترتیب کے ساتھ اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور مجلہ ھذہ سبیلی[1] میں اسے شائع کیا گیا تو مجھے احساس ہوا کہ کچھ اور بکھرے مواد کو جمع کرنا چاہیے۔ چنانچہ قدیم وجدید کتابوں میں تلاش وجستجو کا میں نے آغاز کر دیا۔ لیکن کوئی ایسی مستقل کتاب نہیں مل سکی جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کا جامع ذکر ہو۔ یہ ساری خصوصیات کتبِ احادیث میں مختلف جگہوں پر منتشر ہیں۔

اسلامی ذخیرے میں کسی ایسی کتاب جس میں خصال وخصائص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی وجہ سے وہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام سے

---

[1] شمارہ اول ۱۳۹۸ھ۔ المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیۃ۔ ریاض؛

ممتاز ہیں۔ اس کا نہ ہونا کوئی اچھی بات نہیں۔ اسی طرح میرے علم واطلاع کی حد تک علماءِ سابقین کی کسی ایسی جامع کتاب کا نہ ہونا بھی ایک نامناسب بات ہے۔

اس لیے ان خصال و خصائص کی جامع کسی مستقل کتاب کی تالیف اہلِ علم کی گردنوں پر امانت ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُلفت و محبت کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے اوصاف کا اظہار کیا جائے اور آپ کے ان خصائص[1] کا ذکر کیا جائے جن سے آپ کی قدر و منزلت اور آپ کے محاسن و کمالات اس طرح واضح ہو جائیں کہ ان کے ذکر و بیان کے بعد کسی دوسرے کی اتباع و پیروی درست اور صحیح نہ سمجھی جائے۔

جدید و دخیل اثرات کے نتیجے میں مختلف سطحوں پر اسلامی معاشرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق و محبت میں کمی بھی واقع ہوئی ہے۔ بہت سے نوجوانوں میں اپنے دین سے دوری یا بیزاری کے سبب یہ کمی یا کمزوری کھُل کر سامنے آگئی ہے۔ موجودہ و گذشتہ نسل اور عہدِ حاضر و ماضی کے موازنہ سے یہ فرق واضح طور پر نظروں میں آجاتا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی قبولِ اسلام کا باعث بنتی ہے اور اسی کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کے دفاع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ محبت جتنی کامل ہوتی ہے اور افکار و مقاصد و دعوت کو جتنی پختگی اور جامعیت سے سمجھا جاتا ہے۔ اسی کے اعتبار سے تبلیغ و دفاع اسلام میں شدت پیدا ہوتی ہے اور پیش

---

[1] خصائص سے مراد وہ خصائص نہیں جن کی وجہ سے آپ اپنی اُمت سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ اس موضوع پر ابن ملقن اور علامہ سیوطی وغیرہما کی متعدد کتابیں موجود ہیں۔

آنے والے مصائب و آلام کا صبر و سکون سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔

شرعی محبت امرِ مطلوب و مفروض ہے۔ ایک مسلمان کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنی جان و مال، اہل و عیال اور سارے انسانوں سے زیادہ ہونی چاہیے اور محبت کرنے والے کی خواہشات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کے طابع ہوں۔ ایسی محبت اللہ عزوجل کی اتباعِ کامل کا ثمرہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بندے کو محبتِ خداوندی تک پہنچانے کا جادۂ مستقیم ہے۔ کیونکہ آپ کی اتباع کو اس نے دو محبتوں کے درمیان رکھا ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [۱]

ترجمہ :۔ لوگوں سے تم کہدو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اور آپ ہی کو اپنے جذبات اور احساسات، خواہشات و خیالات اور افکار و آراء کے سلسلے میں فیصلہ کُن معیار سمجھنا چاہیے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [۲]

ترجمہ :۔ تمہارے رب کی قسم وہ اُس وقت تک صاحبِ ایمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصل نہ بنالیں پھر آپ

---

[۱] آل عمران : ۳۱ [۲] النساء : ۶۵

کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر مان لیں۔

ہاں! اس محبت میں اضافہ کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ محبوب کردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ اور آپ کے اخلاص و صفات کے امتیاز و کمال کی معرفت ہو، اور جمال و کمال و اخلاق و عادات کریمہ و اوصاف و خصائل حمیدہ کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

دو سال تک میں سوچتا اور استخارہ کرتا رہا۔ اس موضوع پر لکھنے کی مجھے ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔ پھر ایسا ہوا کہ ۲۰ رمضان ۱۳۹۹ھ کی شب میں مسجد نبوی شریف سے نماز تراویح سے فراغت کے بعد جب واپس آیا تو ریڈیو پر ایک خطیب کی تقریر سُنی جو کچھ دقیق فقہی مسائل و امسال بیان کر رہا تھا۔ تقریر کے دوران اس نے جب کئی بار اپنا نام لیا تو میں نے سمجھ لیا کہ وہ ایک انقلابی عرب ملک کا قائد ہے اور اس کے اقتدار کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد علماء و قضاۃ کی ایک کانفرنس کو بحیثیت صدر جمہوریہ خطاب کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ دو چیزوں پر ضرور عمل کیا جائے۔

① پہلی بات جو سب سے زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ شریعت اسلامی اور فقہ اسلامی میں تعمق نظر پیدا کیا جائے۔ اس موضوع پر اس نے تفصیل سے اپنی رائے پیش کی۔

② دوسری بات یہ ہے کہ پارٹی (جس سے اس صدر کا تعلق تھا) کے اصُول و مبادی کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے — اس موضوع پر بھی اس نے طویل گفتگو کی۔

اس کے بعد اس نے کہا — ہوسکتا ہے کوئی شخص مجھ سے سوال کرے کہ شریعتِ اسلامیہ کی آپ کے دِل میں جب اتنی قدر و منزلت

ہے اور اُسے اُمتِ مسلمہ کا اصل سرمایہ سمجھ کر دعوتِ غور و فکر دے رہے ہیں تو یہ اعلان کیوں نہیں کر دیتے کہ اسلام دستورِ ملک اور سرچشمۂ قانون ہے اور اب اسے عملی طور پر پورے ملک میں نافذ کیا جا رہا ہے؟

پھر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اس نے خود ہی کہا! آپ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ یہاں مسلمان اور یہود و نصاریٰ وغیرہم کی مشترکہ آبادی ہے۔ یہ سارے مذاہب آسمانی ہیں اور ہر ایک کو اپنے صحیح اور کامل ہونے کا دعویٰ ہے اس لیے ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد وہ شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کو مسترد کرتے ہوئے اپنی پارٹی کے اصول و مبادی کی بات کرنے لگا۔

یہ سُن کر مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا اور اسی شب میں نے ایک کتاب جو زیرِ نظر کتاب کے مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے اس کے ساتھ اس کی تالیف کا آغاز کیا۔ یہ دونوں کتابیں اس کے شکوک و شبہات کا جواب ہیں۔

اسلام ہی اللہ کا دین ہے اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اللہ کے نزدیک دوسرا کوئی دین قابلِ قبول نہیں۔

علاوہ ازیں ہمارے رسولِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر تفوّق و تقدم اور فضیلت و برتری حاصل ہے اور ان فضائل و اوصاف کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے کی اتباع صحیح نہیں ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

بہت ساری خصوصیات ذکر کرنے سے پہلے سے اس کا تعلق چونکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے ہو گیا۔ اس لیے میں نے بہتر سمجھا کہ بعض خصوصیات و دلائل کا اختصار کر کے ایک نئی کتاب ترتیب دوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس کا نام رکھا، "الخصائص التی انفرد بها صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم عن غیرہ من الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔
یہ کتاب عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

میں نے سو خصائل اور ان کے بعض دلائل کا اختصار کیا تاکہ ہر شخص تک آسانی سے پہنچ سکیں اور ان کا پڑھنا اور یاد رکھنا آسان ہو۔

میں نے المعہد العالی للدعوۃ الاسلامیۃ (مدینہ منورہ) کے آخری درجات کے طلبہ کے سامنے اس موضوع پر جو تقاریر کیں تو ان کے درمیان رہ کر مجھے احساس ہوا کہ شرح وبسط کے ساتھ ان خصائص کے بیان سے مسلمانوں کے دل متاثر ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جذباتی وابستگی ہوتی ہے۔ اپنی کوتاہیوں پر خود کو ملامت کرتے ہیں اور آپ کی اتباع واقتدا اور پرچمِ دین کی سربلندی کے لیے اپنے عزم وحوصلہ کو توانائی پہنچاتے ہیں۔

توفیقِ ربانی بھی میرے ساتھ شامل رہی جس پر میں اپنے ربّ عزّ وجلّ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس اعتراف کے ساتھ میں شکر ادا کر رہا ہوں کہ میرے اس شکر کو بھی دوسرے شکر کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ پہلی اور دوسری دونوں صورتیں انعامِ خداوندی ہیں اور نعمت پر جب بھی شکر ادا کیا جائے وہ بجائے خود ایک نعمت ہے کہ اس نے نعمت کے بعد ادائے شکر کی بھی توفیق بخشی۔ اسی لیے انسان توفیقِ خداوندی کے سامنے عاجز ودرماندہ ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ ایسا ہی ہوا کہ (زیرِ نظر) کتابِ مختصر کی طباعت ماہ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ میں ہوئی اور اس کے اکثر نسخے اسی مہینے میں ختم بھی ہو گئے۔ ایک صاحبِ خیر نے اپنے خرچ سے یہ کتاب شائع کی اور نام ظاہر کرنے سے منع کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو اسے جانتا ہی ہے اور وہی اسے جزائے خیر سے نوازے گا۔

اس کتاب کی اتنی مانگ بڑھی کہ کئی اصحابِ خیر نے اس کی طباعت

اور اُردو، ترکی، انگریزی وغیرہ میں اس کے ترجمے کی اجازت چاہی۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میرے علم و اطلاع کے بغیر ایک صاحبِ خیر نے اسے طبع کرا دیا ہے۔ میرا یقین ہے کہ اس خیر پسند اور نیک طینت بندۂ خدا نے محبت و رغبتِ خیر ہی کی نیت سے ایسا قدم اُٹھایا ہوگا اور اس نے دیکھا ہوگا کہ لوگ اسے پڑھنا اور اس کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں اس لیے اس نے ایسا کیا۔ لیکن بلا اجازت ایسا کوئی اقدام میری نظر میں ناپسندیدہ ہے۔ کاش وہ مجھ سے اجازت لیتا تو میں اسے یہ تصحیح شدہ نسخہ دے دیتا۔ اس کا اصل نسخہ تو مصر میں گم ہوگیا اور اب تک مجھے نہ مل سکا جس کی وجہ سے مجھے اس پر نظرِ ثانی کرنی پڑی۔ بعض نئے نصوص کا اضافہ بھی میں نے کر دیا اور مشکل الفاظ کی تشریح بھی کر دی۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت کا بدلہ دیتا ہے، وہ جس سے جو کارِ خیر چاہے اس کی جزا عطا فرمائے۔ اور مسلمانوں کو علم نافع و عمل صالح کی توفیق بخشے۔

طبع اول میں کتاب کا جو موضوع اور اس کے جو مشتملات تھے ان میں میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ البتہ بعض نصوص کا اضافہ اور قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر بعض الفاظ کی تشریح کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کام کو وہ اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ مجھے میری نیت کا ثواب عطا فرمائے۔ میرے اعمال کو صالح بنائے۔ مجھے صداقتِ گفتار اور خلوصِ کردار کی توفیق دے۔ میرے دین و دُنیا کی اصلاح فرمائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بخت و سعادتمند بنائے۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ (سورۂ نمل : ۱۹)

ترجمہ : ۔ اے میرے رب! مجھے اپنی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا۔ اور اس کی توفیق دے کہ میں ایسا نیک کام کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل رکھ۔

خدائے قدیر مسلم امراء و حکام کو توفیق بخشے کہ وہ اسلام کو عقیدہ و شریعت اخلاق و کردار اور اپنی زندگی کے سارے شعبوں میں مکمل طور پر اپنا لیں۔ سب سے پہلے اپنے اوپر اسے نافذ کریں اس کے بعد دوسروں کو اس کی دعوت دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش سے نکال کر انہیں دین کی طرف حقیقی واپسی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ وہ بڑا فیاض و کریم ہے۔

ہماری عاجزانہ دُعا ہے کہ ربّ کائنات ہمیں اور گذرے ہوئے اہلِ ایمان کو اپنی مغفرت سے نوازے۔ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور اسے ہمیں اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے زیادہ عزیز بنائے۔ لواءِ محمدی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے نیچے ہمیں اُٹھائے۔

اس کتاب کو اُس دن کے لیے ایک نفع بخش سرمایہ بنائے جس دن اموال و اولاد سے کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے۔ والدین، اولاد، اجداد، مشائخ اور ہماری بخشش فرمائے۔ اور ہم پر جس کا بھی کچھ حق ہے اور جو اس کتاب کی طباعت اور نشر و اشاعت کا سبب بنے۔ اس میں کچھ حصّہ لے اور ان کے علاوہ جتنے بھی اہلِ ایمان اور اسلام زندہ و مرحوم مرد و زن ہیں ان سب کو اپنی رحمت و غفران سے نوازے۔

انّہ سمیع مجیب الدعوات۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

وصلی اللہ علی سیدنا ونبینا وحبیبنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ واتباعہ وسلّم تسلیماً کثیرا۔

وَآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(عربی) شب پنجشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ المدینۃ المنورہ

از ابو ابراہیم خلیل ابراہیم خاطر نزیل المدینۃ المنورہ

(اردو ترجمہ) ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۷ء

از حضرت مولانا یٰسین اختر مصباحی صاحب، دہلی (ہندوستان)

فصل اوّل

(آپ کی ذاتِ مقدّسہ کو اللہ کی عطا کردہ عظمت و فضیلت)

پہلی بحث متعلقہ دُنیاوی امتیاز و اختصاص

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دُنیا میں ایسی بہت سی خصوصیات عطا کی ہیں جو دوسرے انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہیں۔ ان کی تعداد اتنی سے زیادہ ہے اور ان سب کا اس مختصر سی کتاب میں جائزہ نہیں لیا جاسکتا۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بعض خصائل و خصوصیات کا اختصار کے ساتھ ذکر کردوں گا۔[1]

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس فضیلت و اختصاص سے نوازا اس کا جمع و احاطہ آپ ہی کا حصّہ ہے۔ کیونکہ اللہ نے صرف آپ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ آپ کو جمال و انفرادیت عطا کی۔ اس دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کا

---

[1] بحمدہٖ تعالیٰ ان میں سے بہت سے خصائص کا میں نے اپنی اس کتاب میں بالاستیعاب ذکر کیا ہے۔ "الخصائص التی انفرد بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غیرہ من الانبیاء"۔ ہر ایک خصوصیت کے دلائل بھی اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

اس نے ذکر کیا۔ عالم وجود میں آنے کے بعد جمال و رعنائی سے سرفراز فرمایا اور عظمت و فضیلت کا محور بنایا۔ اس لیے ہم جانتے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ آپ ہی کے ساتھ یہ انعام و اکرام خاص ہے۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس میں آپ کے شریک نہیں۔ وہ خصوصیات یہ ہیں :—

① انبیاء و مرسلین سے عہد و میثاق

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عہد لیا کہ ان میں سے کسی کی زندگی میں آپ کی بعثت ہو تو آپ پر ایمان لانا اور آپ کی نصرت و اتباع اس پر فرض ہے۔

ان انبیاء و مرسلین کی ساری اُمتوں سے بھی یہ عہد لیا کہ ان کی زندگی میں آپ کی بعثت ہو تو وہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی تائید و نصرت و اتباع کریں ورنہ حکمِ خداوندی کے مخالف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :—

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ [1]

ترجمہ : اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں تمہیں جو کتاب و حکمت دے رہا ہوں پھر کوئی رسول اس کی تصدیق کرتا ہوا تمہارے پاس

[1] آل عمران : ۸۱

آئے جو تمہارے پاس ہے تو اس پر تم ضرور ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیا تم لوگوں نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد مان لیا۔ وہ بولے، ہاں! ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تم سب گواہ رہو اور تمہارے ساتھ میں بھی گواہوں میں سے ہوں۔

طبری و ابن کثیر و دیگر مفسرین نے بیان کیا۔ علی ابن ابی طالب و ابن عباس اور قتادہ و سدی کہتے ہیں انہیں سے ملتا جلتا قول حسن و طاؤس کا بھی ہے:

اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھیجا اس سے عہد لیا کہ بعثتِ محمدی کے وقت وہ اگر زندہ رہے تو ان پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرے۔

اسی لیے ہر نبی کو آپ کی ذات، بعثت، زمانہ، جائے ہجرت اور علامات و اوصاف کا علم ہے، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں اللہ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم اپنے آب و گل میں تھے۔ میں اپنے ابتدائی امور تمہیں بتاتا ہوں، میں دُعائے ابراہیم اور بشارتِ عیسیٰ ہوں، میں اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے مجھے جنتے وقت دیکھا کہ ان سے ایک چمکتا ہوا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔[1]

ابراہیم علیہ السلام کی دُعا یہ ہے:۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ[2]

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ان کے اندر انہیں میں سے ایک رسول بھیج۔

---

[1] روایت احمد و ابن حبان و حاکم از حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نمبر ۳ میں اسے ملاحظہ فرمائیں

[2] البقرہ: ۱۲۹

عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یہ ہے :۔۔۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ [1]

ترجمہ :۔ اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام احمد ہے۔

② اہلِ کتاب کو بعثتِ محمدی کا علم ویقین

اہل کتاب کو آپ کے بارے میں مکمل علم تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ کی بعثت وہجرت کہاں ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ان کی کتابوں میں مذکور ہیں بلکہ آپ کی اُمت کا بھی ان میں ذکر ہے تاکہ انکار کے لیے ان کے پاس کوئی دلیل نہ رہ جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا :۔۔۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ [2]

ترجمہ :۔ اور سے پہلے وہ کفار کے خلاف اس کے ذریعہ مدد چاہتے تھے تو جب وہ ان کے پاس آیا تو نہیں پہچانا، انکار کر دیا۔

اور فرمایا :۔۔۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

[1] الصف : ٦ [2] البقرۃ : ٨٩

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ [1]

ترجمہ :۔ جو لوگ اس رسول نبی اُمی کی پیروی کریں گے جسے اپنے پاس توریت وانجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ جو انہیں نیکی کا حکم دے گا اور انہیں برائی سے روکے گا۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان سے وہ بوجھ اور پھندے اُتار دے گا جو ان پر ہیں ———۔

نیز فرمایا :۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ [2]

ترجمہ :۔ وہ لوگ اس (رسول) کو ایسا جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو، اور ان میں ایک فریق جان بوجھ کر اخفاءِ حق کرتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا :———

ہاں بخدا قرآن میں مذکور بعض صفات توریت میں ہیں، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا [3] یعنی اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور امیوں کی پناہ گاہ۔ تم میرے بندے اور رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا سخت درشت خو نہیں۔ نہ بازاروں میں شور مچانے والے، برائی کو برائی سے وہ دفع نہیں کرتے بخشتے اور درگذر فرماتے ہیں۔ اللہ انہیں اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو درست نہ کر دے اور لوگ یہ کہہ

---

[1] الاعراف : ۱۵۷ [2] البقرہ : ۱۴۶ [3] الآیہ :

اٹھیں۔ لا الٰہ الا اللہ جس سے وہ اندھی آنکھیں، بہرے کان اور بند دل کھول دے گا۔ رواہ البخاری[1]

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے والیٔ عموریہ نے جو ہدایت کی تھی اس کا ذکر وہ اس طرح کرتے ہیں :

اے میرے لڑکے! بخدا! جس پر ہم قائم ہیں اس میں کوئی شخص میرے علم میں ایسا نہیں جس کے پاس جانے کا میں تمہیں حکم دوں۔ لیکن اس نبی کا زمانہ قریب آچکا ہے جو دین ابراہیم کے ساتھ سرزمین عرب میں مبعوث ہوگا۔ وہ ایسی جگہ ہجرت کرے گا جو دو سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیان ہے اور ان کے درمیان کھجوریں ہیں۔ اس نبی کی نہ چھپنے والی علامتیں ہیں۔ وہ ہدیہ کھائے گا اور صدقہ نہیں کھائے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ اگر تم جا سکو تو اس سرزمین تک پہنچ جاؤ، رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والبزار بسند صحیح[2]

اس سلسلے میں اہل کتاب سے منقول بہت سی احادیث ہیں جن میں سے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی الاسواق، وکتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الفتح۔

[2] مسند احمد (۵: ۴۴۱-۴۴۴) باسانید، والمعجم الکبیر (۶: ۲۷۲-۲۷۷) رقم ۶۰۶۵، مجمع الزوائد (۹: ۳۳۶) میں ہیثمی نے کہا۔ اسناد الروایۃ الاولی عند احمد والطبرانی رجالہا رجال الصحیح غیر محمد بن اسحاق وقد صرح بالسماع، ورجال الروایۃ الثانیۃ، انفرد بہا احمد ورجالہا رجال الصحیح غیر عمرو بن ابی قرۃ الکندی وھو ثقۃ۔

بیشتر احادیث کا میں نے اپنی کتاب "سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں ذکر کر دیا ہے۔

(۳) نبوّت خیر البشر اور خمیر ابو البشر

سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام آب و گِل کے درمیان تھے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں خدا کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور آدم اپنے آب و گل میں پڑے تھے۔ رواہ احمد والحاکم وابن حبان وصححاہ، وغیرہم۔[1]

میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے کہا، یارسول اللہ! آپ کب نبی ہوئے؟ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں، آپ پر کب (نبوت) فرض ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ رواہ احمد، والحاکم وصححہ، وغیرہما۔[2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ لوگوں نے پُوچھا۔ یارسول اللہ! آپ پر نبوّت کب فرض ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ رواہ الترمذی والحاکم وصححاہ۔[3]

---

[1] مسند احمد (۴: ۱۲۷) موارد الظمآن رقم (۲۰۹۳) والمستدرک (۲: ۴۱۸) ذہبی نے اس کو صحیح کہا۔ [2] مسند احمد (۵: ۵۹)، المستدرک (۲: ۲۰۸ - ۶۰۹) ذہبی نے اسے صحیح مانا ہے اور ہیثمی نے کہا۔ (۸: ۲۲۳) رواہ احمد والطبرانی ورجالہ رجال الصحیح [3] سنن ترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (۳۰۰۹) مستدرک (۲: ۶۰۹) ذہبی نے اسے صحیح مانا ہے۔

عبداللہ بن شقیق نے ایک شخص سے روایت کی اس نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے، رواہ احمد باسنادٍ صحیح [1]

اور بہت سی دوسری احادیث ہیں جو دوسرے طرق سے بھی مروی ہیں۔

④ اوّل المسلمین

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلایا کہ وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :—

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ [2]

ترجمہ :- تم کہو کیا میں اس اللہ کے سوا کسی دوسرے کو والی بناؤں جو زمین وآسمان کا خالق ہے۔ جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔ کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لاؤں اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :—

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ [3]

---

[1] مسند احمد (۴ : ۶۶) و (۵ : ۳۷۹) ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸ : ۲۲۳) میں کہا، رجالہٗ رجال الصحیح۔ حدیث میں ایک شخص سے مراد ایک صحابی رسول علیہ السلام، ولا تضر الجہالۃ بالصحابی کما ھو معروف [2] الانعام : ۱۴، [3] الانعام : ۱۶۲-۱۶۳ ؛

ترجمہ :۔ کہو میری نماز میری عبادت اور میرا جینا و مرنا یہ سب اس اللہ کا ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔۔۔۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔[1]

ترجمہ :۔ کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی خالص عبادت کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لاؤں۔

⑤ خاتم النبیین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انبیاء و مرسلین کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ ختم فرما دیا۔ اسی طرح آپ کے دینِ اسلام کے ذریعہ گذشتہ آسمانی دینوں کو منسوخ کر دیا۔ اس لیے جس طرح آپ کے دین کے بعد کوئی دین نہیں اسی طرح آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔۔۔۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔[2]

ترجمہ :۔ محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] الزمر : ۱۱-۱۲ [2] الاحزاب : ۴۰ ۔

نے فرمایا، میرے اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایک مزین و مرصع مکان بنائے مگر کسی گوشہ میں ایک اینٹ چھوڑ دے لوگ اس مکان کو گھوم پھر کر دیکھیں اور کہیں کہ یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی؛ ارشاد فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔ متفق علیہ [1]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایک مکان بنائے ...... الحدیث۔ اور اسی میں ہے۔ میں اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آکر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔ علیہم السلام۔ رواہ مسلم [2]

قیامت کے روز اہلِ محشر کی بارگاہِ انبیاء میں حاضری کے واقعہ سے متعلق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، میں قیامت کے روز انسانوں کا سردار ہوں ...... الحدیث۔ اور اسی میں ہے لوگ میرے پاس آکر کہیں گے یا محمد! آپ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے سبب اگلے پچھلے گناہ کی مغفرت فرمائی گئی۔ متفق علیہ [3]

⑥ نبیٔ اسلام

اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی و رسولِ اسلام بنانا پسند کیا۔ اپنے

---

[1] صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ وصحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔ رقم (۲۲۰۰)

[2] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔ رقم ۲۲۔

[3] صحیح البخاری: کتاب التفسیر: تفسیر سورۃ الاسراء: باب "ذریۃ من حملنا مع نوح"، وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ۔ رقم (۳۲۷)

پسندیدہ دین کے لیے آپ کا انتخاب کیا جس کے علاوہ کوئی دوسرا دین اس کی بارگاہ میں مقبول نہیں جس پر رہ کر اس دُنیا سے پردہ کرنے کی انبیاء کرام نے تمنا کی اور جس کی دعوت دی۔ اعزاز و افتخار کا مقام یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانبیاء والمرسلین ہیں۔ اس (اللہ) نے اپنے دین کا نبی آپ ہی کو منتخب کیا اور آپ کے ماننے والوں کو "المُسلمین" کا نام دیا۔

اس نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ [۱]

ترجمہ :۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [۲]

ترجمہ :۔ اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا تو اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹے میں رہے گا۔

ارشاد فرمایا: وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ. هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ [۳]

ترجمہ :۔ اللہ کی راہ میں خوب کوشش کرو، اس نے تمہارا انتخاب کیا اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر رہو۔ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ پہلے بھی اور اس کتاب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں اور تم اور لوگوں کے گواہ رہو، تو نماز پڑھتے رہو۔

---

[۱] آل عمران : ۱۹ [۲] آل عمران : ۸۵ [۳] الحج : ۷۸

متبعین کا نام اللہ تعالیٰ نے "المسلمین" رکھا اور آپ نبیٔ اسلام ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ جس کی ہدایت چاہتا ہے اسے اسلام کی راہ دکھاتا ہے۔ اور جسے وہ ہدایتِ اسلام دے اسے نورِ خداوندی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ [1]

ترجمہ:۔ جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔

اور فرمایا: اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ [2]

ترجمہ:۔ تو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے رب کی روشنی میں ہے۔

نوٹ:۔ اُمتِ محمدیہ کے بعض فضائل نمبر ۶۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔

⑦ قربتِ انبیاءِ کرام

یہود و نصاریٰ نے جب یہ دعوہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام انہیں میں سے ہیں، تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دعویٰ کو باطل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبع اہلِ ایمان ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ کیونکہ یہ اور وہ سبھی ایک ہی جادۂ حق اور راہِ مستقیم پر ہیں۔

اور یہود و نصاریٰ نے تبدیلی و تحریف اور کفر کیا ہے اس لیے ابراھیم

---

[1] الانعام: ۱۲۶۔ [2] الزمر: ۲۲

علیہ السلام ان سے الگ اور دور ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ۔ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا۔[1]

ترجمہ:۔ ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی، لیکن وہ سیدھی راہ والے صاحب اسلام تھے۔

اور فرمایا:۔ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا۔[2]

ترجمہ:۔ ابراہیم سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ان کے متبع ہیں اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔

جو ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوگا وہ ان کی ذرّیت کے رسولوں سے بھی دوسرے لوگوں سے زیادہ قریب ہوگا۔

ابراہیم علیہ السلام کے بعد موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اولوالعزم نبی ہیں اور انبیاء بنی اسرائیل میں سب سے مشہور ہیں، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ آپ دونوں سے ان کے متبعین سے زیادہ قریب ہیں۔ بلکہ آپ کے اُمتی بھی ان کے متبعین سے زیادہ قریب ہیں اور وہ دونوں بارگاہِ خداوندی میں یہود و نصاریٰ کے دعویٰ سے اظہارِ برأت کرتے ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عیسیٰ ابن مریم سے دنیا و آخرت میں زیادہ قریب ہوں متفق علیہ۔ واللفظ للبخاری[3]

---

[1] آل عمران: ۶۷ [2] آل عمران: ۶۸ [3] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء (بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ وہاں انہوں نے یہودیوں کو یوم عاشوراُ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ جس کے بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ اسی دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غالب فرمایا۔ اس لیے ہم اس کی تعظیم کے طور پر اُس دن روزہ رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم موسیٰ سے تم سے زیادہ قریب ہیں۔ وفی روایۃ نحن حق واولیٰ بموسیٰ منکم۔ وفی روایۃ۔ انا ولی بموسیٰ منھم۔ متفق علیہ[1]۔ وفی روایۃ للبخاری۔ انتم احق بموسیٰ منھم۔[2]

ایساکیوں نہ ہو۔ ان یہود و نصاریٰ نے توریت و انجیل میں تحریفیں کیں اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کیں جو انہوں نے نہیں کہیں۔ اُن کے اُن اوامر و احکام کی مخالفت کی جن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع و نصرت کرنے کی تاکید ہے۔

(۸) قربتِ اہلِ ایمان وحرمتِ نکاح ازواج مطہرات

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) باب "اذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا"۔ صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب فضائل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ رقم (۱۴۳)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] صحیح البخاری: کتاب مناقب الانصار: باب اتیان الیھود النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینہ۔ وصحیح مسلم: کتاب الصیام: باب صوم یوم عاشوراء رقم (۱۲۷-۲۸)۔ [2] صحیح البخاری: کتاب التفسیر: تفسیر سورہ یونس: باب "وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر"۔

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سابقین کی اُمتوں سے زیادہ آپ کو ان سے قربت عطا فرمائی اسی طرح آپ کو خود اہلِ ایمان بلکہ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب بنایا۔

اس نے آپ کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین بنایا۔ اور آپ کے بعد کسی دوسرے شخص سے ان کا نکاح حرام قرار دیا کیونکہ وہ دُنیا و آخرت دونوں جگہ آپ کی بیویاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ [1]

ترجمہ: نبی اہلِ ایمان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور ان کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں۔

پھر فرمایا: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا [2]

ترجمہ: تمہیں جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں مسلمانوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں [3] متفق علیہ۔

---

[1] الاحزاب: ۶ [2] الاحزاب: ۵۳۔

[3] صحیح البخاری: کتاب الکفالۃ: باب الدین، و رواہ فی غیرہ۔ وصحیح مسلم: کتاب الفرائض: باب من ترک مالا فلورثتہ: رقم (۱۴)

انہیں سے بخاری ومسلم [1] کی ایک روایت ہے ۔ واللفظ للبخاری ۔ آپ نے ارشاد فرمایا : مَیں دُنیا وآخرت میں ہر مومن سے زیادہ قریب ہوں، اگر چاہو تو یہ پڑھو، اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ [2]

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مسلم کی حدیث ہے ۔ انہوں نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا : مَیں ہر مومن سے اس کی جان سے زیادہ قریب تر ہوں [3]

اہلِ ایمان کے ساتھ آپ کی محبت وشفقت اور رحمت ورافت کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے : ـــــ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ [4]

ترجمہ :۔ تمہیں میں سے تمہارے پاس ایک رسول آگیا جس پر تمہاری تکلیف بہت شاق ہے جو تمہاری بھلائی کا خواہاں ہے ۔ اہلِ ایمان کے ساتھ بڑا ہی شفیق ومہربان ہے ۔

⑨ احسانِ خداوندی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ مقدسہ اور آپ کے ذریعہ دی جانے والی ہدایت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر احسان جتایا ہے ۔ اور کسی دوسرے نبی کا نام لے کر اس نے ایسا نہیں کیا ۔

---

[1] صحیح البخاری : کتاب الاستقراض : باب الصلوٰۃ علیٰ من ترک دُنیا ۔ وصحیح مسلم : کتاب من ترک مالا فلورثتہ ۔ رقم (۱۵) [2] الاحزاب : ۶ ۔

[3] کتاب الجمعہ : باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبہ ، رقم (۴۳) [4] توبہ : ۱۲۸ ؛

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ [1]

ترجمہ :۔ اللہ نے اہل ایمان پر احسان کیا کہ انہیں میں سے ان کے اندر ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے. اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ [2]

ترجمہ :۔ اسی نے ناخواندہ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اس کی آیات پڑھ کر انہیں سُناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

يَمُنُّوۡنَ عَلَيۡكَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا قُلۡ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَىَّ اِسۡلَامَكُمۡ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ هَدٰىكُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ

---

[1] آل عمران : ۱۶۴ [2] الجمعۃ : ۲ ؛

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ [1]

ترجمہ :۔ وہ تم پر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں۔ ان سے کہو کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دی۔ اگر تم سچے ہو۔

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ تشریف لے گئے جہاں کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا، ہم یہاں بیٹھ کر اللہ کی یاد کر رہے ہیں اور اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت دی اور آپ کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔۔۔۔ الحدیث۔

اس کے آخر میں ہے۔ اللہ عزوجل ملائکہ سے تمہارے بارے میں مباہات فرمائے گا [2]

⑩ خیر الخلق وسید اولادِ آدم

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ ترین مقام و مرتبہ کے لیے پسند فرمایا اور سارے انسانوں میں آپ کا انتخاب فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق میں آپ اس کے منتخب اور محبوب ہوں۔ اس نے اپنے دینِ اسلام کے لیے آپ کو نبی اور مخلوق کا رسول منتخب فرمایا اور

[1] الحجرات: ۷۔ [2] صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعا: باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر۔ رقم (۲۷۰۱) ومسند احمد (۴/ ۹۲) وسنن النسائی: کتاب ادب القاضی: باب کیف یستحلف الحاکم۔ وسنن الترمذی: کتاب الدعوات: باب ماجاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ عزوجل مالھم من الفضل، رقم (۳۳۷۹)

امام الانبیاء، سید الخلق، اور خیر الانبیاء والمرسلین بنایا۔ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ نے اولادِ اسمٰعیل سے کنانہ، کنانہ سے قریش، قریش سے بنی ہاشم، اور بنی ہاشم سے میرا انتخاب فرمایا۔[1]

بطریق واثلہ رضی اللہ عنہ ترمذی نے ان الفاظ میں یہ حدیث روایت کی اور اسے صحیح کہا۔ اللہ نے اولادِ ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اولادِ اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو منتخب فرمایا۔ پھر آگے جیسی حدیث بیان کی۔[2]

مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس کی سب سے اچھی جماعت میں مجھے رکھا۔ پھر اس میں دو گروہ بنائے اور اچھے گروہ میں مجھے رکھا۔ پھر اسے قبائل میں تقسیم کیا اور سب سے اچھے قبیلہ میں مجھے رکھا۔ پھر خاندان بنائے اور سب سے اچھے خاندان اور نیک نفس لوگوں میں مجھے رکھا۔ رواہ الترمذی وحسنہ[3] وروای نحوہ عن العباس بن عبد المطلب وحسنہ ایضاً۔[4]

آپ کے سید الاولین والآخرین ہونے کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن کی طرف اشارہ کافی ہے۔ دوسری بحث میں انشاء اللہ اس

[1] رواہ مسلم والترمذی [2] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۱) و سنن الترمذی کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۰۵-۳۶۰۶) [3] سنن الترمذی کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۳۶۰۸) [4] ایضاً رقم (۳۶۰۷)

کا ذکر کروں گا۔

ابو سعید (عند الترمذی وصححہ) اور ابو ہریرہ (عند مسلم وغیرہ) سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں [1]

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ربّ! تُو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار پیدا کیا اور کوئی فخر نہیں، رواہ احمد وابو یعلیٰ والبزار [2] و رجالہ ثقات۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں۔ متفق علیہ [3]

آپ اولادِ آدم کے سردار، لوگوں کے سردار اور ساری مخلوق میں منتخب ہیں۔ اولین وآخرین آپ کی تعریف کرتے ہیں، قیامت کے روز آدم اور ان کے علاوہ سبھی آپ کے پرچم کے نیچے ہوں گے۔ اور کوئی فخر نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

---

[1] صحیح مسلم : کتاب الفضائل : باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳) و سنن الترمذی : کتاب التفسیر : باب ومن سورۃ بنی اسرائیل رقم (۳۱٤۸) و کتاب المناقب باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳٦۱۵) و سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب التخییر بین الانبیاء علیہم السلام، رقم (٤٦۷۳)

[2] مسند احمد : (۱ : ٤ - ۵) ومجمع الزوائد : (۱۰ : ۳۷٤ - ۳۷۵)

[3] صحیح البخاری : کتاب احادیث الانبیاء : باب "ولقد ارسلنا نوحاً الی قومہ" وصحیح مسلم : کتاب الایمان : باب ادنی اہل الجنۃ منزلۃ، رقم (۳۲۷، ۳۲۸)

⑪ بیعت واطاعت

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔ اور آپ کی اتباع کو اپنی محبّت کا سبب بنایا ہے، یہ فخر و شرف کسی نبی کو نہیں ملا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ـــــ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَا اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا [۱]

ترجمہ:۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے تمہیں اس کا بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

اور فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا [۲]

ترجمہ:۔ جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پھر جو عہد شکنی کرے تو اس کا وبال اسی کے اوپر ہوگا اور جو اللہ سے کئے گئے عہد کو پورا کرے تو وہ جلد ہی اسے بڑا اجر دے گا۔

اور فرمایا: قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ [۳]

ترجمہ:۔ کہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ

---

[۱] النساء: ۸۰ [۲] الفتح: ۱۰ [۳] آل عمران: ۳۲ ؎

اعراض کریں تو اللہ کافروں کو نہیں پسند کرتا۔

اور فرمایا: قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ[۱]

ترجمہ :۔ تم فرماؤ! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور فرمایا:۔ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا[۲]

ترجمہ :۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کے ضابطوں سے تجاوز کرے اسے ہم جہنّم میں داخل کریں گے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

اور فرمایا:۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ[۳]

ترجمہ :۔ تم فرماؤ، اگر اللہ سے تمہیں محبّت ہے تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض کافروں نے کہا محمد چاہتے ہیں کہ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو وسیلۂ خیر و برکت بنایا اسی طرح ہم بھی انہیں بنالیں۔ اس کے بعد اللہ نے وہ آیت نازل فرمائی جس کے بعد ہے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ[۴]

ترجمہ :۔ تم فرماؤ! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر

---

[۱] آل عمران: ۱۳۲ [۲] النساء: ۱۴ [۳] آل عمران: ۳۱ [۴] آل عمران: ۳۲

وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

⑫ عظمتِ رسالت

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایمان لانے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ جوڑ رکھا ہے۔ اسی لیے جو شخص اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اس کا ایمان صحیح نہیں۔ کسی دوسرے نبی کے لیے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ـــــ

یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[1]

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر پورا ایمان لاؤ۔

اور فرمایا:۔ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ۔[2]

ترجمہ:۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس کا تمہیں نائب بنایا اس میں سے خرچ کرو۔

اور فرمایا:۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا[3]

ترجمہ:۔ پورے صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کوئی شک نہیں کیا۔

اور فرمایا:۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

---

[1] النساء: ۱۳۶ [2] الحدید: ۷ [3] الحجرات: ۱۵

اَلَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ [۱]

ترجمہ :۔ اللہ اور اس کے اس رسول نبی امی پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اور اس کے احکام پر ایمان رکھتا ہے۔

اور فرمایا :۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ. تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [۲]

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

(۱۳) رحمتِ عالم

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مومن و کافر ہر ایک کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اپنی اُمت کے لیے اس نے انہیں رؤوف و رحیم بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ [۳]

ترجمہ :۔ اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! میں بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔

رواہ الحاکم وصححہ علی شرطھما۔ واللفظ لہ۔ والطبرانی والبزاز برجال الصحیح [۴]

اس اُمت کے اہلِ ایمان کے لیے رحمت ہونے کے بارے میں

---

[۱] الاعراف : ۱۵۸ [۲] الصف : ۱۰-۱۱ [۳] الانبیاء : ۱۰۷ [۴] المستدرک (۱ : ۳۵) وصححہ علی شرطھما واقرہ الذہبی۔ ومجمع الزوائد (۸ : ۲۵۷)

یہ آیات ہیں :۔۔۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔۔۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ [1]

ترجمہ :۔ تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو تمہیں سے ہے تمہاری تکلیف اس پر شاق گزرتی ہے تمہاری بھلائی کا وہ خواہاں ہے۔ اہلِ ایمان کے لیے بڑا ہی شفیق و مہربان ہے۔

اور فرمایا :۔ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [2]

ترجمہ :۔ انہیں میں سے وہ لوگ ہیں جو نبی کو اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگا کر سُنتے ہیں۔ کہو کہ وہ ایسی ہی باتیں سنتے ہیں جو تمہارے خیر کی ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اہلِ ایمان کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور تم میں سے جو اظہارِ ایمان کریں ان پر مہربانی کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اُمتِ مسلمہ کے ساتھ رحمتِ خداوندی کا اظہار اس سے بھی ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے اُٹھا لیا تاکہ وہ اس کا پہلے پہنچا ہوا قائد و سلف بنے۔

[1] التوبہ : ۱۲۸ [2] التوبہ : ۶۱

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی اُمت پر رحم فرمانا چاہتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو اُٹھا لیتا ہے۔ پھر اس سے پہلے اسے پہنچا ہوا قائد و سلف بنا دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کی ہلاکت چاہتا ہے تو اس کے نبی کی زندگی ہی میں اسے عذاب دیتا ہے اور وہ نبی اسے دیکھتا ہے اور اس کی ہلاکت سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اس لیے کہ انہوں نے اس کی تکذیب کی تھی اور اس کے حکم کی مخالفت کی تھی۔ رواہ مسلم [۱]

اللہ نے آپ کی ساری زندگی کو آپ کی اُمت کے لیے خیر و رحمت اور برکت بنایا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے، تم گفتگو کرتے ہو اور تم سے گفتگو کی جاتی ہے۔ اور میری وفات تمہارے لیے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ جب میں کوئی بھلائی دیکھتا ہوں تو اس پر اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ اور جب کوئی برائی دیکھتا ہوں تو تمہارے لیے اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ رواہ البزار، والحارث، ورجال البزار رجال الصحیح [۲]

(۱۴) امین و محافظِ اُمت

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کے درمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مسعود

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الفضائل: باب اذا اراد اللہ تعالیٰ رحمۃ امۃ قبض نبیہا قبلہا، رقم (۲۴۰۸)

[۲] کشف الاستار (۱: ۳۹۷) رقم (۸۴۵)، ومجمع الزوائد (۹: ۲۴) ورجالہ رجال الصحیح و رواہ الحارث من طریق جسر بن فرقد۔ وہو ضعیف، کما فی المطالب العالیۃ (۴: ۲۲-۲۳) (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

کو اس کے لیے عذاب و ہلاکت سے تحفظ کا ذریعہ بنایا۔ اس کے برخلاف بعض امم سابقہ پر ان کے انبیاء کی موجودگی ہی میں عذاب اور بعض کو ہلاکت سے دوچار ہونا پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:—

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ [1]

ترجمہ:۔ اللہ ان کے درمیان آپ کے ہوتے ہوئے ان پر عذاب نہیں نازل کرے گا اور جب وہ استغفار کر رہے ہوں تو اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب ابوجہل نے کہا:—

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! اگر یہ واقعی تیری ہی طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا اور ہمیں دردناک عذاب دے۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ایسا ہی۔ متفق علیہ [3]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ستارے آسمان کے امین ہیں۔ وہ جب غروب

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) وقال فی شرح الشمائل بسند صحیح (۱: ۳۶)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] الانفال: ۳۳ [2] الانفال: ۳۲۔

[3] صحیح البخاری: کتاب التفسیر، سورۃ الانفال، باب "وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ"، وصحیح مسلم: کتاب صفات المنافقین: باب قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ رقم (۳۷)

ہو جائیں تو آسمان پر وہ چیز ہوتی ہے جس کا وعدہ ہے اور میں اپنی جماعت صحابہ کا امین ہوں۔ جب میں نہ رہوں تو میرے اصحاب پر وہ چیز آئے گی جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب وہ نہ ہوں تو میری اُمت پر وہ چیز آئے گی جس کا ان سے وعدہ ہے۔ (رواہ مسلم)[1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف میں ارشاد فرمایا...... کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ میرے ہوتے ہوئے ان پر تو عذاب نہیں اتارے گا؟ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب وہ دعائے مغفرت کر رہے ہوں تو ان پر تو عذاب نہیں اُتارے گا؟ وفی لفظ النسائی "لم تعد فی ھٰذا وانا فیھم. لم تعد فی ھٰذا ونحن نستغفرک" رواہ ابوداؤد والنسائی[2]

⑮ عمومِ رسالت

آپ کی رسالت کو اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں بلکہ سارے عالم کے لیے عام فرما دیا ہے۔ اس کے برخلاف گذشتہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم صرف اپنی اقوام کے رسول بنا کر بھیجے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ——

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا[3]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابہ: باب بیان أن بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امان لاصحابہ رقم (۲۰)

[2] سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ: باب من قال: یرکع رکعتین رقم (۱۱۹۰) وسنن النسائی کتاب الکسوف باب القول فی السجود فی صلوٰۃ الکسوف وفی نوع آخر (۳: ۱۲-۹: ۱) [3] سبا: ۲۸

ترجمہ :۔ اور تمہیں ہم نے سارے انسانوں کے لیے بشارت دینے والا ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اور فرمایا :۔ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ؁[1]

ترجمہ :۔ اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں —— زاد البخاری فی روایتہ "من الانبیاء" —— ہر نبی اپنی قوم کے لیے خاص کر کے بھیجا جاتا تھا۔ اور مجھے ہر گورے کالے کے لیے بھیجا گیا —— عند البخاری : وبعثت الی النّاس عامة —— میرے لیے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھے۔ میرے لیے ساری زمین پاکیزہ اور سجدہ گاہ بنا دی گئی اس لیے جب بھی کہیں کسی کی نماز کا وقت ہو وہ پڑھ لے، ایک ماہ کی مسافت کے درمیان مجھے (دشمنوں پر) رعب و دبدبہ سے مدد پہنچائی گئی۔ اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔ متفق علیہ واللفظ للمسلم[2]

(۱۶) عصمت وحفاظت

مخلوق سے حفاظت کا اللہ نے ذمّہ لیا اور استہزاء و عداوت کرنے والے آپ تک نہ پہنچ سکے، کیونکہ آپ ہمیشہ اُس کی حفاظت و نگرانی میں رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ——

---

[1] الانبیاء : ۱۰۷ [2] صحیح البخاری، کتاب التیمم : الباب الاول؛ وصحیح مسلم، کتاب المساجد : رقم (۳)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ [۱]

ترجمہ :۔ اے رسول! تم پر جو نازل کیا گیا تمہارے رب کی جانب سے اسے پہنچائیے اور اگر ایسا نہیں کیا تو آپ نے پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے مگر اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ [۲]

ترجمہ :۔ تمہیں جو حکم دیا جارہا ہے اس کا اعلان کر دو اور مشرکوں کی پرواہ نہ کرو، جو استہزاء کرتے ہیں، اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں ان سے ہم تمہارے لیے ہم کافی ہیں۔ انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

اور فرمایا :۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا [۳]

ترجمہ :۔ اور اپنے رب کے حکم پر جمے رہو۔ تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

۱۷ تحفظِ دین کی حفاظت

تغیر و تبدل اور تحریف سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو محفوظ رکھا اور اس کی ضمانت بھی دی۔ اسی طرح اس کی بقاء کا بھی وہی ضامن ہے۔ گذشتہ سماوی ادیان کے اندر جو تحریف و تبدیلی ہوئی اس کے اندر غالباً یہی راز

---

[۱] المائدہ : ۶۷ [۲] الحجر : ۹۴-۹۶ [۳] الطور : ۴۸

پوشیدہ ہے کہ خدا کا یہ دین جس کی حفاظت کا وہ خود ضامن ہے اسے خیرادیان بنا کر ہمیشہ کے لیے صحیح و سالم باقی رکھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔۔۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔[1]

ترجمہ:۔ ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں۔

سارے انبیاء کے اور آپ کے معجزات عارضی اور وقتی تھے، مگر یہ معجزۂ قرآن قیامت تک اسی طرح باقی رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا محافظ اور اس کی صیانت و بقاء کا خود ہی ضامن ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔۔۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔[2]

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔

(۱۸) حیاتِ رسول کی قسم

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کی قسم کھائی، جس کا شرف کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔۔۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔[3]

---

[1] الحجر: ۹ [2] المائدہ: ۳ [3] الحجر: ۷۲

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[۱]

ترجمہ:۔ چاشت کی قسم! اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے۔ تمہارے رب نے تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔ اور پچھلی تمہارے لیے اگلی سے بہتر ہے۔ اور جلد ہی تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

ان آیات میں آپ کے حالات بتائے گئے ہیں اور خدا کے نزدیک آپ کی قدر و منزلت کا بیان ہے۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ پھر یہ بتلایا گیا ہے کہ آخرت میں آپ کو جو کچھ ملے گا وہ اس دُنیا سے بہتر ہے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ـــــ پھر اس کا بیان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے ـــــ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ـــــ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:ـــــ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[۲]

ترجمہ:۔ قسم ہے چمکتے تارے (محمد) کی جب وہ اُترے۔ تمہارے صاحب نہ بے راہ چلے نہ بھٹکے۔ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے۔ وہ نہیں مگر وہی جو انہیں وحی کی جاتی ہے۔

اور فرمایا:۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ[۳]

ترجمہ:۔ قلم اور ان کی تحریر کی قسم! تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نے

---

[۱] الضحیٰ: ۱-۵ [۲] النجم: ۱-۴ [۳] القلم: ۱ تا ۴ ÷

ترجمہ :- تمہاری زندگی کی قسم! وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔

بیہقی و ابن ابی شیبہ و ابن جریر کی روایت کے مطابق ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ابن مردویہ کے نزدیک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حیاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی حیات کی قسم نہیں کھائی اس نے فرمایا، لَعَمْرُكَ (تمہاری زندگی کی قسم)[1]

اس قسم میں آپ کے اعلیٰ ترین اور انفرادی مقام و حیثیت کا جو اظہار و اعلان ہے وہ ہر صاحب علم و فہم پر واضح ہے۔

(۱۹) شہرِ رسول کی قسم

اللہ تعالیٰ نے آپ کے شہر مبارک کی بھی قسم کھائی ہے۔ جب کہ آپ اس میں تشریف فرما ہوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ[2]

ترجمہ :- قسم ہے اس شہر کی جب کہ تم اس میں موجود ہو۔

اس قسم میں آپ کے مقامِ فضل و کمال کا اظہار ہے کہ اس شہر مبارک کی حیثیت آپ کے وجود مبارک سے ہے۔

(۲۰) ذاتِ رسول کی قسم

یہ انتہائی اکرام و تعظیم ہے کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ کی بھی قسم کھائی گئی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. وَلَلْآخِرَةُ

---

[1] الدر المنثور (۴ : ۱۰۳) [2] البلد ۱-۲

نہیں۔ اور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔ اور تم بڑے عظیم اخلاق والے ہو۔

اور فرمایا:۔ یٰسٓ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [1]

ترجمہ:۔ یٰسٓ ۔ حکمت والے قرآن کی قسم ۔ بیشک تم رسولوں میں سے ہو سیدھی راہ پر۔

(۲۱) اوصافِ نبوّت و رسالت سے خطاب

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کا نام لے کر پکارا اور نہ صرف خطاب کیا بلکہ اوصافِ نبوّت و رسالت کے ساتھ انہیں خطاب کرتا ہے اس کے برخلاف انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کا معاملہ یہ ہے کہ انہیں نام لے کر پکارا گیا ہے۔

آپ کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:——

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ [2]

ترجمہ:۔ اے رسول! تم پر جو نازل ہوا اسے پہنچا دو۔

اور فرمایا:۔ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ [3]

ترجمہ:۔ اے رسول! جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ کر گرتے ہیں وہ تم کو رنجیدہ نہ کریں۔

دوسرے انبیاء کرام کو اس طرح خطاب فرمایا گیا ہے۔ یہ چند آیات بطور مثال ہیں:——

---

[1] یٰسٓ: ۱ تا ۴ [2] المائدہ: ۶۷ [3] المائدہ: ۴۱

قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا [1]

ترجمہ :۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُترو۔

يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ [2]

ترجمہ :۔ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّىٓ اَنَا اللّٰهُ [3]

ترجمہ :۔ کہ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا [4]

ترجمہ :۔ اور ہم نے اُسے آواز دی اے ابراہیم! تم نے خواب سچ کر دکھایا۔

(۲۲) اوّلیت ذکرِ رسول

عہد و میثاق لیتے وقت اور بیانِ وحی میں جن انبیاء کرام کا ذکر ہے

اس میں آپ کا ذکر سب سے مقدم ہے، حالانکہ آپ کی بعثت کا زمانہ سب سے آخر میں ہے۔ اس تقدم ذکر سے آپ کی عظمت و فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا [5]

ترجمہ :۔ اور ہم نے انبیاء سے ان کا عہد لیا اور تم سے اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔

[1] ھود : ۴۸ [2] البقرہ : ۳۵ [3] القصص : ۳۰ [4] الصافات : ۱۰۴-۱۰۵ [5] الاحزاب : ۷

اور فرمایا :۔ اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ۚ وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا [1]

ترجمہ :۔ ہم نے تمہیں وحی بھیجی جیسے نوح اور اس کے بعد کے انبیاء کو وحی بھیجی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اولادِ یعقوب و عیسیٰ و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان کو وحی بھیجی اور داؤد کو ہم نے زبُور دی۔

یہ سارے انبیاء کرام آپ سے پہلے تھے اور آپ سب سے آخری رسول ہیں، لیکن یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔

(۲۳) نام لے کر پکارنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و توقیر اور اعزاز و اکرام و احترام کرے، آپ کا نام لے کر نہ پکارے بلکہ یارسول اللہ اور یا نبی اللہ کہے۔ یہ حکم انبیاء سابقین علیہم السّلام کی اُمتوں کو نہیں تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا‌ؕ قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ يَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡكُمۡ لِوَاذًا‌ ۚ فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ [2]

ترجمہ :۔ رسول کے بُلانے کو اس طرح نہ بنا لو جیسے آپس میں تم لوگ

---

[1] النساء : ۱۶۳ [2] النور : ۶۳

ایک دوسرے کو بُلاتے ہو۔ اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تمہارے درمیان سے کھسک جاتے ہیں۔ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کوئی آفت یا دردناک عذاب آپہنچے۔

ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر نے کہا۔ سی طرح قتادہ و زید بن اسلم نے کہا۔ لوگ یا محمد اور یا ابا القاسم کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اکرام و تعظیم کے لیے اس سے منع کیا اور حکم دیا کہ یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ کہا جائے[1]۔

سابقہ اُمتیں اپنے انبیاء کو جس طرح پکارتی تھیں اس کا ذکر قرآن حکیم میں اس طرح ہے۔ صرف چند آیات پیش کی جا رہی ہیں :———

قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا[2]

ترجمہ :- انہوں نے کہا اے نوح! تم ہم سے بہت بحث کر چکے۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ[3]

ترجمہ :- وہ بولے اے لُوط! اگر تم باز نہیں آئے۔

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ[4]

ترجمہ :- وہ بولے اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دُعا کرو۔

⑳ بلند آواز سے گفتگو کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز کو بلند کرنے اور جس طرح آپس میں بلند آواز سے گفتگو کی جاتی ہے اس انداز سے گفتگو کی ممانعت فرمائی ہے تاکہ اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :———

[1] ابن کثیر : ۳ : ۳۰۶ [2] ہود : ۳۲ [3] الشعراء : ۱۶۷ [4] الاعراف : ۱۳۴۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ [1]

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اور نہ ان سے اس طرح زور سے بات کرو جیسے آپس میں کرتے ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں احساس بھی نہ ہو۔

نیز فرمایا:۔ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ [2]

ترجمہ:۔ جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آواز دیتے ہیں وہ اکثر بے عقل ہیں اگر وہ صبر کرتے اور آپ خود باہر ان کے پاس آ جاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اور اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

تفسیر سورۂ حجرات: کتاب التفسیر صحیح بخاری میں اس آیت کے شانِ نزول کا مطالعہ کریں۔ اس آیت کے بعد پوری بات سمجھے بغیر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں کہتے تھے۔

(۲۵) سمع وطاعت

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جب لوگ آپ سے تخلیہ میں سرگوشی کریں جس کا سلسلہ بڑھ گیا تھا۔ تو کچھ صدقہ پیش کریں۔ منافقین اپنی اہمیت جتانے کے لیے بلا ضرورت آپ سے تخلیہ میں باتیں کرتے۔ اس لیے حکم ہوا کہ جسے ایسا کرنا ہو وہ پہلے

[1] الحجرات: ۲ [2] الحجرات: ۴ تا ۵

صدقہ کر لیا کرے۔ چنانچہ منافقین اپنی ایسی حرکتوں سے باز آگئے اور اس حکم کا یہی مقصد بھی تھا لیکن غریب مسلمان صدقہ ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے اس سعادت سے محروم ہونے لگے تو پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اور اطاعت کا حکم دیا گیا ——۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:——

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [1]

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم اس سے ڈرے کہ اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دو۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو اور اللہ نے تم پر اپنی رحمت فرمائی تو نماز پڑھو، روزہ رکھو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔

(۲۶) نورِ ہدایت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نورِ ہدایت بنایا ہے جس سے ہر وہ شخص راہ پاتا ہے جس کے لیے سعادت

[1] المجادلہ: ۱۲-۱۳

دارین خدا کی طرف سے مقدّر ہو چکی ہو اور محرومی و شقاوت جس کے لیے لکھ دی گئی ہو وہ اس سے روشنی نہیں حاصل کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔[1]

ترجمہ:۔ اللہ کی طرف سے ایک نور آ گیا اور کتاب مبین۔ جس کے ذریعہ اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے سلامتی کی راہوں کی جو اس کی رضا کے طالب ہوں۔ اور انہیں اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

اور فرمایا:۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا[2]

ترجمہ:۔ اے نبی! ہم نے تمہیں شاہد اور بشارت دینے والا اور سنانے والا اور اپنے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور چمکتا آفتاب بنا کر بھیجا۔ اور اہلِ ایمان کو بشارت دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے اس روز مدینہ کی ہر شئے روشن و منور ہو گئی۔ پھر جس روز آپ کا انتقال ہوا اس روز مدینہ کی

---

[1] المائدہ: ۱۵-۱۶ [2] الاحزاب: ۴۵-۴۷

ہر چیز تاریک ہوگئی۔ اور آپ کے دفن سے جب ہم فارغ ہوئے تو ہمیں اپنے دل کی خبر نہ تھی۔ رواہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم وصححوہ وابن ماجہ[1]

(۲۷) آسمان پر بعض احکام کی فضیلت

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر کتب و صحائف کا نزول آسمان سے ہوا۔ اور انہیں جو بھی حکم ملا وہ زمین ہی پر ملا۔ کسی نبی کے بارے میں ہمیں علم نہیں کہ اسے آسمان پر لے جایا گیا ہو اور پھر وہ زمین پر آیا ہو۔ صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہیں آسمان کی سیر کرائی گئی اور زمین کے علاوہ آسمان پر بھی بعض احکام فرض ہوئے۔

نص قرآن کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور ان کے بارے میں متواتر احادیث منقول ہیں کہ وہ پھر زمین پر آئیں گے، مگر کوئی نئی کتاب اور نئی شریعت اپنے ساتھ نہیں لائیں گے بلکہ وہ اسلام کے احکام و مسائل نافذ کریں گے اور اسلام کے علاوہ کوئی اور دین ان کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوگا۔ ان کے ہاتھوں اللہ تبارک وتعالیٰ دوسرے سارے ادیان کو محو کرا دے گا۔ یہ ساری باتیں صریح نصوص صحیحہ سے ثابت ہیں۔

معراج کی شب آسمان پر نماز فرض ہوئی۔ پہلے پچاس نمازیں فرض

[1] مسند احمد: ۳: ۲۲۱-۲۶۸۔ وسنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۱۸) والمستدرک مختصراً ۳: ۵۷۔ وصححہ علی شرط مسلم واقرہ الذہبی۔ و موارد الظمآن رقم (۲۱۶۲) وسنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز: (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

کی گئی تھیں پھر اس اُمّت پر رحم فرماتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تخفیف کر کے صرف نماز پنجگانہ کا حکم دیا اس کی تفصیلات کئی ایک احادیث میں وارد ہیں۔

معراج ہی کی شب خواتیم سورۂ بقرہ بھی آپ کو عطا کی گئیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے .... پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں، نماز پنجگانہ اور خواتیم سورۂ بقرہ دی گئیں۔ اور اس اُمّت کا جو شخص اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے اس کے کبائر کو بخشدیا گیا۔ رواہ مسلم [1]

معراج ہی کی شب یہ نعمت بھی بخشی گئی کہ نیکیوں کا اجر و ثواب کئی گنا بڑھا دیا گیا...... نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک ہے۔ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی گئی اور اگر اس پر عمل کر لیا تو دس سے سات سو گنا تک نیکی لکھ دی گئی۔ جو شخص کسی بدی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی گئی اور اگر اس پر عمل کر لیا تو ایک بدی لکھ دی گئی۔ کما فی حدیث ابن عباس المتفق علیہ۔ وحدیث ابی ھریرۃ وانس عند مسلم وغیرھم [2]

بغیر کسی واسطہ کے آپ نے اپنے ربّ عزّ و جل سے کلام کیا جبریل علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں دیکھا۔ اپنے رب عزّ و جل کا دیدار کیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۲۰۳)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ذکر سدرۃ المنتہیٰ۔ رقم (۲۷۹)

[2] صحیح البخاری: کتاب الرقاق۔ باب من ہم بحسنۃ او بسیئۃ، وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب اذا ہم العبد بحسنۃ کتبت لہ و اذا ہم العبد بسیئۃ لم تکتب، و باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السمٰوٰت۔ بارقام "۲۰۳، ۲۰۷، ۲۵۹" ٭

ساتوں آسمان سے گذرے جنت میں داخل ہوئے اور سِدْرَۃُ المنتہیٰ بھی دیکھا۔

(۲۸) جواب و دفاع

جب لوگوں نے آپ کو ساحر و مجنون وغیرہ کہنا شروع کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی طرف سے جواب دیا اور آپ کا دفاع کیا۔ یہ شرف انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہیں ہوا کیونکہ وہ اپنا دفاع خود کیا کرتے تھے اور دشمنوں کی باتوں کا جواب خود ہی دیتے تھے۔ بارگاہِ خداوندی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور اس کی آپ سے بے انتہا محبت کی یہ واضح اور قطعی دلیل ہے کہ دشمنان و گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب دفاع کا کام اس نے خود ہی اپنے ذمہ لے لیا۔

نوح علیہ السلام کے بارے میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:۔ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1]

ترجمہ:۔ اس کی قوم کے ایک گروہ نے کہا کہ ہم ہمیں صریح غلطی میں دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی غلطی نہیں اور لیکن میں دونوں جہان کے رب کا رسول ہوں۔

ہود علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:۔۔۔۔۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ

[1] الاعراف: ۶۰ — ۶۱

سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1]

ترجمہ :۔ اس قوم کے کچھ کافروں نے کہا۔ ہم تمہیں کم عقلی میں دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! میرے اندر کم عقلی نہیں۔ لیکن میں دونوں جہان کے ربّ کا رسُول ہوں۔

اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا : ——

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ۔ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ [2]

ترجمہ :۔ اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔ اور انہوں نے اسے (جبریل) آسمان کے روشن کنارہ پر دیکھا اور وہ غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ یہ شیطان مردود کا پڑھا ہوا کلام نہیں۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ قرآن تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہے۔

اور فرمایا :۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ۔ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ [3]

ترجمہ :۔ قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے، بے شک یہ ایک معزز رسول سے کیا ہوا کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کا

---

[1] الاعراف : ۶۶-۶۷ [2] التکویر : ۲۲-۲۷ [3] الحاقہ : ۳۸-۴۳

کلام ہے۔ تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔ یہ تو دونوں جہان کے ربّ کا نازل کردہ کلام ہے۔

اور فرمایا:۔ فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ۔ [1]

ترجمہ:۔ تو تم سمجھاتے رہو۔ کیونکہ اللہ کے فضل سے نہ تو تم کاہن ہو اور نہ مجنون!

اور فرمایا:۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ۔ [2]

ترجمہ:۔ ہم نے اس کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔ وہ نہیں مگر ایک نصیحت اور روشن قرآن۔

(۲۹) درود وسلام کا اِستمرار و دوام

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے ملائکہ آپ پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں اور اہلِ ایمان کو بھی یہی حکم دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ [3]

ترجمہ:۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔

آپ پر ایک بار درود بھیجنے کا اہلِ ایمان کو یہ ثواب ملتا ہے کہ اس پر

[1] الطور: ۲۹ [2] یٰسٓ: ۶۹ [3] الاحزاب: ۵۶

اللہ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی حدیث میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھ پر جو شخص ایک درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (رواہ مسلم)[1]

بندے پر اللہ کا درود یہ ہے کہ اسے تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ[2]

ترجمہ:۔ وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے اُجالے کی طرف نکالے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اہلِ ایمان کا درود تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے جانے کا سبب بنتا ہے۔

(۳۰) اِسراء و معراج

اسراء و معراج کی جو فضیلت آپ کو ملی وہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو نہیں ملی۔ آپ کو اس موقعہ پر ان فضیلتوں سے نوازا گیا۔

بیت المقدس میں انبیاء کرام کی امامت، رب کائنات کی عظیم نعمتوں کی زیارت، اس سے ہم کلامی و دیدار، سدرۃ المنتہیٰ کا دیدار، دخولِ جنت، رویتِ جہنم، ساتوں آسمان سے آگے کی سیر، مراتب انبیاء پر سبقت ....

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ: باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۷۰) [2] الاحزاب: ۴۳

سماعِ صریرِ خامۂ قدرت، حصولِ نماز پنجگانہ و خواتیمِ سورۂ بقرہ، نیکیوں کے اجر و ثواب میں اضافہ، جبریل علیہ السّلام کی حقیقی صورت میں آپ کا دیدار، آپ کی نبوّت و رسالت کا انبیاء کی طرف سے اعتراف، اور وہ وحیٔ معراج جسے نہ کوئی فرشتہ جانتا ہے نہ نبی اور نہ رسول، اور آپ کے دل نے جھوٹ نہیں کہا نہ ہی آپ کی نگاہ خیرہ ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

اُسراء قرآن حکیم سے ثابت ہے اسی طرح معراج حدیثِ متواتر سے ثابت ہے اور اسی طرح قرآن کا اشارہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ——

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ [1]

ترجمہ: اس کی پاکی ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا جس کے گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہی دیکھتا سنتا ہے۔

اور فرمایا: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی، وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی۔ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ

---

[1] الاسراء: ۱

مَا یَغْشٰی ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۔ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی [1]

ترجمہ : ۔ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے وہ نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ سخت طاقت والے نے انہیں سکھایا۔ قوّت والے نے، پھر ارادہ کیا۔ اور وہ آسمان کے سب سے اونچے کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر نیچے اُتر آیا۔ تو وہ دو ہاتھ کے فاصلے پر اس سے بھی کم فاصلے پر ہوا۔ پھر اپنے بندے کو جو وحی کرنی تھی وہ کی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ تو کیا تم اس کے دیکھے ہوئے جلوے پر جھگڑتے ہو۔ اور اسے اس نے دوبارہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ اس کے پاس جنّت الماوٰی ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ نگاہ نہ پھری اور نہ حد سے بڑھی اس نے اپنے ربّ کی بڑی نشانیاں دیکھیں ۔

(۳۱) معجزات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معجزے دیئے گئے اس جیسے یا اس سے بڑے معجزے کسی دوسرے نبی کو نہیں دیئے گئے ۔

عمر بن سواد نے کہا کہ شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وہ چیز نہیں دی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے عطا فرمائی۔

میں نے کہا ــــــ عیسیٰ علیہ السّلام کو مُردے زندہ کرنے کا معجزہ دیا گیا۔

انہوں نے کہا ــــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کھجور کے تنہ کی گریہ وزاری کا معجزہ دیا گیا جو خطبہ کے وقت آپ کے پہلو میں رہتا تھا۔

---

[1] النجم : ۳-۱۸ ؁

پھر جب آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا گریہ وزاری کرنے لگا اور اس کی آواز بھی سُنی گئی۔ یہ اس سے بڑا معجزہ ہے۔[۱]

انبیاء سابقین کے معجزات وقتی و حِسی ہوا کرتے تھے۔ دیکھنے والے ہی ان کا ادراک کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ختم ہو جاتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس طرح کے بہت سے خوارق ومعجزات دیئے گئے مثلاً چاند کے ٹکڑے ہونا، سورج کا رُک جانا۔ انگلیوں سے پانی اُبل پڑنا، کھانے میں حیرت انگیز اضافہ، پانی پھُوٹ پڑنا، درخت کا کلام کرنا۔ کھجور کے تنے کی گریہ وزاری، جمادات وحیوانات کا سلام کرنا، مریضوں کو شفاء بخشنا، قبولیتِ دُعا، تھوڑے پانی سے لشکر کو سیراب کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے بعض معجزات قطعی طور پر ثابت ہیں۔ آگے چل کر انشقاقِ قمر کا انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے۔

معجزاتِ انبیاء کی طرح یہ معجزات بھی وقتی تھے۔ ان بہت سے معجزات میں آپ کی انفرادیت بھی تھی۔ لیکن انہیں دیکھنے والوں نے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے اثرات زائل ہو گئے۔ مومن صادق ہی انہیں مانتے ہیں تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔

آپ کا وہ معجزہ جس کی وجہ سے آپ سارے انبیاء سابقین سے ممتاز ہیں اور جو اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ انسان اس دُنیا میں موجود ہے۔ وہ ہے قرآن حکیم! جس کا سرچشمہ کبھی خشک ہو گا نہ اس کے عجائب ختم ہوں گے، نہ اس کے فیضان کا سلسلہ بند ہو گا۔

[۱] آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم: ص ۸۳

تغیر و تبدل اور تحریف سے وہ محفوظ ہے کیونکہ اس کے تحفظ کا ضامن خود خالقِ کائنات ہے۔ کتابوں اور دلوں میں اس کا نقش باقی رہے گا، اس میں دوا بھی ہے شفاء بھی۔ مواعظ بھی ہیں احکام بھی۔ اس میں اگلوں کی خبریں ہیں اور پچھلوں کے احوال۔ وہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے، جو اس پر ایمان لائے اس کی اتباع کرے وہ ہدایت یافتہ ہے۔ اور جو اسے چھوڑے اور اس سے غافل ہو وہ گمراہ و ہلاک اور خائب و خاسر ہے۔

(۳۲) مغفرتِ ذنوب

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی حیات مبارکہ ہی میں آپ کے سبب سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا. وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا۔ [1]

ترجمہ :۔ ہم نے تمہیں روشن فتح دی تاکہ تمہارے سبب سے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ کی ہدایت دے، اور اللہ تمہاری زبردست مدد کرے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی شفاعت سے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ..... پھر وہ آکر

---

[1] الفتح : ۱-۳ ؛

کہیں گے۔ اے محمد! آپ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے سبب اگلی پچھلی خطائیں بخش دی گئی ہیں۔ ہمارے لیے ہمارے رب سے شفاعت فرما دیجئے۔ متفق علیہ [۱]

انس رضی اللہ عنہ سے مروی شفاعت ہی سے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... لیکن محمد کے پاس پہنچو، ایسے بندے جن کے سبب اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے گئے۔ متفق علیہ [۲]

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ترجمانی کرتے وقت عیسیٰ علیہ السلام اہلِ محشر کو یہ مشورہ دیں گے جو اس دوسری حدیث میں مذکور ہوا۔

(۳۳) تاخیرِ دُعا مقبول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عطا کردہ اپنی دُعا مستجاب کو قیامت کے لیے مؤخر کر رکھا ہے۔ دوسرے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دُعاؤں کے سلسلے میں عجلت پسندی کی۔ کسی نے اس دُنیا ہی میں کسی کام کے لیے وہ دُعا کر لی اور کسی نے اپنی قوم کے خلاف دُعا کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مستجاب ہے اور ہر ایک نے اپنی اس دُعا کو جلدی کی۔ میں نے اپنی دُعا کو قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے۔ متفق علیہ و اللفظ لمسلم۔ [۳]

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب الانبیاء: باب قول اللہ عزوجل "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ" وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ادنی (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا جسے اس نے اپنی اُمت کے لیے کر لیا۔ اور میں نے اپنی دُعا کو قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے۔ متفق علیہ واللفظ للمسلم [۱]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا ہے جسے اس نے اپنی اُمت کے لیے کر لیا ہے اور میں نے قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے چھپا رکھا ہے۔ رواہ مسلم [۲]

(۳۴) جامعیتِ کلام

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا فرمایا جن کے مختصر الفاظ میں ایک جہانِ معنیٰ پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور بہت سے معاملات و نکات ان کے اندر جمع ہوتے ہیں ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چھ چیزوں کے ذریعے مجھے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا۔ رُعب و دبدبہ کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ساری رُوئے زمین میرے لیے پاکیزہ اور سجدہ گاہ بنادی گئی ساری مخلوق کا مجھے رسُول بنایا گیا۔ انبیاءؑ کا سلسلہ میرے ذریعے ختم کر دیا گیا۔ رواہ مسلم [۳]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اہل الجنۃ منزلۃ : (۳۲۷)

[۱] صحیح البخاری ،کتاب التوحید ، باب کلام الرب سبحٰنہ یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرھم ؛ وصحیح مسلم ،کتاب الایمان ؛ باب ادنیٰ اہل الجنۃ منزلۃ رقم (۳۲۲)

[۲] صحیح البخاری ،کتاب الدعوات ؛ باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ ، وصحیح مسلم ،کتاب الایمان ؛ باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ رقم (۳۳۴ ـــ ۳۴۰)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] فی الصحیحین فی الکتابین والبابین السابقین۔

[۲] فی الکتاب والبابین السابقین۔

[۳] صحیح مسلم ،کتاب المساجد ؛ رقم (۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا متفق علیہ[1]

بخاری میں مذکورہ حدیث کے بعد بتلایا گیا کہ جوامع کلم سے مراد یہ ہے کہ کتب سابقہ میں لکھی ہوئی بہت سی باتیں آپ کے لیے ایک یا دو یا اسی طرح کے مختصر کلمات میں جمع فرمادی گئیں۔

(۲۵) زمین کے خزانوں کی کنجیاں

اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں اور یہ اختیار دیا کہ رہتی دُنیا تک آپ دنیاوی زندگی گذاریں کہ جنت میں جائیں لیکن آپ نے اپنے رب سے وصال ولقاء اور پھر جنت کا انتخاب کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔ رُعب و دبدبہ دے کر میری مدد کی گئی۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ بخاری میں ہے کہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں متفق علیہ[2]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے اور اہلِ اُحد پر آپ نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ پھر واپس تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو قائد ہوں۔ تمہارا

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الجہاد۔ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالرعب مسیرۃ شہر۔ وفی کتابی الاعتصام والتعبیر۔ وصحیح مسلم: کتاب المساجد۔ رقم (۶)
( ) صحیح البخاری: کتاب الجہاد۔ ایضاً۔

[2] صحیح البخاری: کتاب الجہاد۔ ایضاً ؂

گواہ ہوں۔ خدا کی قسم! میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم۔[1]

(۳۶) جن کا قبول اسلام

آپ کے ساتھ رہنے والے جن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنا دیا جو ہمیشہ آپ کو خیر ہی کی بات بتاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک جن ساتھی لگا دیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ایسا ہے؟ فرمایا، میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا اس لیے میرے ساتھ بھلائی ہی کی بات کرتا ہے۔ رواہ مسلم[2]

ایک بار رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے چلے آئے تھے جس پر وہ کچھ روٹھ گئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آگیا ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ اور ہر انسان کے ساتھ ہے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا، یارسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! لیکن میرے رب نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ رواہ مسلم[3]

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشہید و رواہ فی غیرہما ایضاً۔ وصحیح مسلم: الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ۔ رقم (۳۰) [2] صحیح مسلم: کتاب صفات المنافقین باب تحریش الشیطان وبعث سرایاہ لفتنۃ الناس رقم (۶۹) [3] صحیح مسلم: ایضاً ...... رقم (۷۰)

۳۷ رُعب ودبدبہ

ایک ماہ کی مسافت سے دشمن پر آپ کا رُعب ودبدبہ طاری ہو جایا کرتا تھا۔ یہ اللہ کی ایسی مدد تھی جو کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (نبی کو) کو نہیں دی گئیں .... اور ایک ماہ کی مسافت سے رعب ودبدبے کر میری مدد کی گئی۔ متفق علیہ [۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی ...... اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔ متفق علیہ [۲]

۳۸ اللہ اور اس کے ملائکہ کی گواہی

اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نے گواہی دی کہ آپ پر کتاب برحق اُتاری گئی، آپ سارے انسانوں کے رسول ہیں۔ اور آپ کا دین سارے اَدیان پر غالب ہوگا کیونکہ آپ دین حق کے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ــــ

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب التیمم، الباب الاوّل؛ وصحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم (۳)

[۲] صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالرعب مسیرۃ شہر وصحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم (۵)

وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْھَدُوْنَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا [1]

ترجمہ: لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کے ذریعہ جو تمہاری طرف نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا۔ اور ملائکہ گواہی دیتے ہیں اور کافی ہے اللہ گواہ۔

اور فرمایا: وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا [2]

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں سارے انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔

اور فرمایا: ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا [3]

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سارے دینوں پر غالب کرے۔ اور اللہ کافی ہے گواہ۔

(۳۹) امامتِ انبیاء کرام

معراج کی شب بیت المقدس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ اور امامت وہی شخص کرتا ہے جو زیادہ صاحبِ علم و فضل ہو ——— ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء میں دیکھا۔ پھر نماز کا وقت آگیا تو میں نے ان کی امامت کی.... رواہ مسلم [4]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا جہاں میرے

---

[1] النساء: ۱۶۶ [2] النساء: ۷۹ [3] الفتح: ۲۸ [4] صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ذکر المسیح ابن مریم علیہ السلام والمسیح الدجال، رقم (۲۷۸)

لیے سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اکٹھا کیا گیا۔ پھر جبریل نے مجھے آگے بڑھایا تو میں نے ان کی امامت کی۔ رواہ النسائی۔[1]

(۴۰) افضلیتِ عہدِ رسول

جس عہد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اسے خیر القرون یعنی سب سے بہتر زمانہ بنایا۔ عام انسانوں کے لیے بھی اور آپ کی اُمت کے لیے بھی بعثتِ نبوی کا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بنی آدم کے سب سے بہتر اور اچھے زمانہ میں میری بعثت ہوئی۔ رواہ البخاری[2]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں کا سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان کا جو ان سے قریب ہیں۔ متفق علیہ[3]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون لوگ سب سے بہتر ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ اس زمانہ کے جس میں میں ہوں۔ پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ رواہ مسلم[4]

---

[1] سنن النسائی: کتاب فرض الصلوٰۃ: باب فرض الصلوٰۃ۔

[2] صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[3] صحیح البخاری: کتاب الشہادات: باب لا یشہد علی شہادۃ جور إذا أشہد، وفی کتاب فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقاق۔ وصحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ: باب فضل الصحابۃ ثم الذین یلونہم۔ رقم (۲۱۰) [4] صحیح مسلم: ایضاً۔ رقم (۲۱۶)

(۴۱) جنّت کی کیاری

مسجد نبوی کے کچھ حصّے کو اللہ تعالیٰ نے جنّت کی کیاری بنایا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جو آپ کے گھر اور آپ کے منبر جس پر آپ خطبہ دیا کرتے تھے اس کے درمیان واقع ہے۔ آپ کا منبر مبارک بھی آپ کے حوض کے اوپر ہے۔ اس فصل کی دوسری بحث کے نمبر ۳۰ میں ان شاء اللہ اس کی تفصیل آئے گی۔

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کی ایک کیاری ہے۔ متفق علیہ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کی ایک کیاری ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ متفق علیہ[2]

علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کی ایک کیاری ہے۔ رواہ الترمذی وحسنہ[3]

(۴۲) چاند کے دو ٹکڑے

قریش نے آپ سے مطالبہ کیا کہ ہمیں کوئی ایسی نشانی دکھائیے جو دلیلِ نبوّت و رسالت ہو۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں پہ معجزہ ظاہر ہوا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ گواہ رہنا۔

---

[1] صحیح البخاری: کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ: باب فضل ما بین القبر والمنبر، وصحیح مسلم: کتاب الحج: باب ما بین القبر والمنبر روضۃ من ریاض الجنۃ، رقم (۵۰۰)

[2] صحیح البخاری: فی فضائل المدینہ، ایضاً صحیح مسلم: ایضاً۔ رقم (۵۰۱)

[3] سنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل المدینہ: رقم (۳۹۱۵)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :ــــــ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ [۱]

ترجمہ :۔ قیامت قریب آئی اور چاند شق ہوگیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے جو ختم ہوجائے گا۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور ہر معاملے کو قرار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اہل مکّہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں۔ تو آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے (کرکے) دکھائے۔ متفق علیہ واللفظ للبخاری [۲]

بخاری کی روایت [۳] میں یہ اضافہ ہے۔ تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے دیکھا کہ حراء [۴] ان دونوں کے درمیان ہے۔

---

[۱] القمر : ۱ - ۳ -

[۲] صحیح البخاری ،کتاب المناقب ، باب سؤال المشرکین أن یریھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فاراہم انشقاق القمر۔ وصحیح مسلم ،کتاب صفات المنافقین ، باب انشقاق القمر، رقم (٦٢٨)

[۳] صحیح البخاری :کتاب مناقب الانصار ۔ باب انشقاق القمر۔

[۴] حراء۔ مکہ مکرمہ کا ایک پہاڑ ہے جس کے غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم بعثت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔ مکّہ سے منیٰ جاتے ہوئے دائیں جانب واقع ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک اس کے سامنے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ گواہ رہنا۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے ٹکڑے ہوئے۔ متفق علیہ [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے ٹکڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ گواہ رہنا۔ رواہ مسلم والترمذی وصححہ، واللفظ لہ [3]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک اس پہاڑ پر اور ایک اُس پہاڑ پر۔ تو لوگوں نے کہا کہ محمد نے ہم پر جادو کیا اور بعض نے کہا کہ اگر انہوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے تو سارے انسانوں پر کیسے کر سکتے ہیں؟ رواہ الترمذی واحمد وابن حبان [4]

---

[1] [2] صحیح البخاری: کتاب التفسیر: سورۃ القمر: باب "وانشق القمر"، وفی کتاب مناقب الانصار: باب انشقاق القمر، وصحیح مسلم: کتاب التفسیر، رقم (۴۴)

[3] صحیح مسلم: فی الکتاب والباب السابقین رقم (۲۸۰) وسنن الترمذی: کتاب الفتن، باب: ما جاء فی انشقاق القمر رقم (۲۱۸۲) وکتاب التفسیر: سورۃ القمر: رقم (۳۲۸۸)

[4] مسند احمد: (۴: ۸۲) وسنن الترمذی کتاب التفسیر: سورۃ القمر رقم (۳۲۸۹) و موارد الظمآن رقم (۲۱۰۸) ص: ۵۹۱

رزین کی بیان کردہ روایت میں اتنا اضافہ ہے. لوگ قافلوں سے مل کر انہیں خبر دیتے تھے کہ ایسا انہوں نے خود دیکھا ہے جس کی وہ تکذیب کرتے تھے [۱]

اسی طرح ابو داؤد وطیالسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے [۲]

(۴۳) پیٹھ پیچھے کی خبر

نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اپنے آگے کی چیزیں دیکھتے تھے اسی طرح پیٹھ پیچھے کی چیزیں بھی دیکھا کرتے تھے.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. خدا کی قسم! تمہارا خشوع و رکوع مجھ پر پوشیدہ نہیں رہتا ہے. میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں. متفق علیہ واللفظ لمسلم [۳]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے کہا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہماری امامت فرمائی. اس کے بعد پیچھے مڑ کر فرمایا. اے فلاں! تم اچھی طرح نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا نماز پڑھتے وقت نمازی کو اس پر نظر نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ اس کی نماز صرف اپنے لیے ہوتی ہے خدا کی قسم جس طرح میں اپنے

---

[۱] جامع الاصول: ۱۱: ۳۰۸، رقم (۹۲۷)

[۲] منحۃ المعبود: (۲: ۱۲۲) رقم (۲۳۴۷)

[۳] صحیح بخاری: کتاب الصلوۃ: باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلوۃ وذکر القبلۃ وصحیح مسلم: کتاب الصلوۃ: باب الامر بتحسین الصلوۃ واتمامہا والخشوع فیہا. رقم (۱۰۹)

سامنے دیکھتا ہوں اسی طرح اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں اپنے پیچھے اسی طرح دیکھ رہا ہوں جیسے تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ متفق علیہ واللفظ للبخاری۔[2]

اس حدیث میں نسائی کی روایت یہ ہے .... قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمہیں اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے دیکھتا ہوں۔[3]

امام نووی اپنی شرح مسلم میں کہتے ہیں۔ علماء نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی گدی (سر کا پچھلا حصہ) میں ایسا ادراک پیدا کیا جس سے آپ اپنے پیچھے دیکھتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ آپ کی خارقِ عادت چیزیں ہیں۔ اور اس سے عقل مانع ہے اور نہ شریعت۔ بلکہ اس کا ظاہر شریعت کے مطابق ہے اس لیے اسے ماننا فرض ہے۔[4]

قاضی عیاض کہتے ہیں۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ وجمہور علماء کا قول ہے کہ یہ رویت آنکھ کی حقیقی رویت ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴۴) خواب میں زیارت رسول کی حقیقت

جو شخص خواب میں آپ کی زیارت

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ: باب الامر بتحسین الصلوٰۃ: رقم (۱۰۹)

۲۔ صحیح البخاری: فی الکتاب والباب السابقین۔ صحیح مسلم۔ ایضاً۔ رقم (۱۱۰)

۳۔ سنن النسائی: کتاب الامامۃ: باب کم مرۃ یقول: استووا۔

۴۔ شرح صحیح مسلم: (۴: ۱۴۹ - ۱۵۰) وانظر فتح الباری وشرح النسائی للسیوطی۔

کرے گا وہ حقیقتاً آپ ہی کی زیارت کرے گا کیونکہ شیطان آپ کی شبیہ نہیں اختیار کر سکتا۔ بلکہ جو شخص خواب میں آپ کی زیارت کرے گا وہ حالتِ بیداری میں بھی آپ کی زیارت کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شبیہ نہیں اپنا سکتا۔ متفق علیہ [۱]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقۃً مجھے دیکھا۔ متفق علیہ۔ [۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شبیہ نہیں اختیار کر سکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ رواہ البخاری [۳]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقۃً مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری جیسی صورت نہیں اپنا سکتا۔ رواہ البخاری [۴]

---

۱ صحیح البخاری: کتاب العلم: باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وصحیح مسلم: کتاب الرؤیا: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ من رآنی فی المنام فقد رآنی، رقم (۱۰)

۲ صحیح البخاری: کتاب التعبیر: باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، وصحیح مسلم: فی الکتاب والباب السابقین، رقم (۱۱)

۳، ۴ صحیح البخاری، کتاب التعبیر: الباب السابق۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے جس نے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری شبیہ نہیں اختیار کر سکتا۔ رواہ مسلم[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ مجھے جلد ہی بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری شبیہ نہیں اختیار کر سکتا۔ متفق علیہ، لفظ بخاری۔[2]

۴۵ انبیاء کرام اور اُن کی اُمتیں میدان [illegible] ست نزول

سارے انبیاء و مرسلین کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی اُمت کے ساتھ پیش ہوئے وہاں آپ کی اُمت بھی تھی جو تعداد میں ساری اُمتوں سے زیادہ تھی۔ دوسرے انبیاءِ کرام کا حال یہ تھا کہ کسی کے ساتھ چند نفر تھے اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں۔ کوئی نبی اپنی اُمت کے ساتھ گذر رہا تھا کسی نبی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ کسی کے ساتھ دس آدمی تھے۔ کسی نبی کے ساتھ پانچ آدمی تھے۔ کوئی تنہا ہی تھا۔ متفق علیہ، لفظ بخاری۔[3]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الرؤیا: باب [illegible]۔ رقم [illegible]

[2] صحیح البخاری: کتاب التعبیر: باب [illegible] رقم [illegible]

[3] صحیح البخاری: کتاب الرقاق: باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب [illegible] وفی کتاب الطب باب من لم یرق۔ وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب۔ رقم: ۳۷۴۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھ پر انبیاء پیش کئے گئے تو موسیٰ کے ساتھ ایسے لوگ تھے جیسے شنوءہ (ایک عرب) قبیلہ کے لوگ۔ رواہ مسلم [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہم نے بڑی دیر تک بات چیت کی۔ پھر اپنے گھروں پر واپس ہوئے۔ اس کے بعد جب صبح ہوئی تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں پہنچے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات میں اپنے ماننے والے اُمتوں کے ساتھ میرے سامنے انبیاء پیش ہوئے۔ نبی جب آنے لگے تو کسی کے ساتھ اس کی قوم کے تین آدمی تھے کسی نبی کے ساتھ جماعت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند افراد اور کسی نبی کے ساتھ اس کی قوم کا کوئی فرد نہیں تھا۔ رواہ حاکم فی المستدرک ووافقہ الذہبی [2]

(۴۶) مہرِ نبوت

آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ پر یہ مہرِ نبوت اس وقت لگی جب آپ بنی سعد میں دودھ پیا کرتے تھے۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے جس کے بعد آپ نے میرے سر پر

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفرض الصلوات:

۲۔ المستدرک ج ۲ ص ۵۷۷ وقال صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی

ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت کی۔ پھر وضو فرمایا جس کا پانی میں نے پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور آپ کے شانوں کے درمیان مہرِ نبوّت پر میری نظر پڑی جو پازیب کی گھنڈی کی طرح تھی۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا ...... پھر ان کے پیچھے مڑا تو ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوّت دیکھی ...... رواہ مسلم [2]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر ایک مہر دیکھی جو کبوتر کے انڈے کی طرح تھی۔ رواہ مسلم [3]

عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا۔ یا رسول اللہ! آپ کا ابتدائی معاملہ کیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ مجھے بنی سعد بن بکر کی ایک عورت نے دودھ پلایا۔

مذکورہ حدیث میں ذکرِ رضاعت و شقِ صدر ہے اور اسی میں یہ ہے: پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا۔ اسے سِل دو۔ تو اس نے سِلا اور مہرِ نبوّت لگائی۔ رواہ احمد والطبرانی وسندہ حسن [4]

---

[1] صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب ختمِ نبوّت، وکتاب الوضوء؛ وصحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوّۃ، وصفتہ، ومحلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۱۱۱)۔

[2] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب اثبات خاتم النبوّۃ، وصفتہ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

اس باب کی بہت ساری احادیث ہیں۔[1]

(۴۷) اطلاعِ امورِ غیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے ایسے امور کی خبر دی جن کی خبر آپ سے پہلے کسی نبی نے نہیں دی۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بہت سی پیش آنے والی چیزوں پر مطلع فرمایا۔ بلکہ جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے یہاں تک کہ اہلِ جنت کے دخولِ جنت اور اہلِ جہنم کے دخولِ جہنم کے حالات سے بھی اس نے آپ کو مطلع فرمایا۔ ساری چیزوں کا ان چند سطور میں حصر واستیعاب میرے لیے ممکن نہیں اس لیے چند احادیث پیش کر کے صرف اشارہ کر دینا چاہتا ہوں:۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں ڈرا رہا ہوں۔ ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ نوح نے اس سے اپنی قوم

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ومحلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۱۱۲)

۲ صحیح مسلم: کتاب الفضائل: الباب السابق۔ رقم (۱۱۰)

۳ مسند احمد: (۴ ؍۱۸ - ۱۸۵) وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد (۸ : ۲۲۲) رواہ احمد والطبرانی۔ ولم یسق المتن۔ واسناد احمد حسن۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) ۱ قال الترمذی رحمہ اللہ بعد ایرادہ بحدیث سائب بن یزید فی کتاب المناقب: باب فی خاتم النبوۃ: وفی الباب عن: سلمان، وقرۃ بن ایاس، وجابر بن سمرۃ، وابی رمثہ وبریدہ، وعبداللہ بن سرجس، وعمرو بن اخطب، وابی سعید رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

کو ڈرایا۔ لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ جان رکھو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔
متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر نبی نے اپنی اُمت کو جھوٹے کانے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو۔ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آغازِ آفرینش سے دخول جنت وجہنم تک کی ہمیں خبر دی۔ اہلِ جنت وجہنم کے منازل بتلائے۔ اسے جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔
رواہ البخاری [3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ کھڑے ہوئے۔ اور قیامت تک پیش آنے والی ہر چیز کا بیان کیا۔ جس نے اسے یاد رکھا اس نے یاد رکھا جو

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الجہاد: باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی، وصحیح مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد، رقم (٩٥)

[2] صحیح البخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال، وصحیح مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال وصفتہ، رقم (١٠١)

[3] صحیح البخاری: کتاب بدء الخلق: باب قولہ تعالیٰ "ھو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ"

بھول گیا وہ بھول گیا میرے یہ دوست حضرات اسے جانتے ہیں۔ کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں۔ جب دیکھوں گا تو مجھے یاد آجائے گا۔ جیسے خود سے دُور رہنے والے شخص کا چہرہ یاد رہتا ہے پھر جب اسے آدمی سامنے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [۱]

حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے۔ اس کے بعد ہمیں خطاب کیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ جس کے بعد آپ نے اتر کر نماز پڑھی اور پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ جس کے بعد آپ نے اُتر کر نماز پڑھی اور پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے ان سب کی آپ نے ہمیں خبر دی۔ ہم میں جو زیادہ صاحبِ علم ہے اس نے زیادہ یاد رکھا۔ رواہ مسلم [۲]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیامت تک کے ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ آپ سے میں نے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا مگر یہ بات نہ پوچھ سکا کہ اہلِ مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔ رواہ مسلم [۳]

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب القدر: باب ''وَكَانَ اَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا'' وصحیح مسلم: کتاب الفتن: باب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعۃ: رقم (۲۳) [۲] صحیح مسلم: کتاب الفتن: باب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعۃ: رقم (۲۵) (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

اس باب کی بہت ساری احادیث ہیں۔ ہم نے چند اشارات کر دیئے کیونکہ استیعاب یہاں ہمارا مقصود نہیں۔

صرف یہی وہ خصال وخصائص نہیں جن سے آپ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے منفرد وممتاز ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زائد بہت کچھ ہے۔ میں نے جتنا بیان کر دیا اتنا ہی یہ بتلانے کے لیے کافی ہے کہ ربّ کائنات عزّوجل کی بارگاہ میں آپ کی قدر ومنزلت کتنی عظیم وجلیل ہے۔

جس کو تفصیلات کی ضرورت ہو اُسے کتبِ خصائص کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ من وراء القصد۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ؎ صحیح مسلم، کتاب الفتن، الباب السابق، رقم ۴۲

دوسری بحث
اُخروی امتیاز و اختصاص

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آخرت میں آپ کو جو اعزاز و اکرام بخشا ہے، اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کے درمیان جو امتیاز و اختصاص عطا فرمایا ہے، ان خصائص کی تعداد بھی بحمدہٖ تعالیٰ کافی ہے۔ لیکن یہاں آپ کے چند خصائص بطور اشارہ پیش کیے جا رہے ہیں۔

(۴۸) انبیاءِ کرام اور اپنی اُمت کی گواہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء سابقین اور اپنی اُمت کے گواہ ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ــــــ

يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا. وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا [1]

ترجمہ:۔ اے نبی! ہم نے تمہیں شاہد اور خوشخبری دیتا اور ڈر سُناتا اور اس کی توفیق سے اللہ کی دعوت دیتا اور چمکتا آفتاب بنا کر بھیجا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ــــــ

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا [2]

---

[1] الاحزاب: ۴۵-۴۶ [2] النساء: ۴۱

ترجمہ :۔ تو کیسی ہو گی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور ان سب پر تمہیں ہم گواہ بنائیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ [1]

ترجمہ :۔ اور جس روز ہم ہر ہر اُمت میں انہیں میں سے ان کے خلاف ایک ایک گواہ اٹھائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنائیں گے اور ہم نے تم پر کتاب کو ہر چیز کے بیان کے لیے نازل کیا۔

اُمت پر گواہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :——

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا [2]

ترجمہ :۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں اُمت وسط بنایا تاکہ لوگوں پر تم گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

نیز فرمایا :۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ [3]

ترجمہ :۔ اُسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم اور لوگوں کے گواہ رہو۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے۔ شہداءِ اُحد کے لیے دُعائے رحمت و مغفرت کی۔ پھر منبر پر واپس تشریف

[1] النحل : ۸۹ [2] البقرہ : ۱۴۳ [3] الحج : ۷۸ ۞

لاکرفرمایا: میں آگے پہنچا ہوا تمہارا قائد ہوں اور تمہارا گواہ ہوں۔ اور خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں، یا زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [۱]

آپ کی اُمت انبیاء سابقین کے لیے ان کی اُمتوں کے خلاف گواہی دے گی۔ اسی طرح آپ اِس اُمت کے گواہ ہوں گے۔ دوسری فصل کی دوسری بحث نمبر ۸۵ میں انشاء اللہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔

(۴۹) شفاعتِ کُبریٰ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی شفاعتیں دی ہیں۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد تیرہ [۱۳] تک پہنچتی ہے۔ ان کے نزدیک بعض شفاعتوں میں انبیاء سابقین یا آپ کی اُمت بھی شامل ہے ـــــ۔

حساب سے پہلے یا حساب کے بعد کئی ایک شفاعتیں ایسی ہیں جو صرف آپ کے لیے خاص ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ . . . . اور مجھے شفاعت دی گئی۔ متفق علیہ [۲]

میں نے اپنی اصل کتاب میں ان شفاعتوں کو جمع کیا ہے جن میں آپ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے منفرد ہیں۔ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے یا گناہ صغیرہ وکبیرہ کرنے والے کی شفاعت۔ وہ شفاعت

[۱] سبق تخریجہ عند خمسۃ رقم ۲۵۔ [۲] صحیح البخاری: کتاب التیمم: الباب الاول وصحیح مسلم: کتاب المساجد: رقم (۳)

انبیاء کرام کے امام و خطیب اور ان کے مبشر و شفیع ہوں گے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب لوگ (قبروں سے) نکلیں گے تو میں ان میں سب سے پہلا نکلنے والا ہوں۔ جب جائیں گے (بارگاہِ رب میں) تو ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ مایوس ہوں گے تو انہیں بشارت دوں گا۔ اس روز لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اپنے رب کے پاس اولادِ آدم کا سب سے کریم و معزز شخص ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔ رواہ الترمذی وحسنہ[1]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو میں انبیاء کا امام و خطیب اور صاحبِ شفاعت ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔ رواہ احمد والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجہ[2]

(۵۲) تمام انبیاء کرام زیرِ لواءِ محمدی

جب قیامت قائم ہو گی تو سارے انسان بشمول انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام لواءِ محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے نیچے ہونگے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے روز انسانوں کا

---

[1] رقم (۳۶۱۵) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزھد: باب فی الشفاعۃ۔

[2] مسند احمد: (۵: ۱۳۷ - ۱۳۸) وسنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۱۳) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزھد: باب فی الشفاعۃ۔ والمستدرک (۱: ۱) وقال صحیح الاسناد۔ ولم یخرجاہ۔ واقرہ الذھبی۔

جو رد نہیں کی جائے گی۔ مخلوق کو قیامت کی ہولناکی سے نجات و راحت یا جنّت میں داخل کرنے کی شفاعت۔ ان سب سے متعلق صحیح احادیث صحیحین وغیرہما میں موجود ہیں۔

⑤⓪ سبقت بعث بعد الموت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ کے لیے زمین سب سے پہلے شق ہوگی اور اس سے سب سے پہلے آپ ہی نکلیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی۔ رواہ مسلم[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ اس روز آدم اور ان کے علاوہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میرے پرچم کے نیچے نہ ہو۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ رواہ احمد و ترمذی وصححہ و ابن ماجہ[2]

⑤① انبیاء کے امام و خطیب اور مبشر و شفیع

قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلائق رقم ۲۔

[2] مسند احمد: (۲:۳) وسنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے روز سب کے سب میرے پرچم کے نیچے راحت و آسانی کا انتظار کرتے ہوں گے اور میرے ساتھ لواء الحمد ہوگا میں چلوں گا اور میرے ساتھ سارے لوگ ہوں گے۔ جنّت کے دروازے تک پہنچ کر میں اسے کھولنے کے لیے کہوں گا تو کہا جائے گا یہ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد۔ تو کہا جائے گا مرحبا یا محمد! اور جب میں اپنے ربّ کو دیکھوں گا تو اسے دیکھتے ہوئے سجدہ میں گر پڑوں گا۔ رواہ الحاکم وصححہ علی شرط الشیخین۔[1]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔ اُس روز آدم اور ان کے علاوہ سارے لوگ میرے پرچم کے نیچے ہوں گے۔ رواہ الترمذی وصححہ۔ وابن ماجہ واحمد۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا تھی جسے اُس نے اِس دُنیا ہی میں پورا کروالیا اور میں نے اپنی دُعا کو اپنی اُمّت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم اور ان کے علاوہ سبھی میرے پرچم کے نیچے ہوں گے اور کوئی فخر نہیں۔ رواہ احمد واشار الیہ الترمذی۔[3]

---

[1] المستدرک: (۱: ۳۱) واقرہ الذھبی۔

[2] مسند احمد: (۳: ۲) وسنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۱۵) (بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے. مجھ سے پہلے کے کسی کو یہ چیزیں نہیں دی گئیں میرے سبب اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے گئے. اموالِ غنیمت میرے لیے حلال کئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھے. میری اُمت خیرِ امم بنائی گئی میرے لیے زمین سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنائی گئی. مجھے کوثر دیا گیا. رعب دبدبہ دیکر میری مدد کی گئی. اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے. تمہارا صاحب قیامت کے روز صاحبِ لواء حمد ہے جس کے نیچے آدم اور ان کے علاوہ سبھی ہوں گے. رواہ البزار واسنادہ جید[1]

(۵۳) پُل صراط

ساری مخلوق سے پہلے اپنی اُمت کے ساتھ آپ ہی پُل صراط عبور کریں گے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے! انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا. یارسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ..... اسی میں ہے ..... پُل صراط جہنم کے اوپر ہوگا میں اور میری اُمت سب سے پہلے اسے عبور کرنے والے ہوں گے. متفق علیہ واللفظ لمسلم[2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) [2] مسند احمد: (۱: ۲۸۱ - ۲۹۵) وانظر سنن الترمذی: کتاب المناقب، رقم (۳۶۱۵) عقب حدیث ابی سعید الخدری السابق. حیث قال: وقد روی بھذا الاسناد عن ابی نضرۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. اھ وکان قد صحح حدیث ابی سعید۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] مجمع الزوائد: (۸: ۲۶۹)

[2] صحیح البخاری: کتاب الاذان: باب فضل السجود، ورواہ فی کتاب الرقاق، والتوحید ایضاً. وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب معرفۃ طریق الرؤیۃ ؛

بخاری میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ میں وہ پہلا رسول ہوں جو اپنی اُمّت کے ساتھ اس کو عبور کر دوں گا۔

۵۴ فتحِ بابِ جنّت

بابِ جنّت پر آپ سب سے پہلے دستک دیں گے اور آپ کے لیے کھول دیا جائے گا۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز میرے متبعین سارے انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔ اور جنّت کا دروازہ، میں سب سے پہلے کھٹکھٹاؤں گا۔ رواہ مسلم ۔[۱]

آپ ہی سے ایک دوسری روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز جنّت کے دروازے پر آ کر اُسے کھولنے کے لیے کہوں گا۔ تو خازنِ جنّت پوچھے گا۔ تم کون ہو؟ میں کہوں گا محمدؐ! وہ کہے گا آپ ہی کے لیے مجھے حکم دیا گیا ہے۔ آپ سے پہلے میں کسی کے لیے نہیں کھولوں گا۔ رواہ مسلم ۔[۲]

۵۵ دخولِ جنّت

جس طرح آپ جنّت کے دروازہ پر سب سے پہلے دستک دیں گے اسی طرح جنّت کے اندر سب سے پہلے آپ ہی داخل ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے مروی یہ حدیث ابھی گذری کہ رسول اللہ

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔ انا اول الناس یشفع فی الجنۃ [۲] صحیح مسلم : ایضاً۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز جنّت کے دروازے پر آکر اسے کھولنے کے لیے کہوں گا۔ تو خازنِ جنّت پوچھے گا تم کون ہو؟ میں کہوں گا محمد! وہ کہے گا۔ آپ ہی کے لیے مجھے حکم دیا گیا ہے۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے میں نہیں کھولوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا پھر میں بابِ جنّت کا حلقہ پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا۔ تو وہ پوچھے گا یہ کون ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ محمد! تو وہ میرے لیے اسے کھول دیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے۔ رواہ الترمذی وصححہ [1]

جو سب سے پہلے پُل صراط عبور کرے گا اور جنّت کے دروازے پر دستک دے گا جس کے بعد اسے کھول دیا جائے گا۔ وہی اس میں سب سے پہلے داخل بھی ہو گا۔

۵۶ وسیلہ وفضیلت

وسیلہ! ایک ایسا اونچا مقام و مرتبہ ہے جسے ساری مخلوق میں صرف ایک شخص پائے گا۔ اور یہ بلند مقام ہستی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو اس مرتبہ سے سرفراز ہو گی۔ جب پر اوّلین و آخرین آپ کی تعریف و توصیف کریں گے اور اس فضیلت و نعمتِ عظمٰی پر سب کے سب رشک کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جب مؤذن کو

---

[1] سنن الترمذی، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاسراء، رقم (۳۱۴۸) ❖

اذان: سنتے ہوئے سنو تو وہ جس طرح کہتا ہے ویسے ہی تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اسے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ دس رحمتوں سے نوازے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو یہ جنت میں ایک مقام ہے جسے خدا کا کوئی ایک ہی بندہ پائے گا۔ مجھے اُمید ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں۔ جو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔ رواہ مسلم [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اذان سُن کر جو شخص یہ کہے ___ اللّٰهم ربّ هٰذه الدعوة التامة، والصلوٰة القائمة، اٰتِ محمدًا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقامًا محمودًا الذى وعدته ___ اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت جائز ہوگی۔ رواہ البخاری [2]

فضیلت ایک مرتبہ ہے۔ جس کی ساری مخلوق سے زائد ایک اضافی حیثیت ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی مقام خاص ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا۔

۵۷ مقامِ محمود

اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود سے نوازے گا۔ جس پر ساری مخلوق آپ کی مدح وستائش کرے گی۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سارے انسانوں میں یہ مقام صرف آپ کو حاصل ہوگا۔

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ: باب استجباب القول مثل مایقول المؤذن۔ رقم (۱۱)

[2] صحیح البخاری: کتاب الاذان: باب الدعاء عند النداء

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ——

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰىٓ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ [۱]

ترجمہ :۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے جلد ہی تمہارا رب تمہیں مقام حمد پر کھڑا کرے گا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو میں اور میری اُمت ٹیلے پر ہوں گے۔ جہاں میرا رب تبارک وتعالیٰ مجھے ایک سبز جوڑا پہنائے گا۔ پھر مجھے اجازت دی جائے گی تو جو اللہ چاہے گا وہ میں کہوں گا۔ یہی مقام محمود ہے۔ رواہ احمد والحاکم وابن حبان وصححاہ۔ [۲] و رواہ احمد بنحوہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ [۳]

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ابھی گذری جس میں اس دُعا کی ہدایت ہے۔ وابعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ۔ [۴]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ قیامت کے روز آفتاب اتنا قریب ہوگا کہ پسینہ کان کے نصف حصہ تک پہنچ جائے گا۔ اہلِ محشر اسی حال میں آدم سے مدد چاہیں گے پھر موسیٰ سے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے .... تو وہ شفاعت

---

[۱] الاسراء : ۷۹ [۲] مسند احمد : (۳ : ۴۵۶) والمستدرک : (۲ : ۳۶۳) وصححہ علی شرطہما۔ واقرہ الذہبی۔ وموارد الظمآن : ۶۳۹ : رقم (۹، ۲۵)

[۳] مسند احمد : رقم (۱ : ۳۹۸)۔

[۴] صحیح البخاری : کتاب الاذان : باب الدعاء عند النداء۔ ؎

کریں گے کہ مخلوق کا فیصلہ فرما دیا جائے۔ آپ چلیں گے اور بابِ جنت کا حلقہ پکڑ لیں گے۔ اس روز اللہ آپ کو مقامِ محمود تک پہنچائے گا۔ جہاں سارے اہلِ محشر آپ کی تعریف و توصیف کریں گے۔ اخرجہ البخاری۔[1]

(۵۸) کوثر

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ یہ نہر ہے جو آپ کے حوض میں گرے گی۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ جو اسے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس سے ایسا سیراب فرمائے گا کہ اس کے بعد ہمیں کبھی پیاس نہ محسوس ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:—

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۔[2]

ترجمہ:۔ ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے کشادہ موتی کے گنبدوں کے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس کی خوشبو مشکِ اذفر ہے۔ رواہ البخاری[3]

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الزکوۃ: باب من سأل الناس تکثرا۔ [2] الکوثر: ۱۔

[3] صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق: باب فی الحوض۔ وعزاہ المزی فی تحفۃ الاشراف (۱۔۷۔۳۳) لمسلم ایضاً۔ وصنیع الحافظ فی الفتح یدلُّ علیٰ ذالک۔ حیث لم یذکر انفراد البخاری بہ فی آخر کتابی التفسیر، والرقاق۔ لکنہ اشار فی النکت الظراف (۱:۷۔۳۳)، بجزئیتہ بتم ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا۔ یہ ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ اس کے دونوں کناروں پر کشادہ موتی ہیں۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح ہیں۔ رواہ البخاری[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا۔ اے گروہِ انصار! تم سے ملاقات کا مقام میرا حوض ہے۔ رواہ البزار و رجالہ رجال الصحیح[2]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا۔ میں حوض پر تم سے آگے پہنچا ہوا ہوں گا۔ جو وہاں آیا اور اس سے پیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ رواہ مسلم[3]

(۵۹) لواء الحمد

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث گذر چکی جس میں ہے ...... اور میرے ساتھ لواء الحمد ہوگا ...... رواہ الحاکم وصححہ۔[4]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) الی أن الحمیدی اورد فی أفراد البخاری ولم اجدہ فی صحیح مسلم، وانما ذکرہ المزی فی نسخۃ خلف۔ واللہ اعلم!

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] صحیح البخاری: کتاب التفسیر: تفسیر سورۃ "انا اعطینک الکوثر"۔ [2] مجمع الزوائد: (۱۰: ۳۶۱)

[3] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ رقم (۲۶)

[4] المستدرک (۱: ۳۰) واقرہ الذہبی

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث بھی گذری ...... میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کوئی فخر نہیں ...... رواہ احمد [1]

انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی گذری ...... اس روز لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا ...... رواہ الترمذی وحسنہ [2]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی گذری ...... میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کوئی فخر نہیں ...... رواہ احمد والترمذی وصححہ وابن ماجہ [3]

⑥⓪ کُرسی

قیامت کے روز عرش کے داہنی جانب ایک کرسی ہوگی جو کسی اور مخلوق کے لیے نہیں ہوگی اور آپ کے علاوہ اس پر کوئی نہیں بیٹھے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جنت کا ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کے داہنی جانب بیٹھوں گا۔ جہاں ساری مخلوق میں میرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں بیٹھے گا۔ رواہ الترمذی وحسنہ [4]

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی مخلوق میں اس کے نزدیک سب سے معزز شخص ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں گے۔ پھر فرمایا۔ جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالیٰ

---

[1] مسند احمد (۱: ۲۸۱ - ۲۹۵)

[2] سنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم (۳۶۱۰)

[3] مسند احمد: (۳: ۲) وسنن ترمذی: کتاب المناقب، رقم (۳۶۱۵)

[4] سنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ وسلم رقم (۳۶۱۱)

مخلوق کی ایک ایک اُمّت اور ایک ایک نبی کو بھیجے گا. احمد اور ان کی اُمت سب سے آخری میں ہو گی. فرمایا. وہ (احمد) کھڑے ہوں گے اور ان کی اُمّت کے نیک و بد سبھی ہوں گے. پھر جہنم پر پُل رکھا جائے گا جس پر وہ آئیں گے. اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھیں اندھی کر دے گا جس سے وہ اس میں دائیں بائیں گرتے جائیں گے. نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور صالحین اس سے محفوظ رہیں گے. پھر ملائکہ ان سے ملیں گے. اور ان کے منازلِ جنّت دکھائیں گے. پھر آپ اپنے ربّ کے پاس پہنچیں گے جہاں دائیں جانب آپ کے لیے ایک کرسی رکھی جائے گی. پھر ایک منادی ندا دے گا. کہاں ہیں عیسیٰ اور ان کی اُمّت ! رواہ الحاکم وصححہ الحاکم واقرہ الذھبی [۱]

۶۱ کثرتِ افرادِ اُمّت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلایا کہ قیامت کے روز آپ کے متبعین سارے انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوں گے. کچھ انبیاء کرام تو ایسے بھی ہوں گے جن کے دو چار ہی متبعین ہوں گے.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا......... مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے روز سارے انبیاء سے زیادہ میرے متبعین ہوں گے. متفق علیہ واللفظ للبخاری [۲]

---

[۱] المستدرک : (۴ : ۵۶۸ - ۵۶۹) وقال صحیح الاسناد : واقرہ الذھبی .

[۲] صحیح البخاری : کتاب فضائل القرآن : باب کیف نزل الوحی . وصحیح مسلم : کتاب الایمان : باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم . رقم ۲۳۹ ؛

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی۔ ایسے بھی نبی ہوں گے جن کی تصدیق ان کی قوم کے کسی ایک فرد نے کی ہو گی۔

آپ ہی سے ایک روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز میرے متبعین سارے انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔ رواہ المسلم[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے سامنے اُمتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ چند آدمی ہیں۔ اور ایک نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہیں۔ اور ایک نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہیں میرے سامنے اچانک ایک بڑی جماعت آئی۔ میں نے سمجھا کہ یہ میری اُمت ہے۔ مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں (آپ پر اللہ کی رحمت وسلامتی ہو) اور ان کی اُمت ہے۔ آپ اُفق پر دیکھئے۔ میں نے جب دیکھا تو ایک عظیم جماعت تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ دوسرے اُفق پر نظر دوڑائیے۔ تو ایک بہت بڑی جماعت وہاں تھی۔ مجھ سے کہا گیا یہی آپ کی اُمت ہے۔ اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے آدمی ہیں جو بغیر کسی حساب وکتاب کے جنت میں جائیں گے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم[2]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ادنیٰ اهل الجنة منزلة فیها۔ رقم (۲۲۰-۲۲۲)

[2] صحیح البخاری: کتاب الطب: باب من اکتوی او کوی غیره۔ وفضل من لم یکتو، وباب من لم یرق۔ وفی کتاب الرقاق۔ وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب الدلیل (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

بخاری میں یہ الفاظ ہیں۔ کہا گیا اُفق پر نظر ڈالو۔ وہاں (انسانوں کی) جماعت سے اُفق بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ یہاں دیکھو یہاں دیکھو۔ تو وہاں لوگوں سے اُفق بھرا ہوا تھا۔ مجھ سے کہا گیا۔ یہ تمہاری اُمت ہے۔

انشاء اللہ دوسری فصل کی دوسری بحث میں بھی اس کا ہم ذکر کریں گے۔

(۶۲) سید الاولین والآخرین

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے روز اوّلین و آخرین کا سردار بنایا ہے۔ جس کو انبیاء و مرسلین جانیں گے اور سبھی رشک کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز اوّلین و آخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا.. ..... اور آفتاب قریب ہو جائے گا جس سے لوگوں کا درد و کرب ناقابل برداشت ہو جائے گا...... پھر شفاعت کی طویل حدیث بیان کی۔ اور یہ کہ کس طرح انبیاء ایک ایک کر کے آئیں گے، پھر آپ سے جو کچھ ہو گا۔ اور عرش کے نیچے جس طرح سجدہ کریں گے اور شفاعت کریں گے۔ (یہ سب بیان فرمایا) واللفظ لمسلم۔ [۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں اور وہ پہلا شخص ہوں جس کے لیے قبر شق ہو گی۔ رواہ مسلم [۲]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب، رقم ۳۷۴۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب لقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اہل الجنۃ منزلۃ فیہا۔ [۲] صحیح مسلم کتاب الفضائل (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. انہوں نے کہا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں. رواہ الحاکم وصححہ علی شرطہما. [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. انہوں نے کہا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اولادِ آدم کا سردار ہوں میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کوئی فخر نہیں. رواہ احمد و ترمذی وصححہ و ابن ماجہ [2]

۶۳ شافع و مشفع

قیامت کے روز آپ سب سے پہلے شفاعت کریں گے جسے ساری مخلوق اور انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھیں گے.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اولادِ آدم کا سردار ہوں. اور سب سے پہلے میرے لیے قبر شق ہوگی. سب سے پہلا شفیع ہوں. اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی. (رواہ مسلم) [3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. سارے انسانوں میں سب سے پہلے میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق. رقم (۳)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] المستدرک (۱: ۳۰) وصححہ علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی.

[2] مسند احمد: (۳: ۲) وسنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم. رقم: (۳۶۱۵) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزہد: باب فی الشفاعت رقم (۴۳۰۸)

[3] صحیح مسلم: کتاب الفضائل: باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق. رقم (۳)

جنت میں شفاعت کروں گا۔ اور سارے انبیاء سے زیادہ میرے متبعین ہوں گے۔[1]

اور آپ ہی سے ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ ''میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں۔''[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں ...... رواہ احمد و ابن ماجہ، و رواہ الترمذی وصححہ[3]

(٦٤) مبشر یوم قیامت

سارے انسان اور خود انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ تو آپ انہیں رحمت و فضل خداوندی کی بشارت دیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھ سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ میں کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہوں گا کہ میری اُمت پُل صراط پار کر جائے۔ اتنے میں عیسیٰ (علیہ السلام) میرے پاس آکر کہیں گے۔ اے محمد! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے ہیں۔

[1] صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس یشفع الخ رقم (٣٣٠) [2] صحیح مسلم: فی الکتاب والباب السابقین۔ رقم (٣٣٢)

[3] مسند احمد (٣: ٢)، وسنن الترمذی: کتاب التفسیر: باب ''ومن سورۃ بنی اسرائیل'' رقم (٣١٤٨) وفی کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (٣٦١٥) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزہد باب فی الشفاعۃ رقم (٤٣٠٨)

آپ کے پاس اللہ سے دُعا کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں کہ اُمتوں کے اژدہام کو جہاں چاہے بکھیر کر لے جائے کیونکہ وہ مبتلائے رنج وغم ہے۔ اور مخلوق پسینے میں شرابور ہے۔ مومن کے لیے توزکام کی طرح ہے اور کافر پر موت طاری ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے ارشاد فرمایا۔ عیسیٰ! ٹھہریئے میں واپس آرہا ہوں۔ کہا۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور عرش کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے وہ پایا جو کسی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نے نہ پایا۔ اللہ نے جبریل کو حکم دیا۔ محمدؐ کے پاس جاؤ۔ اور ان سے کہو۔ اپنا سر اٹھائیے مانگیے دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ ارشاد فرمایا۔ پھر اپنی اُمت کے لیے شفاعت ہوگی۔ رواہ احمد بسند صحیح۔ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب لوگ اُٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا۔ جب لوگ (بارگاہِ الٰہی) جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ مایوس ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دوں گا۔ رواہ الترمذی، وحسنہ والدارمی [2]

شفاعت کی ساری احادیث آپ کی عظمت وفضیلت کا پتہ دیتی ہیں۔ جس وقت سارے انبیاء اہلِ محشر کی شفاعت سے انکار کر دیں گے اس وقت آپ ارشاد فرمائیں گے۔ اَنَا لَهَا۔ اَنَا لَهَا یعنی میں اس کے لیے ہوں۔

---

[1] مسند احمد (۳: ۱۷۸) وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰: ۳۷۲ - ۳۷۴) رجالہ رجال الصحیح۔

[2] سنن الترمذی، کتاب المناقب: باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۱۰) وسنن الدارمی: المقدمۃ باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل۔ رقم (۵۰)

میں اس کے لیے ہوں۔ قیامت کی ہولناکی کو سامنے رکھا جائے تو آپ کی یہ شفاعت بہت بڑی فضیلت اور بشارت ہے۔

۶۵ عرش کے نیچے سجدۂ شفاعت

عرش کے نیچے سجدہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خصوصیت ہے۔ جہاں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ آپ کو وحی فرمائے گا اور ایسی دُعا آپ کے دِل میں ڈالے گا جو اس سے پہلے نہ کی گئی ہو اور کسی نبی کو کبھی نہ سکھائی اور بتلائی گئی ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا اور اس کا دستہ آپ کو پیش کیا گیا جسے آپ شوق سے کھاتے تھے۔ اسے کچھ کھانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز آدم کی اولاد کا سردار ہوں ..... میں عرش کے نیچے آکر اپنے ربّ کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر اللہ مجھے سکھائے گا اور اپنی حمد و ثنا میں سے کچھ ایسی بات بتائے گا جسے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں بتایا۔ پھر کہا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی..... (متفق علیہ واللفظ لمسلم)[۱]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... دُنیا و آخرت کے جو معاملات ہونیوالے ہیں وہ سب میرے سامنے پیش کیے گئے۔ سارے اوّلین و آخرین ایک جگہ جمع کیے گئے

---

۱ صحیح البخاری: کتاب التفسیر: باب "ذریۃ من حملنا مع نوح إنّہ کان عبداً شکوراً"
وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ فیھا۔ رقم (۳۲۷)

اس کے بعد پھر انہوں نے اس کا ذکر کیا کہ لوگ انبیاء سے شفاعت کی درخواست کریں گے اور پھر کہا۔ آپ سجدہ کرنے جائیں گے تو جبریل علیہ السلام آپ کو بغل سے پکڑ لیں گے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل آپ کو کچھ ایسی دعا سکھائے گا کہ اس سے پہلے کسی انسان کو اس نے کبھی نہیں سکھایا ...... رواہ احمد واللفظ لہ وابو یعلی نحوہ، والبزار، ورجالہم ثقات۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن کو اللہ تعالیٰ لوگوں پر دراز فرمائے گا تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ ابو البشر آدم کے پاس ہمیں چلنا چاہیے تاکہ وہ ہمارے رب عزوجل سے شفاعت کریں اور ہمارا فیصلہ ہو جائے ...... میں سجدہ میں گر پڑوں گا اور اپنے رب عزوجل کی ایسی تعریف کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ اور نہ ہی میرے بعد کوئی ایسی تعریف کرے گا۔ پھر وہ ارشاد فرمائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ۔ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی ...... رواہ احمد۔ واللفظ لہ۔ واصل الحدیث عند الشیخین[2]۔ ورواہ احمد نحوہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ابھی گذری ...... آپ

---

[1] مسند احمد: (۱: ۴-۵) وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰: ۳۷۴-۳۷۵) ونسبہ لابی علی والبزار ایضاً۔ وقال رجالہم ثقات۔

[2] مسند احمد: (۳: ۲۴۷-۲۴۸)، وصحیح بخاری: کتاب التوحید:- فی موضعین۔ وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب ادنیٰ اہل الجنۃ منزلۃ فیہا۔ رقم: (۳۰۶)

[3] مسند احمد: رقم: (۲۵۴۶-۲۶۹۲) من نسخۃ احمد شاکر وانظر مجمع الزوائد: (۱۰: ۳۷۲-۳۷۳)

نے وہ پایا جو نہ کسی برگزیدہ فرشتہ نے پایا اور نہ کسی نبی مُرسل نے۔[1]

(۶۶) حوض پر منبرِ رسُول

جس منبر پر آپ اس دُنیا میں مسجد نبوی میں خطبہ دیا کرتے تھے وہ قیامت کے روز آپ کے حوض پر قائم ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کی ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ متفق علیہ۔[2]

حضرت ابوہریرہ ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصّہ جنّت کی ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔[3]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ میرا منبر جنّت کی ایک نہر پر ہے۔ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی ورجالہ رجال الصحیح۔[4]

---

[1] مسند احمد: (۳: ۱۷۸) وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰: ۳۷۳-۳۷۴) رجالہ رجال الصحیح۔

[2] صحیح البخاری، کتاب فضل الصلوٰۃ: باب فضل مابین القبر والمنبر، وصحیح مسلم، کتاب الحج، رقم (۵۰۱) [3] مسند احمد: (۳-۴) ومجمع الزوائد (۴-۸)

[4] مسند احمد: ۵۱: ۳۳۵-۳۳۹) والمعجم الکبیر للطبرانی: رقم ۵۷۷۹، ۵۸۰۹-۵۹۷۱) والسنن الکبریٰ للبیہقی: (۵: ۲۴۷، ومجمع الزوائد: ۱: ۰۴۱، وقال الہیثمی: رجالہ رجال الصحیح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا یہ منبر جنّت کی ایک نہر پر ہے۔ رواہ احمد والنسائی۔[۱]

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے اس منبر کے پائے جنّت میں جمے ہوئے ہیں۔ اخرجہ النسائی۔ واللفظ لہ، واحمد۔[۲]

---

[۱] مسند احمد، (۲ : ۳۶۰ - ۴۵۰ - ۵۳۴) وانظر تحفۃ الاشراف (۱۰ : ۳۶۵) حیث عزاہ للسّنن الکبری للنسائی۔

[۲] سنن النّسائی، کتاب المساجد : باب فضل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصلوٰۃ فیہ (۲ : ۳۵-۳۶) ومسند احمد، (۶ : ۲۸۹ - ۲۹۲ - ۳۱۸)

فصل ثانی

پہلی بحث : اُمّتِ محمّدیہ کے لیے دُنیاوی اعزاز واکرام
دوسری بحث : اُمّتِ محمّدیہ کے لیے اُخروی اعزاز واکرام

پہلی بحث

اُمّتِ محمّدیہ کے لیے دُنیاوی اعزاز واکرام

اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو بڑی ہی عظیم و جلیل نعمتوں سے نوازا ہے۔ جو درحقیقت خدائے قدّوس کی جانب سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا اعزاز واکرام ہے۔ کیونکہ یہ اُمّت آپ کی اتباع نہ کرتی تو اسے ان احسانات وانعامات سے نہ نوازا جاتا ——۔

میں اپنی معلومات وتحقیقات کا ان مختصر صفحات میں جائزہ نہیں لے سکتا اس لیے فصلِ اوّل کی طرح اس میں بھی بعض چیزوں کا اختصاراً سے ذکر کر رہا ہوں۔

(٦٧) خیر اُمّت اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو خیر امم بنایا ہے ساری مخلوق سے اسے منتخب فرمایا ہے تاکہ اپنے نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت اور اُمّتِ وسط بنائے جو سابقہ اُمّتوں کی گواہ ہو ——۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :——

کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[۱]

ترجمہ :۔ تم ان سب اُمتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور پھر فرمایا :۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا[۲]

ترجمہ :۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں سب سے بہتر اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں کے گواہ رہو اور رسول تمہارے لئے گواہ ہو۔

نیز فرمایا :۔ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ[۳]

ترجمہ :۔ اسی نے تمہیں منتخب کیا اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی۔

بہزبن حکیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی یہ تفسیر سُنی ـــ تم لوگ ستر اُمتوں کی تکمیل کرو گے اور خدا کے نزدیک ان میں سب سے معزز اور بہتر ہو گے۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں ـــ تم لوگ اللہ عزوجل کے نزدیک ان سب سے معزز اور قابلِ فخر ہو گے۔ رواہ احمد والترمذی۔ وحسنہ۔

---

[۱] آلِ عمران : ۱۱۰۔

[۲] البقرہ : ۱۴۳ [۳] الحج : ۷۸ ؛

والحاکم ـ وصححہ ـ وابن ماجہ والدّارمی [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں ـ اور میری اُمّت خیرِ اُمم بنائی گئی۔

(۶۸) اسلام و مُسلمین

اس اُمّت کا نام قرآن کریم و دیگر آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے "المسلمین" رکھا۔ اور اپنا دین اسلام اس کے لیے منتخب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ [2]

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں خوب کوشش کرو۔ اسی نے تمہیں منتخب کیا اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیم کی ملّت پر رہو۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اس سے پہلے اور اس میں (قرآن) بھی۔ تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں کے گواہ رہو۔

نیز فرمایا:۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا [3]

---

[1] مسند احمد: (۴: ۴۴۶ - ۴۴۷) وسنن ترمذی: کتاب التفسیر: تفسیر سورۃ آل عمران، رقم (۳۰۰۱) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزهد: باب صفۃ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ والمستدرک: (۴: ۸۴) وصححہ۔ واقرہ الذہبی۔ و سنن الدارمی ۲: ۲۲۱، رقم (۲۷۶۳) [2] مسند احمد: ۱: ۱۵۸، [3] الحج: ۸ [4] المائدہ: ۳

ترجمہ :- آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی۔ اور تمہارے لیے دین (بننے کے لیے) اسلام کو پسند کیا۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے دعویٰ جاہلیت کیا وہ جہنم کا ڈھیر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگر وہ نماز پڑھے روزہ رکھے جب بھی؟ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ وہ نماز پڑھے روزہ رکھے۔ اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔ مسلمانوں کو ان کے نام سے پکارو۔ جو اللہ عزّوجل نے ان کا نام رکھا ہے۔ المسلمین، المومنین، عباد اللہ عزّوجل۔ رواہ احمد۔ واللفظ لہٗ۔ والترمذی وابن خزیمہ والحاکم وابن حبان وصحوہ والنسائی والطبرانی [1]

(۶۹) تکمیلِ دین و اتمامِ نعمت

اِس اُمت پر اپنے احسانات کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ اس نے اس کے لیے تکمیلِ دین و اتمامِ نعمت کیا اور اسلام کو بطور دین اس کے لیے منتخب فرمایا۔ اس نعمت پہ اللہ کا شکر اور اس کی حمد وثنا ہے۔

اللہ عزّوجل نے ارشاد فرمایا: ـــــ

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ [2]

---

[1] مسند احمد (۴ : ۱۳۰-۲۰۲) وسنن الترمذی، کتاب الامثال : باب مثل الصلوٰۃ والصیام والصدقۃ، رقم (۲۸۶۳-۲۸۶۴) وانظر الدر المنثور عند تفسیر آیۃ الحج۔ وانظر تحفۃ الاشراف (۳ : ۳) لروایۃ النسائی۔ فانہا فی السنن الکبریٰ [2] المائدۃ : ۳۔

ترجمہ :۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور تمہارے لیے دین (بننے کے لیے) اسلام کو پسند کیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک یہودی نے آپ سے کہا، امیر المومنین! آپ لوگوں کی کتاب میں ایک آیت ہے جسے آپ لوگ پڑھتے ہیں۔ اگر ہم یہودیوں پر وہ آیت نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو یوم عید قرار دیتے۔ آپ نے پوچھا کون سی آیت؟ اس نے کہا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

حضرت عمر نے کہا۔ ہم وہ دن جانتے ہیں اور وہ جگہ جانتے ہیں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری۔ عرفہ میں جمعہ کے روز آپ کھڑے تھے۔ متفق علیہ واللفظ للبخاری[1]

صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں۔ میں وہ دن جانتا ہوں جس دن اتری۔ اور وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزول کے وقت جہاں کھڑے تھے۔

(۷۰) قیود و شدائد سے نجات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اُمت کو ان قیود و شدائد سے نجات دی جن میں پہلی اُمتیں گرفتار تھیں۔ اور اس کے دینِ اسلام کو سہولت و آسانی کا دین بنایا۔ اس میں تنگی و مشقت نہیں۔ بلکہ فطرت کے عین مطابق ہے تاکہ مسلسل چیلنجوں اور نئے تقاضوں کا مقابلہ اور ان کی رہنمائی کرتے ہوئے ہمیشہ باقی اور قائم رہے۔

[1] صحیح البخاری: کتاب الایمان: باب زیادۃ الایمان ونقصانہ۔ وصحیح مسلم: کتاب التفسیر۔ رقم (۳-۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ [۱]

ترجمہ:۔ اسی نے تمہیں منتخب کیا اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی۔

اور فرمایا:۔ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ [۲]

ترجمہ:۔ اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا۔

اور فرمایا:۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [۳]

ترجمہ:۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا۔

پہلی اُمتوں کا حال یہ تھا کہ جسے توبہ کرنی ہو اسے قتل کیا جانا ضروری ہوتا تھا، جبکہ اس اُمت کے لیے اللہ نے تخفیف فرما دی اور اسلام میں ندامت استغفار اور گناہ دوبارہ نہ کرنے کا عزم ہی توبہ ہے۔

توبہ کے لیے قتل نفس کا اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر فرمایا:۔۔۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ [۴]

ترجمہ:۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ تو اپنے خالق سے توبہ کرو اور ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے۔ تو اس نے توبہ قبول کی۔

پہلے ایسا ہوتا تھا کہ اگر کسی کے کپڑے۔ یا کسی کی کھال۔ پر پیشاب کے

[۱] الحج: ۷۸ [۲] المائدہ: ۶ [۳] البقرہ: ۱۸۵ [۴] بقرہ: ۵۴

چھینٹے پڑ جاتے تھے تو وہ اسے قینچی سے کاٹ دیتا تھا۔ اس کے برعکس اسلام میں اسے دھو دینا ہی کافی ہے۔

ابو وائل سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابو موسیٰ پیشاب کے سلسلے میں بڑی سختی کرتے تھے۔ شیشی میں پیشاب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ بنی اسرائیل کے کسی شخص کی کھال پر پیشاب پڑ جاتا تو وہ اسے قینچی سے کاٹتا تھا۔ حذیفہ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے دوست اتنی سختی نہ کریں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ ہم دونوں جا رہے تھے کہ آپ دیوار کے پیچھے ایک کوڑے کی جگہ آئے اور پیشاب کیا۔ میں آپ سے دُور ہوا تو اشارہ فرمایا جس کے بعد میں آیا اور فراغت تک آپ کے پیچھے کھڑا رہا۔۔۔۔۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

اور بہت سارے امور و معاملات ہیں جن میں گذشتہ اُمتوں کے یہاں بہت شدت تھی مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس اُمت کے لیے ان میں تخفیف فرما دی۔

(۷۱) اُمّتِ محمّدی کی اقتداء

تواتر سے یہ ثابت ہے کہ مسیح علیہ السّلام جب آخری زمانہ میں آئیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے تو اس اُمّت کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

آبری نے "مناقب الشافعی" میں کہا۔ ایسی متواتر حدیثیں ہیں کہ مہدی

---

[1] صحیح بخاری: کتاب الوضو: باب البول عند سباطة قوم، وصحیح مسلم: کتاب الطہارة: باب المسح علی الخفین رقم (۷۳)۔ وفعلہ صلی اللہ علیہ وسلم لوجع فی صلبہ، او جرح فی باطن رکبتہ، او لبیان الجواز۔ فتح الباری (۱-۳۳۰) ÷

اسی اُمّت سے ہوں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔[۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ میری اُمّت کا ایک گروہ حق پر جنگ کرتا ہوا قیامت تک غالب رہے گا۔ فرمایا عیسیٰ ابن مریم اُتریں گے تو اس کا امیر کہے گا۔ آئیے ہماری نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے نہیں۔ تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔ اللہ نے اس اُمّت کو یہ فضیلت دی ہے۔ رواہ مسلم۔[۲]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تم کیسے ہو گے جب تمہارے درمیان ابنِ مریم اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔ متفق علیہ۔[۳]

(۷۲) ملائکہ اور اُمّتِ محمّدی کی صفیں

اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ محمّدی کی نماز کی صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں پر ہمیں تین چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح بنائی گئیں۔ ہمارے لیے ساری روئے زمین سجدہ گاہ بنائی گئی۔ اور جب ہم پانی نہ پائیں تو اس کی مٹی

---

[۱] فتح الباری: (۶: ۴۹۳)

[۲] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (۲۴۷) [۳] صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم وصحیح مسلم، کتاب الایمان، الباب السابق، رقم (۲۴۴)

ہیں پاک کرنے والی بنائی گئی .... رواہ مسلم [۱]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا۔ تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا۔ اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور جڑی ہوئی صفیں لگاتے ہیں۔ رواہ مسلم [۲]

(۷۳) مالِ غنیمت

اس اُمت کے لیے اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت کو حلال فرمایا۔ جو اس سے پہلے کسی کے لیے جائز نہیں تھا۔ پہلے دو طرح کی اُمتیں تھیں۔

(۱) انہیں جہاد کا حکم ہی نہیں تھا اس لیے ان کے پاس مالِ غنیمت ہوتا ہی نہیں تھا۔

(۲) جہاد کا حکم تھا۔ لیکن جب مالِ غنیمت حاصل کرتے تو اسے ایک جگہ جمع کرتے اگر وہ مقبول ہوتا تو آگ اترتی اور اسے کھا جاتی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر تخفیف فرمائی اور ہماری کمزوری کو جانتے ہوئے اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ـــــــ

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا [۳]

ترجمہ :۔ تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ

---

[۱] صحیح مسلم : کتاب المساجد : رقم (۴)

[۲] صحیح مسلم : کتاب الصلوٰۃ : باب الامر بالسکون ، رقم (۱۱۹) [۳] الانفال ، ۶۹ ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ...... میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھے۔ متفق علیہ [۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی ...... اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کئے گئے۔ رواہ مسلم [۲]۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سے پہلے کسی کالے سر والے کے لیے اموالِ غنیمت حلال نہ تھے۔ آسمان سے آگ اُتر کر انہیں کھا جاتی تھی۔ رواہ الترمذی وصححہ واحمد [۳]۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم سے پہلے کسی کے لیے اموالِ غنیمت حلال نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعف و ناتوانی دیکھ کر انہیں ہمارے لیے پاکیزہ فرمادیا۔ عند الشیخین واللفظ لمسلم [۴]

(۷۴) تیمّم وصلوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے روئے زمین کو سجدہ گاہ بنادیا اور اس کی مٹی اس کے

---

[۱] سبق تخریجہ عند بحث عموم رسالتہ رقم (۱۰)، [۲] ایضاً [۳] سنن الترمذی: کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانفال، رقم (۳۰۸۵) ومسند احمد: (۲: ۲۵۲)

[۴] صحیح البخاری: کتاب فرض الخمس: باب احلت لی الغنائم: وصحیح مسلم: (بقیہ حاشیہ بصفحہ ۱۳۵)

لیے پاکیزہ بنادی۔ مسلمان جہاں بھی رہے اور نماز کا وقت آجائے تو پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے ...... میرے لیے زمین پاک بنادی گئی سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی ہے جس شخص کی نماز کا وقت آجائے وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔ متفق علیہ [۱]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں پر ہمیں تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح بنائی گئیں۔ ہمارے لیے ساری زمین سجدہ گاہ بنائی گئی اور اس کی مٹی ہمیں پاک کرنے والی بنائی گئی۔ جب کہ پانی نہ ملے۔ رواہ مسلم [۲]

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے ..... میرے لیے زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔ میری نماز کا جہاں وقت آجائے میں مسح (تیمم) کرکے نماز پڑھ لیتا ہوں۔ مجھ سے پہلے کے لوگ اسے بڑی عظیم چیز سمجھتے تھے۔ وہ اپنے کلیساؤں اور عبادت گاہوں ہی میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ عند احمد باسنادٍ صحیح [۳]

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کوئی نبی اس وقت تک

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کتاب الجہاد، باب تحلیل الغنائم۔ رقم (۳۲)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] سبق تخریجہ۔ رقم (۱۵) [۲] ایضاً رقم (۴۲)

[۳] مسند احمد: (۲: ۲۲۲) ورقم: (۷۰۶۸) من نسخۃ احمد شاکر، ومجمع الزوائد: (۱: ۲۶۷)

نماز نہیں پڑھتا تھا جب تک کہ وہ اپنی محراب تک نہ پہنچ جائے۔ رواہ البزار، واصلہ عند احمد والطبرانی والبزار۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انبیاء پر مجھے چھ چیزوں کے ذریعے فضیلت دی گئی۔ مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا، رعب دے کر میری مدد کی گئی، میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے، میرے لیے زمین سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنائی گئی۔ میں ساری مخلوق کا رسول بنایا گیا اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔ رواہ مسلم۔[2]

۷۵ یوم جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کا افضل دن جمعہ قرار دیا جو سب سے بہتر دن ہے اور دوسری اُمّتوں کو اس کی راہ نہیں دکھائی۔

حضرت ابوہریرہ و حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم سے پہلے کے لوگوں کو اللہ نے جمعہ سے غافل رکھا۔ یہود کے لیے سنیچر کا دن تھا۔ نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن تھا اور جب ہمیں اللہ نے ظاہر کیا تو یوم جمعہ کی ہدایت فرمائی۔ رواہ مسلم۔[3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمیں جمعہ کی راہ دی گئی اور ہم سے پہلے

---

1. مجمع الزوائد: (۸ : ۲۵۸)
2. صحیح مسلم: کتاب المساجد، رقم (۵)
3. صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ھذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، رقم (۲۲)

کے لوگوں کو اس سے غافل رکھا گیا۔ رواہ مسلم ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم آخر میں آنے والے قیامت کے روز سب سے آگے ہوں گے۔ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہی دن اُن پر فرض تھا، مگر انہوں نے آپس میں اس کے بارے میں اختلاف کیا۔ تو اللہ نے ہمیں اس کی راہ دکھائی۔ وہ اس میں ہمارے تابع ہیں۔ متفق علیہ ۔[2]

(۷۶) قبولیت دُعا کا وقت

جمعہ کے دن کو ایک ایسی ساعت دی گئی کہ کوئی مسلمان اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو کچھ مانگے وہ عطا فرما دیتا ہے اور اس کی دُعا قبول فرما لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان اسے نماز پڑھتا ہوا پائے اور اللہ سے کچھ مانگے تو اسے اللہ عطا فرما دیتا ہے ...... متفق علیہ واللفظ للبخاری ۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بہتر دن جس میں آفتاب طلوع ہو وہ جمعہ کا دن

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ: باب ہدایۃ ھذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، رقم (۲۰-۲۱)

[2] صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ: باب فرض الجمعۃ، وصحیح مسلم، کتاب الجمعۃ باب ہدایۃ ھذہ الامۃ، رقم (۲۰-۲۱) (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ہے۔ اسی روز آدم کی تخلیق ہوئی ...... اس دن ایک ایسی ساعت ہے کہ مومن بندہ اس وقت نماز پڑھتا اور خدا سے کچھ مانگتا ہو تو اسے اللہ وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔ رواہ مالک۔ واللفظ لہٗ۔ والثلٰثۃ ۔[ا]

(۷۷) شب قدر

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو ایک ایسی رات دی ہے کہ دوسری ایک ہزار راتوں کے برابر ہے۔ جو شخص ایمان کے ساتھ اُمیدِ ثواب رکھتے ہوئے اس میں عبادت و ریاضت کرے اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ. وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ. لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ. سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ۔[۲]

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔ اور تم نے کیا جانا کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) [۳] صحیح البخاری: کتاب الجمعۃ: باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ وصحیح مسلم: کتاب الجمعۃ: باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ رقم (۱۳-۱۵)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [ا] الموطا: کتاب الجمعۃ: باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ رقم (۱۶) وسنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ: باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ رقم (۱۰۴۶) وسنن الترمذی کتاب الجمعۃ: باب الساعۃ التی ترجیٰ یوم الجمعۃ۔ رقم (۴۹۱) وسنن النسائی: کتاب الجمعۃ: باب الساعۃ التی یستجاب فیہا الدعاء یوم الجمعۃ۔ والحدیث صحیح۔

ملائکہ اور جبریل اُترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے، وہ سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اُمیدِ ثواب رکھتے ہوئے یہ رات گذاری اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشد یے جائیں گے۔ متفق علیہ [۱]

(۷۸) اہلِ زمین کیلئے خُدا کے مقرر کردہ گواہ

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو اتنی فضیلت اور اتنا عظیم مقام عطا فرمایا ہے کہ اس کی وہ بات اور شہادت جو واقعہ کے مطابق نہ ہو اسے بھی قبول فرمالیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ (کچھ مُسلمان) ایک جنازہ کے قریب سے گذرے اور اس کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرے جنازہ کے قریب سے گذرے تو اس کی بُرائی کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہوگئی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، نے عرض کیا۔ کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی تم لوگوں نے تعریف کی تو اس کے لیے جنّت ہوگئی اور اس کی بُرائی بیان کی تو اس کے لیے جہنّم واجب ہوگئی۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ متفق علیہ واللفظ للبخاری [۲]

---

[۱] صحیح البخاری، کتاب الصوم: باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً۔ وفی غیرھا۔
وصحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین: باب الترغیب فی قیام رمضان، رقم ۱۷۵۔

[۲] صحیح البخاری، کتاب الجنائز: باب ثناء الناس علی المیت۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں۔ اہلِ ایمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں [1]
صحیح مسلم میں ہے۔ جس کی تم لوگ تعریف کرو اس کے لیے جنّت واجب ہوئی اور جس کی برائی بیان کرو اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ ملائکہ آسمان پر اللہ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ رواہ النّسائی۔ [2]

(۷۹) کتب سابقہ میں ذکر اقوال و امثال

گذشتہ آسمانی کتابوں میں اس اُمّت کی مثالیں بیان کی گئیں اور اللہ نے اہلِ کتاب کو اس کے بارے میں کامل علم و خبر دی تاکہ وہ جب اسے دیکھیں تو پہچان لیں۔ یہ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا اعزاز و اکرام ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ـــــ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) وصحیح مسلم، کتاب الجنائز: باب فیمن یثنی علیہ خیر او شر من الموتی۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] صحیح البخاری، کتاب الشہادات: باب تعدیل کم یجوز۔

[2] سنن النّسائی، کتاب الجنائز: باب الثناء ؞

فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا۔ [1]

ترجمہ :۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر بہت سخت ہیں۔ آپس میں بڑے نرم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع وسجدہ کرتے اور اللہ کا فضل اور رضا ڈھونڈتے ہوئے دیکھو گے۔ ان کی علامت سجدوں کے نشان سے ان کے چہروں پر ہے۔ ان کی یہ صفت توریت میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے کہ جیسے ایک کھیتی جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اسے طاقت پہنچائی پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافر جلیں۔ اہلِ ایمان اور نیکوکاروں سے اللہ نے وعدہ کیا ہے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اے عیسٰی! میں تمہارے بعد ایک اُمّت بھیج رہا ہوں جسے ان کی پسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ حمد وشکر کرے گی اور ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ صبر واحتساب سے کام لے گی اور اس کا کوئی علم اور بردباری نہیں۔ انہوں نے پُوچھا میرے رب! یہ کیسے ہوگا جب کہ ان کے پاس علم وبردباری نہیں؟ ارشاد فرمایا میں اسے اپنے علم وبردباری سے نوازوں گا۔ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر

---

[1] الفتح : ۲۹ ؞

والاوسط برجال الصحیح [1]

حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کی نگاہ ایک شخص کی جانب اُٹھی جو مجلس میں چل پھر رہا تھا۔ فرمایا۔ اے فلاں! اس نے کہا۔ لبیک یا رسول اللہ! آپ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا۔ نہیں! آپ نے پُوچھا۔ تم توریت پڑھتے ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں! پوچھا، اور انجیل؟ کہا۔ ہاں! پوچھا، اور قرآن؟ اس نے کہا، اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر چاہوں تو اسے پڑھوں۔ پھر آپ نے اسے زور دے کر پوچھا۔ کیا توریت و انجیل میں مجھے پاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! آپ کے ظہور آپ کی ہیئت اور آپ ہی کی طرح ہم اس میں (علامتیں) پاتے ہیں۔ ہمیں اُمید تھی کہ وہ (نبی آخر الزماں) ہمارے اندر ہوگا۔ اور جب آپ کا ظہور ہوا تو ہم نے دیکھا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ آپ نے پوچھا۔ ایسا کیوں؟ اس نے کہا اس کے ساتھ اس کی اُمت کے ایسے ستر ہزار آدمی ہوں گے جن کا کوئی حساب ہوگا نہ انہیں عذاب ہوگا۔ اور آپ کے ساتھ تو بس تھوڑے سے آدمی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں وہی ہوں۔ وہ میری ہی اُمت ہوگی اور وہ ستر ہزار سے زائد ہوگی۔ رواہ البزار ورجالہ ثقات [2]

---

[1] مسند احمد: (۶: ۴۵۰) وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰: ۶۷-۶۸) وقال رجالہ رجال صحیح [2] مجمع الزوائد: (۱۰: ۴۰۷-۴۰۸)

۸۰ خشک سالی اور غرقابی سے حفاظت

اُمتِ محمدی کی یہ خصوصیت ہے

کہ عمومی خشک سالی و غرقابی سے ہلاک نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کرے گا جو اس کی عزت و آبرو کو حلال کر دے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی۔ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا۔ میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی۔ مجھے سُرخ و سپید دونوں خزانے دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے لیے دُعاء کی کہ اس کو عمومی خشک سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اور اس پر الگ سے کوئی ایسا دشمن نہ مسلط کرے جو اس کی عزت و آبرو مباح سمجھے۔ میرے رب نے مجھ سے کہا، اے محمد! میں نے ایسا فیصلہ کیا ہے جو رَدّ نہیں ہوگا۔ میں تمہاری اُمت کو عام خشک سالی سے ہلاک نہیں کروں گا۔ اور اس کے باہر سے کوئی ایسا دشمن اس پر مسلط نہیں کروں گا جو اس کی عزت و آبرو کو حلال سمجھے۔ اگرچہ روئے زمین کے سبھی انسان اس کے خلاف جمع ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں۔ رواہ مسلم [1]

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نواحی مدینہ سے آکر مسجد بنی معاویہ سے

---

[1] رواہ مسلم، کتاب الفتن، باب ہلاک ھذہ الامۃ بعضہم ببعض، رقم (۱۹)۔

گذرے اور اس میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے بعد دیر تک اپنے رب سے دُعا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا۔ اس نے مجھے دو چیزیں دیں اور ایک چیز سے منع کیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری اُمت کو خشک سالی سے ہلاک نہ کرے اس نے اسے پورا کیا۔ میں نے اس سے سوال کیا میری اُمت کو غرقابی سے ہلاک نہ کرے۔ اسے اس نے پورا کیا۔ اور اس سے میں نے سوال کیا کہ اس کی طاقت و خوف کو اس کے درمیان نہ کر تو اس نے مجھے اس سے روک دیا۔ رواہ مسلم [۱]

(۸۱) نمازِ عشاء

اللہ تعالیٰ نے صرف اُمتِ محمدی کو نمازِ عشاء کی نعمت سے نوازا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم لوگ ایک شب نمازِ عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ تہائی رات یا اس کے بعد آپ نکلے۔ گھر والوں میں رہ کر جو مصروفیت تھی اس کا ہمیں کوئی علم نہیں ہوا۔ آپ نے نکلنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ تم لوگ ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو جو تمہارے علاوہ کسی دوسرے دین والے کو نہیں دی گئی۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [۲]

---

[۱] صحیح مسلم : فی الکتاب والباب السابقین، رقم (۲۰)

[۲] صحیح البخاری : کتاب المواقیت : باب النوم قبل العشاء لمن غلب، وصحیح مسلم : کتاب المساجد : باب وقت العشاء وتاخیرھا، رقم (۲۲۰)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر تک نماز پڑھی، یہاں تک کہ نصف رات گذر گئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز پڑھائی، جب نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا۔ ٹھہرو! میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں اور تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ کا تم پر یہ فضل ہے کہ اس وقت تمہارے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ یا یہ فرمایا۔ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی . . .
. . . متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا انتظار روئے زمین پر تمہارے علاوہ کوئی نہیں کر رہا ہے۔ متفق علیہ [2]

آپ ہی سے ایک دوسری روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ زمین پر بسنے والوں میں تمہارے علاوہ کوئی بھی یہ نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ البخاری [3]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نماز کو دیر تک پڑھو۔ اس کے ذریعہ ساری اُمتوں پر تمہیں فضیلت دی گئی۔ اور تم سے پہلے کسی اُمت نے اسے نہیں پڑھا۔

---

[1] صحیح البخاری: کتاب المواقیت: باب فضل العشاء، و صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب وقت العشاء و تاخیرھا۔ رقم (۲۲۴)

[2] صحیح البخاری: ایضاً۔ وصحیح مسلم: ایضاً۔ [3] صحیح البخاری کتاب الاذان باب وضوء الصبیان و متی یجب علیہم الغسل والطہور۔

رواہ احمد وابو داؤد [1]

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہاری یہ نماز تم سے پہلے کسی اُمّت نے کبھی نہیں پڑھی... رواہ الطبرانی فی الکبیر [2]

اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان ادیان والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو اس وقت اللہ عزوجل کو یاد کرے۔ رواہ احمد وابو یعلیٰ والبزار والطبرانی [3]

(۸۲) انبیاء سابقین پر ایمان

اس اُمّت کو اللہ نے یہ خصوصیت دی ہے کہ سارے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اس کا ایمان ہے۔ اس کے برعکس دوسری اُمّتوں میں ایسا نہیں۔ مثلاً یہود مسیح علیہ السلام پر اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اور نصاریٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہ اُمّتِ محمدی سارے انبیاء پر ایمان رکھتی ہے۔ اور کسی کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں جب تک کہ سارے انبیاء پر اس کا ایمان نہ ہو۔ جن انبیاء کا ذکر ہے اُن پر خصوصاً اور جن کا ذکر نہیں اُن پر عموماً ایمان لانا ضروری ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ـــــــ

---

[1] مسند احمد: (۵: ۲۳۷) وسنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ: باب فی وقت العشاء: رقم (۴۲۰)

[2] مجمع الزوائد (۱: ۳۰۳) وقال الہیثمی: ورجالہ موثقون۔

[3] نظر مسند احمد (۱: ۳۹۶) ومجمع الزوائد (۱: ۳۰۲) وسکت عنہ الہیثمی۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ ؎۱

ترجمہ :۔ اپنے رب کی جانب سے جو نازل ہوا اس پر رسول ایمان لائے اور اہلِ ایمان بھی۔ ہر ایک کا اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ اور انہوں نے کہا۔ ہم نے سُنا اور مانا۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیرے ہی پاس لوٹ کر ہمیں پہنچنا ہے۔

اور فرمایا :۔ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؎۲

ترجمہ :۔ اور (اہلِ کتاب) بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ تم کہو۔ ہم ابراہیم کے دین کو مانتے ہیں جو ہر باطل سے الگ تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا

؎۱ البقرہ : ۲۸۵ ؎۲ البقرہ : ۱۳۵-۱۳۶ ؛

اور ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب وآلِ یعقوب پر جو کچھ نازل کیا گیا اور موسیٰ وعیسیٰ کو جو دیا گیا اور انبیاء کو اپنے رب کی طرف سے جو کچھ دیا گیا ان پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ ان میں سے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اللہ کے مطیع ہیں۔

اور فرمایا: ۔قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔[1]

ترجمہ:۔ کہو! ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اُتارا گیا اور جو کچھ ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب وآلِ یعقوب پر اُتارا گیا اور جو موسیٰ وعیسیٰ کو دیا گیا اور نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے، ہم کسی رسول پر ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مطیع ہیں۔

اہلِ کتاب کے بارے میں ارشاد ہے: ـــــ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَھْوٰٓی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَمَّا جَآءَھُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ

[1] آل عمران: ۸۴

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ ؎۱

ترجمہ :۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں۔ اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔ تو کیا جب کوئی رسول تمہارے پاس وہ لے کر آئے جو تمہاری خواہشِ نفس کے خلاف ہو تو تم تکبر کرتے ہو۔ ایک گروہ کو جھٹلاتے ہو اور ایک کو شہید کر دیتے ہو۔ یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں۔ بلکہ ان کے کُفر کے سبب ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ تو ان میں تھوڑا ہی ایمان ہے۔ اور جب ان کے پاس وہ کتاب اللہ کے پاس سے آئی جو اس کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے اور جس کے ذریعہ اس سے پہلے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو ان کے پاس جب وہ لایا جسے وہ جانتے پہچانتے تھے تو اسے نہیں پہچانا اور انکار کر دیا کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

نیز فرمایا :۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ ؎۲

ترجمہ :۔ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک گروہ حق کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے ـــــــ۔

نیز فرمایا :۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

؎۱ البقرہ : ۸۷ - ۸۹ ؎۲ البقرہ : ۱۴۶ ؎

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ [1]

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے (رسول) اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہ ایمان نہیں لاتے۔

ان کے علاوہ اور بہت سے نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۸۳) تنقیص شان الوہیت سے حفاظت

اہلِ کتاب اس حد تک تجاوز کر گئے کہ ربِّ کائنات کے بارے میں بھی ان کے ہذیانات واتہامات شروع ہو گئے۔ ان کا ادّعا ہے کہ اللہ کی اولاد اس کی بیوی اور شریک کا وجود ہے، وہ فقیر اور یہ غنی ہیں اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (معاذ اللہ)

اس اُمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے امم سابقہ کی ان غلطیوں سے محفوظ رکھا ہے۔ اس کے نزدیک خدا کا نہ کوئی شریک ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے نہ اولاد، اور وہ ہر طرح کے جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ [2]

[1] الانعام: ۲۰ [2] المائدہ: ۱۸

ترجمہ :۔ اور یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ کہو کہ پھر وہ تمہیں عذاب کیوں دے گا بلکہ اور مخلوقات میں سے تم بھی آدمی ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور زمین اور آسمانوں اور ان کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کی ہے اور اسی کے یہاں جانا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔۔۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۔ اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ [1]

ترجمہ :۔ یہود بولے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانی بولے کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی بات ہے جو اگلے کافروں کی سی ہے۔ اللہ انہیں غارت کرے، کہاں اوندھے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا معبود بنا لیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی۔ اور انہیں تو صرف اس کا حکم دیا گیا ہے کہ ایک معبود کی پرستش کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی پاکی ہے اس شرک سے جو وہ کر رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔۔۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ

---

[1] التوبہ : ۳۰ — ۳۱ ؎

وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۔ [1]

ترجمہ :۔ اور یہود بولے کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہوں نے جو کہا اس کی وجہ سے ان پر لعنت ہے، بلکہ اس کا ہاتھ کشادہ ہے۔ وہ جیسے چاہے خرچ کرے اور تم پر تمہارے رب کی طرف سے جو نازل کیا گیا وہ ان میں سے بہتوں کے انکار و سرکشی میں اضافہ کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۔ [2]

ترجمہ :۔ اللہ نے ان کی بات سُنی جو کہتے ہیں کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔ ان کی باتیں ہم لکھ رہے ہیں۔ اور ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی اور ہم کہیں گے کہ آگ کا عذاب چکھو۔ تمہارے ہاتھوں نے جو (کما کر) آگے بھیجا ہے اس کے بدلے، اور اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۔ [3]

ترجمہ :۔ انہوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

---

[1] المائدہ : ۶۴ [2] آل عمران : ۱۸۱ - ۱۸۲ [3] المائدہ : ۷۱ - ۷۲ ؛

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔۔۔۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ [۱]

ترجمہ :۔ انہوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔۔۔۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ [۲]

ترجمہ :۔ اور جب اللہ عیسیٰ ابن مریم سے کہے گا۔ کیا تم نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔ وہ کہیں گے تیری پاکی ہے میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہو تو تو اسے خوب جانتا ہوگا میرے دل میں جو ہے اسے بھی تو جانتا ہے اور تیرے دل میں جو ہے اسے میں نہیں جانتا۔ تو ہی غیوب کا عالم ہے۔

اور اہلِ ایمان کا عقیدہ یہ ہے ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ [۳]

ترجمہ :۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں، اور وہی دیکھنے سننے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ [۴]

ترجمہ :۔ تم کہو کہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے جنا اور نہ جنا گیا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

---

[۱] المائدہ : ۷۳ [۲] المائدہ : ۱۱۶ [۳] الشوریٰ ۱۱ [۴] الاخلاص : ۱ : ۴

(۸۴) طائفہ حق و ہدایت

اُمتِ محمدی کسی گمراہی پر اتفاق نہیں کر سکتی، اس کا ایک گروہ حق پر رہتے ہوئے غالب رہے گا۔ دجال سے جہاد کرے گا اور قیامت تک وہ ایسا ہی رہیگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت کا ایک گروہ حق پر رہتے ہوئے غالب رہے گا۔ اسے چھوڑنے والا اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسی حال پر رہے گا۔

یہ حدیث صحیحین وغیرہما میں جابر، معاویہ بن ابی سفیان، مغیرہؓ بن شعبہ، عقبہ بن عامر، سعد بن ابی وقاص، جابر بن سمرہ، ثوبان، ابوہریرہؓ ابوامامہ، عمر بن خطاب، جبیر بن نضیر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اُس امت کو اسی طرح مخاطب کیا ہے جیسے اس نے رسولوں سے خطاب کیا ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے سلسلے میں غلو سے اُسے محفوظ رکھا۔ اس کا عذاب دُنیا ہی میں ہے۔ اور ابدال اِسی اُمّت میں ہیں۔ جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے درمیان تشریف فرما ہوں اور یہ اُمّت استغفار کرتی رہے اس وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ہرگز عذاب نازل نہیں فرمائے گا۔

دوسری بحث

اُمّتِ محمّدیہ کے لیے اُخروی اعزاز واکرام

(۸۵) انبیاءِ سابقین کی اُمّتوں کے خلاف گواہی

جس وقت امم سابقہ یہ کہیں گی کہ ان کے پاس کوئی ایسا نبی نہیں آیا جو انہیں بشارت دے اور ڈرائے۔ انبیاء کی جانب سے انہیں پیغام نہیں ملا۔ اور یہ ہمارے نبی نہیں۔ تو اُمّتِ محمدی ان انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف سے گواہی دے گی کہ اُنہوں نے اپنا پیغام پہنچایا۔ یہ اِس اُمّت کا انتہائی اعزاز واکرام ہے کہ اسے انبیاء کا گواہ بنایا گیا۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ یہی اُمّت تو اُمّتِ عدل و وسط و خیر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ـــــ

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ [1]

ترجمہ: ۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں اُمّتِ وسط بنایا ہے تاکہ تم اور لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

اور فرمایا: ۔ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ ھٰذَا

---

[1] البقرہ : ۱۴۳ ؛

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ ۱؎

ترجمہ:- اور اللہ کی راہ میں پوری کوشش کرو، اسی نے تمہیں منتخب کیا اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر جمے رہو۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ رہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ کہیں گے۔ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ارشاد ہوگا۔ کیا تم نے پیغام پہنچایا۔ وہ کہیں گے ہاں! اُن کی اُمت سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں پیغام پہنچا یا گیا۔ وہ کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ارشاد ہوگا۔ تمہاری طرف سے کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے۔ محمد اور اُن کی اُمت! تو گواہی دی جائے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچایا۔ اور رسول سب کے گواہ ہوں گے۔ رب عزّوجل کا ارشاد ہے:-

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۲؎

(۸۶) پُل صراط عبور کرنے میں سبقت

یہ اُمّت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱؎ الحج: ۷۸، ۲؎ صحیح البخاری: کتاب التفسیر: تفسیر سورۃ البقرۃ؛ کتاب الاعتصام: باب "وكذالك جعلنكم أمة وسطا لتكونوا شهدآء" کتاب الانبیاء: باب "ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ"۔

ساتھ قیامت کے روز سب سے پہلے پُل صراط پار کرے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......... جہنّم کے اوپر پُل صراط رکھا جائے گا جس کو میں اور میری اُمت سب سے پہلے عبور کریں گے متفق علیہ واللفظ لمسلم [۱]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ قیامت کے روز پُل صراط کو سب سے پہلے فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم پار کریں گے۔

ثوبان رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے .... یہودی نے کہا۔ اس روز لوگ کہاں رہیں گے، جب زمین و آسمان اُلٹ پلٹ جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تاریکیوں میں پُل صراط پر رہیں گے۔ اس نے کہا۔ سب سے پہلے اسے کون پار کرے گا۔ فرمایا۔ فقراء مہاجرین!۔ رواہ مسلم [۲]

(۸۷) دخول جنّت میں سبقت

جو پُل صراط کو پہلے پار کرے گا وہی جنّت میں سب سے پہلے جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم لوگ آخر میں آنے والے قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ اور ہم لوگ ہی جنّت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ رواہ مسلم، بہذا اللفظ واصل الحدیث عند ہما [۳]

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب الرقاق: باب الصراط جسر جہنّم. و صحیح مسلم: کتاب الایمان باب معرفۃ طریق الرؤیۃ، رقم (۲۹۹) [۲] صحیح مسلم: کتاب الحیض: باب صفۃ منی الرجل والمرأۃ [۳] صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ: باب ہدایۃ اللہ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ رقم (۲۰)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تک میں جنّت میں داخل نہ ہو جاؤں اس وقت تک انبیاء پر جنّت حرام ہے۔ اور میری اُمّت جب تک اس میں داخل نہ ہو جائے اُس وقت تک دوسری اُمّتوں پر حرام ہے۔ رواہ الطبرانی باسنادٍ حسن [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی جماعت جو جنّت میں داخل ہوگی (میری اُمّت کی ، مسلم) وہ اس آفتاب کی صورت میں ہوگی جو چودھویں رات میں چمکے۔ متفق علیہ [2]

(۸۸) جنّت کے دائیں دروازے سے داخل ہونے کی انفرادیت اُمّتِ محمدی کا

پہلا گروہ جس کا کوئی حساب ہوگا نہ کوئی عذاب، وہ دائیں دروازے سے جنّت میں داخل ہوگا، اور بقیہ ابوابِ جنّت میں یہ اُمّت دوسروں کے ساتھ ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں ... . میں عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے ربّ کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ مجھے ایسی اچھی حمد وثنا سکھائے گا جسے مجھ سے پہلے کسی کو

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰ - ۶۹) [2] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب اوّل زمرۃ تدخل الجنۃ، رقم (۱۴ - ۶)۔

نہیں سکھایا۔ پھر کہا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ جس کے بعد میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اے میرے رب، میری اُمت، میری اُمت! کہا جائے گا۔ اے محمدؐ! اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو داخل کرو جنّت کے دائیں دروازے سے جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ جن پر کوئی عذاب ہوگا۔ اور یہ لوگ دوسرے دروازوں میں دوسرے لوگوں کے بھی شریک ہوں گے متفق علیہ واللفظ لمسلم[1]۔

(۸۹) دوسری اُمتوں کا فدیہ

اُمّتِ محمدی کے جو افراد مستحق عذاب ہوں گے۔ انہیں اُمم سابقہ کے بدلے اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا۔ خواہ یہ چھوڑنا اس طور پر ہو کہ انہیں مسلمانوں کا فدیہ بنا دے گا یا مسلمانوں کے گناہ ان کے ذمّہ کر دے گا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جب قیامت آئے گی تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے پاس ایک یہودی یا نصرانی بھیجے گا اور کہے گا۔ اس کے بدلے تمہیں چھوڑا جا رہا ہے۔ رواہ مسلم[2]

آپ ہی سے ایک دوسری روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز کچھ ایسے مسلمان لائے جائیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کی طرح ہوں گے۔ جنہیں وہ بخش دے گا اور یہود و

---

[1] صحیح البخاری: کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاسراء، باب "ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبداً شکورا" و صحیح مسلم، کتاب الایمان: باب ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ، رقم (۳۲۷)

[2] صحیح مسلم: کتاب التوبہ، باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ، رقم (۴۹)

نصاریٰ پر وہ گناہ لاد دے گا۔ رواہ مسلم[1]

آپ ہی سے ایک دوسری روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب بھی کوئی مسلمان شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ اللہ ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔ رواہ مسلم[2]

(۹۰) وضو کی روشنی اور تابناکی

قیامت کے روز وضو کے اثر سے یہ اُمت چمکتی ہوگی اور یہ خوبی کسی دوسری اُمت میں نہیں ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میری اُمّت قیامت کے روز وضو کے اثر سے چمکتی ہوئی آئے گی۔ اس لیے جو شخص اپنی چمک بڑھا سکتا ہے اسے ایسا کر لینا چاہیے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اپنے حوض کی تعریف کے بعد) ...... میں اس سے لوگوں کو اس طرح روکوں گا جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اُونٹوں کو روکتا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا اس روز آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ ہاں! تمہاری علامت ایسی ہے جو کسی اُمّت میں نہیں، تم لوگ میرے حوض کے پاس اس طرح آؤ گے کہ

---

[1] [2] نفس المرجع (۵۰-۵۱)

[3] صحیح البخاری: کتاب الوضو: باب فضل الوضو؛ وصحیح مسلم: کتاب الطہارۃ: باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء رقم (۳۵)

وضو کے اثر سے چمکتے دمکتے ہوگے۔ (رواہ مسلم)[۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز تمہیں لوگ چمکتے دمکتے ہوگے۔[۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا۔ السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔ وددت انا قد رأیت اخواننا۔ لوگوں نے کہا۔ یارسول اللہ! کیا ہم لوگ آپ کے بھائی نہیں ہیں! فرمایا تم لوگ میرے اصحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی (اس دُنیا میں) نہیں آئے۔ لوگوں نے کہا، یارسول اللہ! آپ کی اُمّت کے جو لوگ ابھی آئے ہی نہیں انہیں آپ کیسے پہچان لیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ اگر کسی شخص کے چمکتے ہوئے گھوڑے کالے گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچان لے گا؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں! یارسول اللہ! فرمایا تم لوگ وضو کی وجہ سے چمکتے دمکتے آؤ گے۔ اور میں حوض پر تم سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا۔ رواہ مسلم[۳]

(۹۱) جنّت میں کثرتِ تعداد

جنّت میں یہ اُمّت سب سے کثیر تعداد میں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ ربع اہلِ جنت

۱۔ فی الکتاب والباب السابقین، رقم (۳۶ ـ ۳۸)

۲۔ فی الکتاب والباب السابقین، رقم (۳۴) ۳۔ صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء رقم ۳۹

رہو؟ لوگوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! فرمایا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ثلث اہلِ جنت رہو؟ لوگوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! فرمایا۔ میری آرزو ہے کہ تم نصف اہلِ جنت رہو۔ تمہارے ساتھ دوسری اُمتیں ایسی ہوں جیسے سفید بیل کے اندر کالا بال یا کالے بیل کے اندر سفید بال ہو متفق علیہ واللفظ لمسلم [۱]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم ثلث اہلِ جنت رہو۔ (راوی نے) کہا۔ اس پر ہم نے اللہ کی حمد وتکبیر کی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم نصف اہلِ جنت رہو...... متفق علیہ [۲]۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میری آرزو ہے کہ میری اتباع کرنے والی اُمت ربع اہلِ جنت رہو (راوی نے) کہا، ہم نے اللہ کی تکبیر کی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ میری آرزو ہے کہ تم لوگ ثلث اہلِ جنت رہو۔ (راوی نے کہا) ہم نے اللہ کی تکبیر کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ میری آرزو ہے کہ تم لوگ نصف (اہلِ جنت) رہو...... رواہ احمد

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب الرقاق: باب الحشر، وصحیح مسلم: کتاب الایمان باب کون ہٰذہ الامۃ نصف اہل الجنۃ، رقم (۳۷۸)

[۲] صحیح البخاری: کتاب الرقاق: باب قولہ تعالیٰ: "اِن زلزلۃ الساعۃ شیءٌ عظیمٌ"، وصحیح مسلم: کتاب الایمان: باب کون ھٰذہ الامۃ نصف اہل الجنۃ، رقم (۳۷۹)

والبزار والطبرانی فی الاوسط برجال الصحیح۔[1]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اہلِ جنت کی ایک سو بیس[120] صفیں ہوں گی۔ اسّی صفیں اس اُمت کی اور چالیس صفیں باقی ساری اُمتوں کی ہوں گی۔ خرجہ الترمذی وحسنہ، وابن ماجہ واحمد والحاکم وابن حبان وصححاہ۔[2]

(۹۲) عطاء و رضا

اِس اُمّت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے سلسلے میں ہر طرح خوش رکھے گا اور انہیں ناراض نہ ہونے دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔۔۔۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ[3]

ترجمہ:۔ اور جلد ہی تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ خوش ہو جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں اللہ عزوجل کا یہ ارشاد پڑھا۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي[4]۔

اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:۔۔۔۔

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ[5]

---

[1] مجمع الزوائد، (۱۰: ۴۰۲۔ ۴۰۳) وقال ورجال البزار رجال الصحیح۔ وکذلک احد اسنادی احمد۔ [2] سنن الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ: (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ترجمہ: اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ اے اللہ! میری اُمّت! میری اُمّت! اور رونے لگے۔ اللہ عزّ و جل نے فرمایا۔ جبریل! محمّد کے پاس جاؤ ــــ اور تمہارا ربّ زیادہ جانتا ہے ــــ اُن سے پُوچھو کہ کیوں رو رہے ہیں؟ جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام آئے اور پُوچھا اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو کہا اسے (جاکر) بتایا۔ پھر اللہ نے ارشاد فرمایا۔ جبریل محمّد کے پاس جاکر کہو کہ ہم تمہاری اُمّت کے بارے میں تمہیں خوش رکھیں گے اور ناراض نہ ہونے دیں گے۔ رواہ مسلم [۱]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ایک روز ہمارے درمیان نہیں تھے اور نہ (گھر سے) نکلے جس سے ہمیں خیال ہوا کہ آپ باہر نہیں نکلیں گے۔ پھر جب آپ باہر نکلے تو ایسا سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس کے بعد جب سَر اُٹھایا تو فرمایا۔ میرے ربّ تبارک وتعالیٰ نے میری اُمّت کے بارے میں مجھ سے پُوچھا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں میں نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) باب ماجاء فی وصف اہل الجنۃ رقم (۲۵۴۶) وقال حدیث حسن لکن قال الحافظ فی الفتح (۱۱-۳۸۸) وصححہ ولعلہ اختلاف نسخ، والمستدرک (۱: ۸۲) وصححہ علی شرط مسلم۔ واقرہ الذہبی، وموارد الظمآن رقم (۲۱۵۵) ورواہ احمد فی مسندہ (۵: ۳۴۷ - ۳۵۵ - ۳۶۱) ورواہ ابن ماجہ: کتاب الزھد: باب صفۃ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم، رقم (۴۲۸۹)

[۲] الضحیٰ: ۵ [۳] ابراہیم: ۳۶ [۴] المائدہ: ۱۱۸ (حاشیہ صفحہ موجودہ)

[۱] صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب دُعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلّم لامتہ رقم (۳۴۶) ÷

کہا، میرے رب! تو جو چاہے وہ کر وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے پھر دوسری مرتبہ مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے ایسا ہی کہا۔ اس کے بعد اس نے فرمایا۔ اے محمّد! تیری اُمّت کے سلسلے میں تجھے میں رنجیدہ نہیں کروں گا۔ پھر اس نے مجھے بشارت دی کہ میری اُمت کے ستر ہزار لوگ سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوں گے اور ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ پھر اس نے میرے پاس ایک پیغامبر بھیج کر کہا کہ دُعا کرو قبول کی جائے گی۔ اور مانگو دیا جائے گا۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا میرا رب میرا سوال پورا کرے گا؟ اس نے کہا۔ آپ کو عطا کرنے ہی کے لیے اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور پھر مجھے میرے رب عزّ وجل نے عطا کیا اور کوئی فخر نہیں، اور اس زندگی ہی میں جبکہ میں چل پھر رہا ہوں۔ میرے رب نے میرے سب اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ اور مجھے یہ دیا کہ میری اُمّت بھوکی نہ ہو گی اور نہ اس پر غلبہ پایا جا سکے گا۔ مجھے اس نے کوثر دیا جو میرے حوض میں بہنے والی ایک نہرِ جنّت ہے۔ مجھے اس نے عزّت و نُصرت دی۔ اور ایسا رُعب جس کا اثر میری اُمّت کے سامنے ایک ماہ تک ہوگا۔ مجھے اس نے یہ شرف دیا کہ میں جنّت میں سارے انبیاء سے پہلے داخل ہوں گا میرے لیے اور میری اُمّت کے لیے اس نے مالِ غنیمت حلال کر دیا۔ ہمارے لیے اس نے ایسی بہت سی چیزیں حلال فرما دیں جن پر ہم سے پہلے کے لوگوں کے لیے سختی تھی اور ہم پر اس نے کوئی تنگی نہیں کی۔ رواہ احمد بسند حسن [1]

[1] مسند احمد: (۵ : ۳۵۳) و مجمع الزوائد (۱۰ : ۶۸-۶۹) ÷

۹۴ قلّتِ عمل کے باوجود کثرتِ ثواب

اس اُمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ دوسری اُمتوں سے زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ باوجودیکہ اس کا عمل ان سے کم اور اس کی عمر ان سے مختصر ہے۔ اور اس دُنیا میں یہ ان سے کم زندہ بھی رہے گی۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا وقت گذشتہ اُمتوں کے وقت کے لحاظ سے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب کے درمیان کا حصّہ ہے۔ تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص چند کارکنوں سے کام لے۔ اور ان سے کہے کہ میرے لیے جو شخص آدھے دن کام کرے گا اسے ایک قیراط ملے گا۔ جس کے بعد یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر وہ کہے جو شخص آدھے دن کے بعد سے نمازِ عصر تک کام کرے اسے ایک قیراط ملے گا۔ جس کے بعد نصاریٰ نے آدھے دن کے بعد سے نمازِ عصر تک کام کیا۔ اس کے بعد وہ کہے جو شخص نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کام کرے اسے دو قیراط ملیں گے۔ آگاہ رہو کہ تمہیں لوگ دو قیراط پر عصر سے غروبِ آفتاب تک کام کرنے والے ہو۔ تمہیں دو دو اجر ملیں گے۔ یہود ونصاریٰ یہ دیکھ کر ناراض ہوں اور کہیں، ہم نے کام زیادہ کیا اور بخشش کم ملی؟ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی ناانصافی کی؟ وہ کہیں نہیں! جس پر ربّ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے۔ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں عطا کر دوں۔ رواہ البخاری۔[۱]

---

[۱] صحیح البخاری: کتاب احادیث الانبیاء: باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اُجرت پر کچھ لوگوں کو کام پر لگائے۔ دن سے رات تک متعینہ اُجرت ہو۔ وہ کام کرنے والے آدھے دن تک کام کرنے کے بعد کہیں کہ تمہاری طے شدہ اُجرت کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اور ہمارا کیا ہوا کام بے کار ہوگیا۔ وہ ان سے کہے تم کام نہ کرو مگر اپنا باقی کام پورا کر دو اور اپنی پُوری پُوری اُجرت واپس لے لو اس کے بعد بھی وہ انکار کر دیں اور کام چھوڑ دیں۔ پھر وہ کچھ دوسرے لوگوں کو اُجرت پر لگائے اور ان سے کہے کہ آج کا باقی دن تم لوگ پورا کرکے ان سے جو اُجرت طے ہوئی تھی وہ لے لو۔ جس کے بعد وہ کام پر لگ جائیں اور جب نمازِ عصر کا وقت آئے تو کہیں۔ تمہارے لیے ہم نے جو کیا وہ بیکار گیا اور جو اُجرت تم نے ہمارے لیے طے کی تھی وہ تمہاری ہے۔ وہ شخص ان سے کہے اپنا باقی کام پُورا کرو، تھوڑا ہی دن باقی رہ گیا ہے۔ مگر وہ انکار کر دیں پھر وہ دوسرے لوگوں کو اجرت پر لگائے کہ وہ باقی کام پورا کر دیں جس کے بعد وہ باقی کام پُورا کریں، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ اور وہ دونوں فریقوں کی پُوری اُجرت پالیں۔ یہی مثال ان کی اور یہ نُور قبول کرنے والوں کی ہے۔ رواہ البخاری [1]

اسماعیل کی روایت ہے۔ یہی مثال ان مسلمانوں کی ہے جنہوں نے اللہ کی ہدایت قبول کی اور اس کے رسول جو کچھ لائے اسے مانا۔ اور یہود و نصاریٰ

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الاجارۃ: باب الاجارۃ من العصر الی اللیل۔

کی ہے جنہوں نے اللہ کے حکم کو چھوڑا۔[1]

پہلا گروہ یہود کا ہے۔ دوسرا گروہ نصاریٰ کا ہے اور تیسرا گروہ جسے دو مرتبہ اُجرت ملے وہ مسلمانوں کا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔

(۹۴) جنّت اور اُمّتِ محمّدیہ

یہ پوری اُمّت جنّت میں داخل ہوگی۔ اس میں سے کچھ لوگ بلاحساب وعذاب کے جنّت میں جائیں گے۔ کچھ کا بہت آسان حساب ہوگا اور وہ داخل جنّت کر دیئے جائیں گے اور بہت سے لوگ رحمتِ خداوندی اور شفاعتِ نبوی سے اس طرح جنّت میں جائیں گے کہ ان کے گناہ یہود و نصاریٰ پر لاد دیئے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کے بدلے کسی یہودی و نصرانی کو جہنّم میں ڈالا جائے گا۔ دوسری اُمّتوں کا حال یہ ہوگا کہ ان کے کچھ افراد جنّت میں جائیں گے اور کچھ جہنّم میں پہنچا دیئے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ انکار کرنے والے کے علاوہ میری ساری اُمّت جنّت میں جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! انکار کرنے والا کون ہوگا۔ ارشاد فرمایا۔ جو میری اطاعت کرے وہ جنّت میں جائے گا اور جو میری نافرمانی کرے وہ منکر ہے۔ رواہ البخاری۔[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

---

[1] فتح الباری : (۴ : ۴۴۹) [2] صحیح البخاری : کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم سب کے سب جنّت میں جاؤ گے، سوائے اس کے جو انکار کرے اور اللہ سے اس طرح بھاگے جیسے اونٹ بدک کر بھاگتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ! جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا؟ ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہے۔ رواہ ابن حبان۔ واللفظ لہٗ۔ والطبرانی برجال الصحیح [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ ان سے خالد بن یزید بن معاویہ نے پُوچھا کہ آپ نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سب سے نرم و خوشگوار بات کون سی سُنی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ آگاہ رہو کہ تم سب کے سب جنّت میں جاؤ گے سوائے اُس کے جو اللہ کی اطاعت سے اس طرح بھاگے جیسے اُونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ رواہ احمد۔ واللفظ لہٗ۔ والحاکم والطبرانی [2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اس اُمّت کا ہر فرد جنّت میں جائے گا سوائے اس کے

---

[1] موارد الظمآن: کتاب المناقب: باب فضل اُمّة نبینا محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم۔ رقم (۲۳۰۶) و مجمع الزوائد (۱۰: ۷۰) وقال الہیثمی رجالہ رجال الصحیح۔

[2] مسند احمد: (۵: ۲۵۸) والمستدرک (۱: ۵۵ - ۵۶) وذکرہ وایتین عن ابی ہریرة وصححہا علیٰ شرطہا وحدیث ابی ہریرہ رواہ البخاری۔ کما رأیت قبل قلیل وعزاہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰: ۷۱) للطبرانی فی الاوسط۔ وقال عنہ: حسن۔

جو اللہ عزّ وجل سے اس طرح بھاگے جیسے سرکش اُونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ جو میری تصدیق نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَا یَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے اس کی اس نے تکذیب کی اور اس سے روگردانی کی... رواہ الطبرانی فی الکبیر [1]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ اُمت جب جمع کی جائے گی تو اس کی تین قسمیں ہوں گی :

(۱) بغیر کسی حساب کے جنّت میں داخل ہوں گے۔
(۲) تھوڑا سا حساب لے کر جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔
(۳) جمے ہوئے پہاڑوں کی طرح پشت پر گناہوں کا بار ہوگا۔ ان سے متعلق اللہ سوال فرمائے گا کہ انہیں کیا ہو گیا۔ جواب دیا جائے گا کہ یہ تیرے بندے ہیں، ارشاد ہوگا۔ یہ بوجھ ان پر سے اُتارو اور یہود و نصاریٰ پر رکھ دو اور انہیں میری رحمت سے جنّت میں داخل کر دو۔ رواہ الحاکم وصححہ علی شرط الشیخین۔ واقرہ الذہبی [2]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز کچھ ایسے مسلمان لائے جائیں گے جن پر گناہ پہاڑوں کی طرح ہوگا۔ اللہ انہیں بخش دے گا اور ان کے گناہ

---

[1] مجمع الزوائد : (۱۰ : ۷۱) وحسنہ [2] المستدرک : (۱ : ۵۸)

یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا۔ رواہ مسلم [۱]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مسلمان شخص جب بھی مرتا ہے اس کی جگہ اللہ کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ رواہ مسلم [۲]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ عزّ وجل ہر مسلمان کے پاس ایک یہودی یا نصرانی بھیج کر ارشاد فرمائے گا اس کے بدلے تمہیں جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ رواہ مسلم [۳]

انکار کرنے والا اگر کافر ہے جیسا کہ حدیث ابی امامہ سے سمجھ میں آرہا ہے تو ایسا شخص جنت میں بالکل داخل نہیں ہوگا۔ وہ اگر مسلمان ہے تو یہ مطلب ہے کہ جنت میں پہلے داخل ہونے والوں کے ساتھ وہ نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے جسے اللہ داخل کرنا چاہے۔

۹۵ کثرتِ شفاعت

اس اُمت کے بعض افراد ایک بڑی تعداد کی شفاعت کریں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیاء (بیت المقدس) میں تھا۔ جماعت کے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ

---

[۱] [۲] [۳] صحیح مسلم: کتاب التوبہ: باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ بارقام (۵ - ۴۹)

لوگ جنّت میں جائیں گے۔ پُوچھا گیا۔ یا رسُول اللہ! وہ آپ کے علاوہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا۔ میرے علاوہ ہوگا۔ جب آپ کھڑے ہو گئے تو میں نے پُوچھا، یہ کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا۔ یہ ابن ابی الجدعاء ہے۔ رواہ الترمذی وصحہ، واللفظ لہٗ۔ وابن ماجہ والدارمی وابن حبان والحاکم وصحاہ[1]

حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت کے ایک شخص کی شفاعت سے (قبیلہ) مضر سے زیادہ لوگ جنّت میں داخل کیے جائیں گے۔ رواہ الحاکم۔ وصححہ علی شرط مسلم[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت کا ایک آدمی لوگوں کی ایک جماعت کے بارے میں شفاعت کرے گا۔ اس کی شفاعت سے اسے جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی ایک قبیلہ کی شفاعت کرے گا۔ اس کی شفاعت سے اسے جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی ایک شخص اور اس کے اہلِ خانہ کی شفاعت کرے گا۔ اس کی شفاعت سے انہیں داخلِ جنّت کر دیا جائے گا۔ رواہ احمد۔ واللفظ لہٗ۔ والترمذی وحسنہ[3]

---

[1] سنن الترمذی: کتاب صفۃ القیامۃ رقم (۲۴۳۸) وسنن ابن ماجہ: کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ رقم (۴۳۱۶) والدارمی رقم (۲۸۱۱) والمستدرک (۱: ۷۰-۷۱) وموارد الظمآن رقم (۲۵۹۸) [2] المستدرک: (۱: ۷۱)

[3] مسند احمد: (۳: ۶۳) وسنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم (۲۴۴۰)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے سُنا۔ ایک شخص جو نبی نہیں ہو گا اس کی شفاعت سے دو قبائل ربیعہ و مصر جیسے لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا ربیعہ مصر سے نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا۔ میں نے جو کہہ دیا وہ کہہ دیا۔ رواہ احمد والطبرانی برجال الصحیح[1] و روی نحوہ احمد من حدیث ابی برزہ و رجالہ رجال ثقات[2]

(۹۶) مُسلمان ہونے کے لیے کُفّار کی آرزو

اللہ کی طرف سے اس اُمّت پر احسانات کو دیکھ کر کفار تمنا کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے تو انہیں بھی اللہ کا یہ فضل و احسان میسر آتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ـــــ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ[3]

ترجمہ:۔ کتاب اور واضح قرآن کی یہ آیتیں ہیں۔ کفار بار بار تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

گنہگار مُسلمان جس وقت مشرکوں کے ساتھ جہنم میں ڈالے جائیں گے اس وقت وہ ایسی آرزو کریں گے۔[4]

---

[1] مسند احمد: (۵: ۵ ۲- ۲۶۱- ۲۶) مجمع الزوائد (۱۰- ۳۸۱)

[2] مجمع الزوائد: (۱۰: ۳۸۱) [3] الحجر: ۱-۲-

[4] تفسیر ابن کثیر (۲: ۵۴۵) فقد ذکر الاحادیث فی تفسیر ھٰذہ الآیۃ؛

(۹۷) تأخر زمانی اور تقدم مکانی

اُمتِ محمدی اس دُنیا میں آنے کے اعتبار سے ساری اُمتوں میں مؤخر ہے مگر بعثت و حساب اور دخولِ جنّت کے لحاظ سے سب سے مقدّم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ہم آخر میں آنے والے قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ ہاں! انہیں کتاب ہم سے پہلے اور ہمیں ان کے بعد دی گئی ہے۔ متفق علیہ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔۔ ہم جنّت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ ہاں! انہیں کتاب ہم سے پہلے اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ رواہ مسلم [2]

حضرت ابوہریرہ و ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔۔۔ ہم دنیا والوں میں سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ ساری مخلوق سے پہلے ان (مسلمانوں) کا فیصلہ ہوگا۔ رواہ مسلم [3]

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الجمعۃ: باب فرض الجمعۃ، ورواہ فی غیرہما، وہ صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ رقم (۵)

[2] صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ: باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، رقم (۲۰)

[3] صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ: باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، رقم (۲۲) ÷

زمانہ کے اعتبار سے یہ اُمّت مؤخر ہے مگر مقام و مرتبہ کے اعتبار سے سب سے مقدّم ہے۔ سب سے پہلے اسے قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ سب سے پہلے اس کا حساب ہوگا۔ سب سے پہلے اس کا فیصلہ ہوگا اور سب سے پہلے یہی داخلِ جنّت ہوگی۔

(۹۸) حساب و عذاب کے بغیر دخولِ جنّت کا اعزاز

اس اُمّت کی ایک بڑی تعداد کسی حساب و عذاب کے بغیر جنّت میں داخل ہوگی۔ اور اس کا چہرہ آفتاب یا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت کے ستر ہزار آدمی کسی حساب کے بغیر جنّت میں داخل ہوں گے۔ متفق علیہ [۱]

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ متفق علیہ [۲]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت کے ستر ہزار۔ یا سات لاکھ ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے جنّت میں جائیں گے۔ ان کے اوّل اور آخر ایک ساتھ ہی داخل ہوں گے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [۳]

صحیحین [۴] میں ابن عباس سے اور مسلم [۵] میں عمران بن حصین سے بھی ایسی ہی

[۱] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفاً بغیر حساب۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب رقم (۳۶۷۔ ۳۶۷) [۲] ایضاً۔
[۳] ایضاً۔ صحیح مسلم رقم (۳۷۳)۔ [۴] ایضاً۔ ایضاً (۳۷۴)۔ [۵] ایضاً۔ ایضاً (۳۷۱)

حدیث مروی ہے ———.

حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا........اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ تم میں سے جو شخص بھی ایمان لاکر ٹھیک راستے پر رہے اسے اللہ جنّت میں لے جائے گا۔ مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اُمّت کے ایسے ستر ہزار لوگوں کو جنّت میں داخل کرے گا جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ جن پر کوئی عذاب ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اسی وقت اس میں داخل ہوں جب تم لوگ اور تمہاری صالح بیویاں اور اولاد جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیں .... رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والبزار برجال الصحیح[1]۔

نوٹ :۔ ستر ہزار سے بھی زیادہ کی بھی بہت سی روایتیں ہیں۔

(۹۹) خصوصی علامت

اس اُمّت کو اللہ نے ایسی علامت دے رکھی ہے جس سے وہ قیامت کے روز اپنے رب کو اس وقت پہچان لے گی جب اس دُنیا کے معبودانِ باطل کے پاس اس کے پرستار پہنچ جائیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ———

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ[2]۔

ترجمہ :۔ جس دن کشفِ ساق ہوگا اور وہ سجدہ کو بلائے جائیں

---

[1] مسند احمد : (۴ - ۱۶) والمعجم الکبیر : (۵ : ۴۳ - ۴۴ - ۴۵) بارقام (۴۵۵۶-۴۵۵۹) ومجمع الزوائد : (۱۰ : ۴۰۸) وقال : ورجال بعضہا عند الطبرانی والبزار رجال الصحیح (۱ : ۲۰-۲۱) [2] القلم ۴۲ ÷

گے تو نہ کر سکیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ ...... پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایک منادی آواز دے گا کہ ہر قوم اپنے معبود کے پاس پہنچ جائے۔ جس کے بعد صلیبی اپنی صلیب کے پاس۔ بُت پرست اپنے بتوں کے پاس اور دوسرے معبودانِ باطل کے پاس ان کی پرستش کرنے والے پہنچ جائیں گے، اور صرف اللہ کی پرستش کرنے والے نیک وبد باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ سب لوگ جا چکے اور تم لوگ کیوں رُکے ہو؟ وہ کہیں گے۔ ہم ان سے دُور رہے اور آج تو ہم اپنے سے زیادہ اس کے ضرورت مند ہیں۔ ہم نے ایک منادی کو آواز دیتے ہوئے سُنا کہ ہر قوم اپنے معبود کے پاس پہنچ جائے ہم صرف اپنے رب کے منتظر ہیں۔ وہ کہے گا۔ کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان لو؟ وہ کہیں گے، ...... تو اس کی ساق کھولی جائے گی اور صاحب ایمان سجدہ میں گر پڑے گا۔ اور ریاکاری و بے جا شہرت کی طلب میں اللہ کا سجدہ کرنے والا یونہی پڑا رہیگا۔ متفق علیہ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ اسے (رب تعالیٰ کو) ایسے ہی دیکھو گے۔ اللہ قیامت کے روز لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمائے گا۔ جو شخص جس کی

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ "وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ" صحیح مسلم: کتاب الایمان: باب معرفۃ طریق الرؤیۃ رقم ۳۰۲

پرستش کرتا تھا اس کے پیچھے جائے۔ جس کے بعد سورج کے پجاری اس کے پیچھے، چاند کے پجاری اس کے پیچھے اور شیطان کے پجاری اس کے پیچھے چلے جائیں گے۔ یہ اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافقین بھی ہوں گے ان کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو اس صورت سے مختلف ہوگی جس سے لوگ انہیں پہچانیں گے۔ وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ یہ لوگ کہیں گے۔ تم سے اللہ کی پناہ! اپنے رب کے جلوہ گر ہونے تک ہم تو یہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جس میں لوگ اسے پہچانیں گے۔ وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے، تمہیں ہمارے رب ہو اور پھر اس کے پیچھے ہولیں گے۔ متفق علیہ واللفظ لمسلم [1]

١٠٠ سیادت اہلِ جنت

اس اُمت میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کے جوانوں کے دو سردار، بوڑھوں کے دو سردار اور عورتوں کی ایک سردار بنایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ رضی اللہ عنہم رواہ الترمذی۔ وصححہ۔ واحمد [2]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جہنم۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان، الباب المذکور، رقم ۲۹۹ [2] سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین رقم (۳۷۶۸) ومسند احمد، (۳: ۳–۶۲–۶۴–۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین اہلِ جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ رضی اللہ عنہم رواہ الطبرانی باسناد حسن ۱؎

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ابوبکر و عمر کے لیے ارشاد فرمایا۔ انبیاء و مرسلین کے علاوہ سارے اگلے پچھلے اہلِ جنّت کے یہ دونوں سردار ہیں۔ رواہ الترمذی وحسنہ ۲؎ ورواہ ایضاً ھو واحمد من طریق علی رضی اللہ عنہ، ۳؎

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے راز دارانہ بات کی۔ جبریل ہر سال ایک بار مجھ سے قرآن کا معارضہ و مقابلہ کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو بار کیا۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے۔ میرے اہلبیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ یہ سُن کر میں روئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس سے خوش نہ ہوگی کہ اہلِ جنّت کی عورتوں ــــ یا اہلِ ایمان کی عورتوں ــــ کی سردار ہو ــــ میں یہ سُن کر ہنسنے لگی ــــ متفق علیہ واللفظ للبخاری ۴؎

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا۔

۱؎ مجمع الزوائد: (۹ : ۱۸۴) وقد روی الطبرانی ھذا الحدیث عن عشرۃ من الصحابۃ۔

۲؎ ۳؎ سنن الترمذی: کتاب المناقب: باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کلیھما، رقم (۳۶۶۴) ومسند احمد: (۱ : ۸۰) ورواہ ابن ماجہ من حدیث ابی جحیفہ: (۱۰۰)

۴؎ صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب علامات النبوۃ۔ وصحیح مسلم: (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

اس نے مجھے سلام کرنے کے لیے اللہ سے اجازت لی تھی اور اس سے پہلے وہ نہیں اُترا تھا۔ مجھے اس نے بشارت دی کہ فاطمہ اہلِ جنت کی سردار ہیں۔ رواہ الحاکم وصححہ واقرہ الذہبی [۱]

الحمد للہ! ان کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن سے اُمتِ محمدی کا اعزاز و اکرام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز و اختصاص روزِ روشن کی طرح واضح اور آشکارا ہو جاتا ہے۔ یہاں صرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ استقصاء و استیعاب نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک دوسرے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو الگ اور امتیازی مقام آپ کو حاصل تھا، اسے بتلانے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کتاب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۹۸-۹۹)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] المستدرک (۳: ۱۵۱) وقال ھذا صحیح الاسناد، ولم یخرجاہ، واقرہ الذہبی ؛

خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جن صفات اور اخلاق و خصائص کا میں نے ذکر کیا ہے جن سے دیگر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے آپ کی شخصیت ممتاز ہوتی ہے۔ وہ آپ کی سیرتِ طیبہ کا ایک حصہ علم و فضل و احسان کا ایک نقطہ، اور دریائے اوصاف و کمالات کا ایک قطرہ ہے۔

میں اس کی مدح و ستائش کیا کر سکتا ہوں جس کی خود اللہ نے تعریف و توصیف کی اور اسے ممتاز و منفرد بنایا۔ اس کے حسن و جمال و سیرت و کردار کا احاطہ مجھ سے کیسے ممکن ہے جس کے ساتھ امامت و فضیلت کو مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس کے خصائص کو میں کیسے جمع کر سکتا ہوں جس کے پرچم کے نیچے سارے انبیاء ہوں گے۔ اور جس کے ظہور سے پہلے یہ انبیاء اس کی دعوت دیتے اور اس کے لیے دعائیں کرتے تھے۔

آپ کو جو فضیلت و امتیاز حاصل ہے اس کا حصر و احاطہ میں کیسے کر سکتا ہوں جب کہ اس کے ربّ عزّ و جل نے اس کی مدح و ستائش کی اور ساری مخلوق کے لیے اسے اسوۂ حسنہ بنایا۔

آپ کے اندر جو اوصاف و خصائص ہیں انہیں میں کیونکر جمع کر

سکتا ہوں جب کہ اولوالعزم انبیاء آپ کے متبعین کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اور ان سے اُن کی اُمتوں سے زیادہ، اور اہلِ ایمان کی جانوں سے زیادہ ان سے قریب رہیں۔

آپ کے احسانات کو میں کیسے قلمبند کروں جو ساری مخلوق پر اللہ کے بعد آپ ہی کے ہیں اور اپنی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانے کے لیے سب کے سب آپ ہی کی پناہ میں آئیں گے۔

آپ کا حق میں کیسے ادا کر سکتا ہوں۔ جب کہ اپنے بارے میں آپ نے خود خبر دی کہ میں اوّلین وآخرین کا سردار اور ساری مخلوق میں منتخب ہوں۔

میں آپ کی مدح وثنا کیا کر سکتا ہوں جبکہ آپ رحمتِ تمام ہیں اور ساری مخلوق آپ کے فیضانِ رحمت سے سیراب ہے۔ اس میں اصناف والوان اور افکار واجناس کی کوئی تفریق نہیں۔

میری یہ تحریر ساری مخلوق کے لیے دعوتِ عام ہے کہ وہ اس حبیب محبوب، نبی کریم، شافع ومشفع، رسولِ کریم کی حیثیت پہچانے جو رسولِ ربُّ العٰلمین ہے۔ آپ کے فضائل وکمالات کی کما حقہٗ معرفت اور ان کا حصر واستیعاب اس کی استطاعت سے باہر ہے۔ مگر اپنے مقدور بھر اس کی قدر ومنزلت کا اسے عرفان حاصل ہو جانا ضروری ہے جس کے بعد وہ آپ کی اتباع واقتدا کی بھرپور کوشش کر کے آپ کو نمونہ اور مینارۂ ہدایت سمجھے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلتا رہے۔ دائیں بائیں جانے والے دوسروں کے پیچھے نہ چلے۔ کیونکہ آپ کی اتباع ہی میں ہدایت واستقامت، سعادت وخوشحالی، اور دُنیا وآخرت کی نعمت اور اجر وثواب ہے۔ کسی دوسرے کی اتباع گمراہی ہے۔ زندگی کی وادیوں میں بھٹکتے پھرنا اور جادۂ مستقیم سے انحراف ہے۔

ممکن ہے کسی کو اس کی توفیق مل جائے کہ وہ اس کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی، اخلاق، عبادات اور افکار میں قدوہ و اسوہ بنا لے۔ سارے شعبہائے حیات میں آپ کی اتباع و اقتداء کا ساری مخلوق کو حکم ہے. کیونکہ آپ ہی اسوۂ حسنہ ہیں۔ ہدایت کے بے حد خواہش مند ہیں مطیعوں کو بشارت دینے والے ہیں اور نافرمانوں کو ڈرانے والے ہیں۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: ۷)

ترجمہ:۔ اور رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس سے رُک جاؤ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ (سبا: ۲۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تمہیں سارے انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا خوشخبری سُناتا ہوا اور ڈرانے والا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ (الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ:۔ اللہ کے رسول کے اندر تمہارے لیے بہترین اسوہ ہے اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی اُمید رکھے اور اللہ کو بہت یاد رکھے۔

یہ صفحات جن میں خصائص رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل میری کتاب کا اختصار ہے۔ اس میں اس بات کی روشن دلیل اور برہانِ قاطع ہے کہ آپ کے اندر جو امتیازات و خصائص ہیں ان کی وجہ سے ساری مخلوق بشمول انبیاء و مرسلین کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ ہی کی ذات سب سے زیادہ واجب الاحترام والاتباع ہے۔

اگر میں اپنی یہ بات حسن و خوبی کے ساتھ پیش کر سکا ہوں تو یہ اللہ کا فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق ہے۔ ورنہ میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنی سی کوشش کی۔ واللہ الموفق والهادی الی سواء السبیل۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ میرے اس کام میں اخلاصِ نیّت عطا فرمائے۔ اسے پڑھنے سننے والے کو نفع پہنچائے اور اسے نفع بخش زادِ راہ بنائے۔ اپنی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی سچّی محبّت دے۔ اپنی جان و مال اور اہل وعیال سے زیادہ ہمیں اپنے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ ان کے پرچم کے نیچے ہمیں اُٹھائے۔ اس کتاب کو اس یومِ قیامت کا نفع بخش ذخیرہ بنائے۔ جب مال واولاد کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں، ہماری، ہمارے والدین کی، اجداد کی۔ بیویوں کی، اولاد کی، مشائخ کی، جن کا ہم پر کچھ بھی حق ہے ان کی، اس کتاب کی طباعت واشاعت میں حصّہ لینے والوں کی۔ زندہ ومرحوم مرد وزن اہلِ ایمان واسلام کی، سب کی مغفرت فرمائے إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعْوَاتِ۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ علیٰ سیّدنا وحبیبنا ونبینا محمّد وّ علیٰ آلہٖ وصحبہ وسلّم تسلیماً کثیراً الیٰ یوم الدّین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

کتبہ:۔۔ ابوابراہیم خلیل ابراہیم خاطر

تنزیل المدینۃ المنوّرہ

بفضلہ تعالیٰ آج بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۱/اپریل ۱۹۸۶ء اس کتاب کے ترجمہ کی تکمیل ہوئی۔

اختر الاعظمی۔ ذاکر نگر نئی دہلی نمبر ۲۵

مآخذ و مراجع

(۱) القرآن الحکیم۔
(۲) آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ت الشیخ عبدالغنی عبدالخالق ط۔ القاہرۃ۔
(۳) تحفۃ الاشراف للحافظ المزی ت عبدالصمد شرف الدین ط الہند۔
(۴) تفسیر ابن کثیر للحافظ ابن کثیر ط دارالفکر۔
(۵) تلخیص المستدرک للحافظ الذہبی، علیٰ ہامش المستدرک۔
(۶) جامع الاصول لابن اثیر الجزری ت الارناؤو ط ط دمشق۔
(۷) حاشیۃ السندی علیٰ سنن النسائی۔ للشیخ عابد السندی المدنی۔
(۸) الدرالمنثور للحافظ السیوطی نشر دارالمعرفۃ۔ بیروت۔
(۹) سنن الترمذی للحافظ الترمذی، نشر المکتبۃ الاسلامیہ ت احمد شاکر وغیرہ۔
(۱۰) سنن الدارمی نشر السید عبداللہ ہاشم الیمانی ط القاہرہ۔
(۱۱) سنن ابی داؤد نشر داراحیاء السنۃ النبویۃ محمد محی الدین عبدالحمید۔
(۱۲) سنن ابن ماجۃ ت محمد فؤاد عبدالباقی ط القاہرۃ۔
(۱۳) سنن النسائی تصویر داراحیاء التراث العربی۔ بیروت۔
(۱۴) شرح شمائل الترمذی لملا علی القاری ط مصطفیٰ بابی الحلبی۔ القاہرہ۔
(۱۵) شرح صحیح مسلم للامام النووی ط القاہرہ۔

(۱۶) صحیح البخاری للامام البخاری مع شرحہ فتح الباری۔
(۱۷) صحیح مسلم للامام مسلم بن الحجاج ت محمد فؤاد عبدالباقی ط القاہرہ۔
(۱۸) فتح الباری للحافظ ابن حجر العسقلانی ط السّلفیہ، القاہرہ۔
(۱۹) کشف الاستار عن زوائد البزار للحافظ الہیثمی ط موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔
(۲۰) مجمع الزوائد للحافظ الہیثمی ط القدسی۔ القاہرہ۔
(۲۱) مسألۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب البغدادی بتحقیقنا، ط۔ الریاض۔
(۲۲) المستدرک للامام الحاکم تصویر عن طبعۃ دائرۃ المعارف النظامیہ بالہند۔
(۲۳) المطالب العالیہ للحافظ ابن حجر ط الکویت۔
(۲۴) المعجم الکبیر للطبرانی ط بغداد۔
(۲۵) موارد الظمآن بزوائد ابن حبان للحافظ الہیثمی ط السّلفیہ بالقاہرہ۔
(۲۶) الموطا للامام مالک بن انس ت محمّد فؤاد عبدالباقی ط القاہرہ۔
(۲۷) مسند الامام احمد ت محمد شاکر ط دار المعارف بالقاہرہ۔
(۲۸) مسند الامام احمد تصویر المکتب الاسلامی و دار صادر بیروت۔
(۲۹) منحۃ المعبود ترتیب مسند الطیالسی ابی داؤد للشیخ البنا الساعاتی ط القاہرہ۔
(۳۰) النظم المتناثر للکتانی تصویر عن طبعۃ المولویۃ بفاس۔
(۳۱) النکت الظراف للحافظ ابن حجر باسفل تحفۃ الاشراف۔
(۳۲) النہایۃ فی غریب الحدیث لابن الاثیر الجزری ط القاہرۃ ۱۳۸۳ھ۔

اہلِ علم حضرات کے لئے خوشخبری

فتاوٰی رضویہ

حصہ طہارت، نماز، جنازہ، زکوٰۃ، صوم، اور حج

قدیم ۴ جلدیں ——— جدید ۱۰ جلدیں

خصوصیات جدید ایڈیشن

- عربی فارسی عبارات کے مقابل سلیس اُردو ترجمہ
- نادر اور قیمتی حوالہ جات کی تخریج، بقیدِ جلد، صفحہ اور مطبع کتاب
- عبارات کی پیرابندی قائدڈ ایڈیشن کے ساتھ
- کتابت اعلیٰ، کاغذ بہترین، آفسٹ طباعت، جلد مضبوط ڈائی دار
- ہر جلد کے ساتھ ماخذ و مراجع کے عنوان سے سینکڑوں کتب اور اُن کے مصنفین بمع سن وفات
- سائز ۲۰×۳۰، صفحات ہر جلد اوسطاً ۷۵۰

باقی جلدوں پر تیز رفتاری سے کام جاری ہے

○

ملنے کے پتے

رضا فاؤنڈیشن ○ مکتبہ تنظیم المدارس ○ مکتبہ قادریہ
جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ مکتبہ ضیائیہ ○ مکتبہ غوثیہ ہدایت القرآن
گنج بخش روڈ۔ لاہور　بوہڑ بازار۔ راولپنڈی　ممتاز آباد۔ ملتان